رجسٹرڈ ایل (بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء) نمبر ۹۰۸

جلد ۴ نمبر ۹

اُردُو ترجمہ اسلامک ریویو لنڈن

معروف بہ

اشاعت اسلام

زیر ادارت

خواجہ کمال الدین بی اے — مسلم مشنری — مولوی صدر الدین بی اے

اس سے بڑھکر اور کوئی نیکی نہیں کہ آپ رسالہ ہذا کی خریداری بڑھائیں کیونکہ انہیں رسالوں کی آمد بہت حد تک مسلم ووکنگ مشن کے اخراجات کی کفیل ہے رسالہ ہذا کی دس ہزار اشاعت خریدار ووکنگ مشن کے یک ثلث خرچ کی ذمہ وار ہوسکتی ہے

قیمت سالانہ تین روپے

فہرست مضامین

ماخوذ از اسلامک ریویو و مسلم انڈیا ماہ اگست ۱۹۱۶ء

(۱) شذرات	۳۸۵	(۲) بلانے کا زمانہ	۳۹۰
(۳) سیرت نبوی	۳۹۸	(۴) تہ[illegible] مذہب	۴۰۴
(۵) عربی علمی سوسائٹی	۴۰۵	(۶) اسمائے قرآن	۴۰۶
(۷) انگلستان میں نماز عید الفطر	۴۱۱	(۸) تخت گاہ امن	۴۱۶

مسلم کانفرنس پیکن ۱۹۱۶ء ۴۲۳

مطبوعہ سٹیم پریس لاہور باہتمام ماسٹر [illegible] ایڈیٹر [illegible] شائع ہوا

جس پر قرآن کریم چھپے گا - اس لئے چھپائی کی پوری خوبصورتی اسی کاغذ پر نمایاں ہوگی - اور یہ کتاب حسن ظاہری و باطنی کو لئے ہوئے انشاءاللہ اور تین ماہ کے اندر اندر ہندوستان میں پہنچ جائیگی - جنگ کی وجہ سے ہر قسم کے اخراجات دوچند سے بھی زیادہ ہوگئے ہیں - اور اسی وجہ سے ارزاں اڈیشن بھی نہیں نکلوائی جاسکتی - صرف ایک ہی اڈیشن اعلیٰ درجہ کے انڈیا پیپر پر نہایت خوبصورت جلد کو لئے ہوئے شایع ہوگی جسکی قیمت غالباً اخراجات طبع و اشاعت کو مدنظر رکھ کر پندرہ روپے کے قریب ہوگی - اس قیمت کے تجویز کرنے میں منافع کا کسی قسم کا خیال نہیں رکھا گیا ؛

عیدالفطر انگلستان میں یکم اگست کو ہوئی - اور نماز ووکنگ مسجد میں ادا کی گئی - دنیا کے مختلف حصص سے لوگ اس مبارک تقریب پر شامل ہوئے - انگلستان - سکاٹلینڈ - آئرلینڈ کے علاوہ فرانس بلجیم - روم - ایران - روس - سوڈان - مصر - ہندوستان - جنوبی اور وسطی افریقہ کے رہنے والے مسلمان موجود تھے - برٹش مسلم ایسوسی ایشن کے بہت سے ممبر مع اپنے پریزیڈنٹ لارڈ ہیڈلے کے موجود تھے اور مختلف ممالک مختلف قوموں مختلف رنگوں مختلف جنسوں اور عمر کے اشخاص کے اس مجمع سے اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کا ثبوت مل رہا تھا - بلا تفریق رنگ و قومیت سب بھائی ایک دوسرے سے مل کر خوش ہوئے - مفصل حالات دوسری جگہ درج ہیں ؛

---

۱۱ جولائی [illegible] میں انگریز نو مسلموں کی تعداد میں سات کا اضافہ ہوا - جن میں سے چھ کس نے ایک ہی جلسہ میں اظہار اسلام کیا جس کے متعلق مولانا مولوی صدرالدین صاحب کا خط گذشتہ اشاعت میں شایع ہوچکا ہے - اس لئے یہاں مزید توضیح کی ضرورت نہیں ؛

چھ شخصوں کا ایک ہی جلسہ میں اسلام قبول کرنا یہ بھی ایک نیا اور مبارک واقعہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی قبولیت اس تھوڑے ہی عرصہ میں اور باوجودیکہ ابھی ہماری طرف سے کوشش بھی نہایت کمزور ہے کس قدر دلوں کے اندر پیدا ہوچکی ہے - یہ ایک خوش خبری ہے - کہ وہ وقت دور نہیں ہماری طرف سے اگر کافی کوشش ہو - تو یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ پھر ہم اپنی

آنکھوں سے دیکھیں۔ اور ہمیں کیوں اس سے مایوس ہونا چاہئے۔ جب ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ عرب جیسے ملک میں جہاں جہالت اور تاریکی اور بُت پرستی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور جہاں مخالفت اسلام پر ہی نہیں بلکہ اسکے مٹا دینے پر سارا ملک متفق ہو چکا تھا۔ آخر وہ نظارہ بھی دکھایا گیا۔ کہ قوموں کی قومیں اور گروہوں کے گروہ اسلام کے اندر داخل ہوئے۔ تو اب جبکہ بہت سے روشن خیال لوگ خود بخود کئی اسلامی اصول کو قبول کر چکے ہیں۔ اور ہر ملک میں بیٹھ کر ہم تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور کوئی طاقت بجبر تبلیغ اسلام روکنے والی نہیں۔ کیوں ہم امید نہ رکھیں۔ کہ وہ وقت بھی آئیگا جب ایسی رپورٹوں میں دو دو چار چار کا اضافہ دکھانے کی بجائے ہم سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد بتا سکیں +

یہ آواز جو آئے دن ہم کسی نو مسلم کے منہ سے سنتے ہیں "افسوس کہ ہمیں اسلام کے متعلق بہت غلط خبریں دی گئی تھیں۔ اب جو کچھ اسلام کے متعلق سُنا یا پڑھا تو وہ عین وہی ہے۔ جو میری فطرت کا تقاضا ہے۔ اور جو نقشہ کسی عمدہ سے عمدہ مذہب کے متعلق میرے تصور میں آتا تھا۔ وہ میں نے اس فطری مذہب میں دیکھا" یہ بجائے خود مسلمانوں کے لئے ایک بڑی خوشخبری ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں عقاید باطلہ سے بیزاری کا وقت آپہنچا ہے۔ اور خود بخود طبائع میں صداقت کی تلاش ہے۔ بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہئے۔ کہ اسلام کو تو دل اندر ہی اندر قبول کر چکے ہیں۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں۔ کہ یہ مذہب جسکی موٹی تصویر انہوں نے اپنے دلوں میں کھینچی ہے۔ وہ اکمل اور احسن طور پر قرآن کریم کے اندر موجود ہے۔ آج کیسی ان پاک الفاظ کی صداقت ہمیں نظر آتی ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ کیونکہ خود انسانی فطرت صدیوں کی غلطیوں سے چھٹکارا حاصل کر کے اسلام کی شیدا ہو چکی ہے۔ کاش مسلمان اُٹھیں اور دیکھیں۔ کہ محض الٰہی فضلوں نے کس قدر میدان اُن کے سامنے صاف کر دیا ہے۔ کس قدر خار و ار جھاڑیاں دور ہو چکی ہیں۔ اور زمین تیار پڑی ہے۔ اب بھی اگر ہم اس باغ کے لگانے میں تساہل سے کام لیں۔ اسکی طرف سے غافل ہو کر اپنے دنیوی تفکرات میں ہی اپنی زندگیوں کو کھو دیں۔ تو پھر ایسا نہ ہو کہ یہ قوم اس کام کے ہی ناقابل سمجھی جائے +

اُسی رپورٹ سے جو پچھلی اشاعت میں شائع ہو چکی ہے یہ بھی ظاہر ہوگا۔ کہ ووکنگ میں اگر چہ

تین خاندان سالم کے سالم مسلمان ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ووکنگ کے اسلامی مشن کی تبلیغ کا دائرہ ووکنگ تک محدود نہیں۔ بلکہ خود انگلستان تک بھی محدود نہیں۔ اور آئے دن دور دور کے ملکوں سے اسلام کی قبولیت کی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ مگر چونکہ ووکنگ کے لوگوں کو زیادہ موقعہ ہے۔ کہ وہ ہفتہ وار لیکچر کو سن سکتے۔ پھر خود سوال کر کے اُن کے تسلی بخش جواب فوراً پا سکتے ہیں۔ اس لئے زیادہ اثر ضرور تھا کہ یہاں نظر آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس قدر تبلیغ اسلام کا میدان وسیع ہے۔ اگر یورپ کے ہر ایک بڑے شہر میں ایک شاخ ہو۔ تو کس قدر مفید کام دنوں میں ہو سکتا ہے۔ اور کس قدر جلدی ہم اصل مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں ❖

"نئے عہدنامہ کا زمانہ" کے عنوان سے جو مضمون یحییٰ النصر پارکنسن کے قلم سے اس رسالہ میں شائع ہو رہا ہے۔ وہ ایک نہایت قیمتی مضمون ہے۔ اس کے اندر جو بعض خطوط کا ذکر آتا ہے۔ اس ذکر سے غرض یہ ہے۔ کہ بعض پرانی تصانیف میں جو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اناجیل کے حوالے موجود ہیں۔ اور اس لئے اناجیل مروجہ یعنی متی مرقس وغیرہ کی اناجیل حواریوں کے زمانہ کی ہیں۔ یہ خیال غلط ہے۔ پارکنسن صاحب نے نہایت قابلیت سے اس غلطی کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہ دکھایا ہے۔ کہ یا تو وہ خطوط جعلی ہیں اور عیسائیت کے ابتدائی زمانہ میں کثرت کے ساتھ ایسی جعلی تحریریں پائی گئیں۔ جو کسی پہلے زمانہ کے بزرگ کے نام پر شایع کر دی گئیں۔ اور یہ درحقیقت عیسائی مذہب پر ایک دھبہ ہے۔ اور یا ان تحریروں میں جو حوالجات ہیں۔ وہ موجودہ اناجیل کی طرف نہیں ❖

اس مضمون کے اسی نمبر میں ایک اور بات قابل تذکرہ ہے اور وہ یہ کہ قدیم تحریروں سے ثابت ہے۔ کہ متی نے مسیح کے اقوال کو عبرانی زبان میں اکٹھا کیا تھا۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ وہ مجموعہ موجودہ متی کی انجیل نہیں کیونکہ یہ انجیل اقوال مسیح کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ مسیح کی ساری تاریخ ہے۔ پھر علاوہ ازیں اس کا اصل یونانی میں موجود ہے۔ مگر اس حوالہ سے ایک اور بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ اور وہ یہ کہ مسیح کے اصل اقوال عبرانی زبان میں تھے۔ ورنہ متی کا اقوالِ مسیح کو عبرانی میں جمع کرنا بے معنی ہو جاتا ہے۔ اس ساری تحقیقات سے یہ ظاہر ہے۔ کہ مسیح کی انجیل جو کوئی ہوگی۔ جو درحقیقت حضرت مسیح کی تعلیم کا مجموعہ ہونا چاہئے۔ وہ عبرانی زبان میں ہوگی۔ اور اس میں سے صرف بعض حصّے بہت تھوڑے

اور وہ بھی ترجمہ کی صورت میں تبدیل ہو کر ہم تک پہنچے ہیں۔ ہاں ایک فقرہ اب تک اناجیل میں اپنی اصلی صورت میں موجود ہے۔ ایلی ایلی لما سبقتانی +

پروفیسر مارگولیتھ نے حال میں ہی ایک تجویز ایک عربی علمی سوسائٹی کے قایم کرنے کی غرض سے شائع کی ہے جس کا نام "عربک لٹریری ایسوسی ایشن" تجویز کیا ہے۔ جو دوسری جگہ اس رسالہ میں درج ہے یہ ہم جانتے ہیں کہ یوروپین فضلاء کی بعض ایسی تجاویز میں کچھ اغراض مخفی بھی ہوتی ہیں لیکن بہرحال یہ اسلام کی ایک خدمت ہے۔ اس کی غرض عربی کتب اور انکے تراجم کا بالخصوص انگریزی زبان میں شایع کرنا ہے۔ چونکہ یہ لوگ کام کرنا جانتے ہیں۔ اور قومی اغراض کے سامنے اپنے مالوں کو اور اوقات کو قربان کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے غالب امید ہے۔ کہ پروفیسر صاحب کی تجویز جلد علمی جامہ پہن لیگی

لیکن یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ تجاویز جن کے حامل مسلمانوں کو ہونا چاہئے تھا۔ مسلمان اب تک اُن سے بے خبر ہیں۔ یہودیوں کو دنیا میں ایک مغضوب قوم سمجھا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس قوم کی کوئی سلطنت ہی دنیا میں نہیں۔ اسکی عزت باقی کیا رہ سکتی ہے لیکن اب بھی قومی کاموں میں موجودہ مسلمانوں سے وہ آگے نظر آتے ہیں۔ چند سال ہوئے ایک یہودی انسائکلو پیڈیا لکھا گیا۔ تو یہ کام کل کا کل قریباً یہودیوں کے ہاتھوں سے ہوا۔ اور انہی کا سرمایہ خرچ ہوا۔ لیکن ایک اسلامی انسائکلو پیڈیا بھی اب یورپ میں تیار ہو رہا ہے۔ جس کے نامہ نگاروں میں کسی مسلمان کا نام تک نہیں بلکہ شاید اکثر مسلمان تو اس سے بے خبر ہی ہونگے۔ پھر مسلمانوں کی مذہبی کتابوں کے ترجمے یا خود مذہبی کتابیں دوسری زبانوں میں اگر شایع ہوئیں۔ تو ان کے شایع کرنے والے بھی اکثر دوسرے لوگ ہی ہیں مسلمان ان امور کو اپنے فرایض میں داخل نہیں سمجھتے۔ مسلمان سلطنتیں اور امراء موجود ہیں قابل قدر مسلمان کام کرنے والے موجود ہیں۔ مگر نہ اول الذکر کو ان امور کے لئے روپیہ خرچ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ نہ مؤخر الذکر کو اپنے اوقات گرامی کو ان کاموں میں صرف کرنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ انگریزی کو چھوڑو۔ اردو زبان میں عربی کے تراجم کو چھپانے کا اب تک کوئی انتظام نہیں ہوا۔ حالانکہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی یہ زبان ہے +

نئے عہدنامے کا زمانہ

۳

(از یحییٰ النصر پارکنسن)

اب ہم ایک دوسرے خط کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جس کا اگنیشس کے خطوط سے گہرا تعلق ہے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اگر ان میں سے ایک کو پایۂ اعتبار سے ساقط ثابت کردیا جائے۔ تو دوسرا خود ہی گر جاتا ہے۔ اگر اگنیشس کے خطوط جعلی ہیں۔ تو ایسا ہی وہ خط بھی ہے جس کا ہم اب ذکر کرتے ہیں۔ یعنی

پالیکارپ کا خط فلپیون کے نام

اس خط کا ذکر پہلے پہل آئرینیس نے کیا ہے۔ اور اس لئے دوسری صدی کے پچھلے نصف حصے میں یہ موجود ہوگا۔ گو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ وہ خط جو اب ہمارے سامنے ہیں۔ کل کا کل یا اس کا کوئی جزو وہی ہے۔ خود پالیکارپ کا ہم کو بہت تھوڑا حال معلوم ہے۔ اسکی حالت دوسرے ابتدائی زمانہ کے بزرگوں کی طرح ہے۔ یعنی تاریخ کی روشنی میں وہ کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ وہ سمرنا کی کلیسیا کا بشپ تھا۔ اور کہ قریب ۱۶۶ء وہ شہید ہوگیا۔ ایک خط بھی مروج ہے جس میں اُسکی شہادت کا تذکرہ ہے۔ اور اس کا ذکر یوسی بی ایس نے کیا ہے جس حالت میں ہم کو یہ خط پہنچا ہے۔ اس میں عجیب غریب اعجازی واقعات بھرے ہوئے ہیں جن میں سے اکثر کا ذکر یوسی بی ایس نہیں کرتا۔ اور غالباً یہ بعد میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ بہت سے فاضلوں نے اس خط کے مستند ہونے پر شبہ کیا ہے۔ لیکن عام رائے میں وہ قابل اعتبار ہے۔ گو اس میں الحاقات تسلیم کئے گئے ہیں۔ اس تاریخ کا فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ جب اس کا سب سے پُرانا حصہ لکھا گیا ہو۔ لیکن اندرونی شہادت کی بنا پر یہ عموماً تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ یہ دوسری صدی کے نصف سے پہلے کا نہیں ہو سکتا۔ بعض الفاظ کی بنا پر "جیسے شیطان کا پہلوٹا" جو اس میں استعمال کئے گئے ہیں۔ بعض محققین کا یہ خیال ہے۔ کہ یہ خط جعلی ہے۔ چونکہ اندرونی شہادت کے دیگر حصص سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ میری رائے میں خط کا اکثر حصہ تو ضرور قابل

تسلیم نہیں اور درحقیقت سارا ہی مشتبہ ہے۔ اور اگر اس کو اصلی مانا جائے۔ تو جو کچھ اس کے اندر اگنیشس کے متعلق لکھا ہے وہ ۱۱۵ء کے قریب کا لکھا ہوا ہونا چاہیئے لیکن چونکہ خط کے دوسرے حصے اس نتیجہ کو غلط ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے سارے خط کا جعلی ہونا بھی قرین قیاس ہے۔ یہ مدت سے تسلیم شدہ ہے۔ کہ تیرھواں باب الحاقی ہے۔ اس خط کے بہت سے فقرات کے متعلق یہ دعوےٰ کیا گیا ہے۔ کہ ان سے خط لکھنے والے کا اناجیل سے واقف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس دعوے میں وہی معمولی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ کوئی فقرہ ایسا نہیں جو ہماری اناجیل کے کسی فقرہ کے پہلو بہ پہلو رکھا جاسکے۔ ہاں بعض خیالات میں ضرور تشابہ ہے۔ چنانچہ سب سے اہم فقرہ جو دوسرے باب میں ہے۔ وہ میں نیچے دیتا ہوں:-

"اس بات کو یاد رکھتے ہوئے جو خداوند نے کہی یہ تعلیم دیتے ہوئے کہ معاف کرو تاکہ تمہیں معاف کیا جائے۔ رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے جس پیمانہ سے تم ناپوگے اسی پیمانہ سے تم کو ناپ کر دیا جائیگا۔ اور جو غریب ہیں۔ اور جن کو راستباز کی خاطر ایذا دی جاتی ہے۔ انہی کے خدا کی بادشاہت ہے"۔

اب اس قسم کا کوئی ایک فقرہ مروجہ اناجیل میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کو بنانے کے لئے ہمیں مختلف مقامات سے فقرات اکٹھے کرنے ہونگے یعنی متی ۷: ۱ و ۶: ۱۴ و ۵: ۷ و ۷: ۲ و ۵: ۳ و ۵: ۱۰۔ اور ان سب مقامات سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لے کر پھر بھی حوالہ مندرجہ بالا میں اور اس میں بہت سا فرق رہ جاتا ہے۔ اور یہ فرق اصل یونانی عبارت کے ملاحظہ سے اور بھی زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ کیونکہ ترجمہ میں آکر پھر فرق پڑجاتا ہے۔ اگر ہم کلیمنٹ آف روم کے خط کو دیکھیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ تو اسی قسم کا فقرہ ہم وہاں پاتے ہیں جس میں وہ خاص فقرہ بھی نظر آتا ہے۔ رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ جس سے ہماری اناجیل بالکل ناآشنا ہیں۔ اب کوئی محقق اس بات کو نہیں مانتا۔ کہ کلیمنٹ نے متی یا لوقا سے یہ فقرہ نقل کیا ہے۔ علاوہ ازیں حوالہ مندرجہ بالا ایک مسلسل فقرہ ہے۔ اور علیحدہ علیحدہ فقروں کا مجموعہ نہیں۔ خط کا لکھنے والا ہماری اناجیل کا کہیں حوالہ نہیں دیتا۔ نہ وہ اس کے فرضی مصنفوں میں سے کسی کا نام لیتا ہے۔ یہ صرف گمنام فقرے ہیں۔ جو یسوع کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ اور اس میں کچھ شبہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس قسم کے بہت سے فقرات مختلف عیسائی جماعتوں کا مشترکہ

مال تھے اور ممکن ہے۔ اس وقت وہ صرف زبانوں پر ہی مشہور ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کہیں تحریریں بھی موجود ہوں۔ مگر غالباً زبانوں پر ہی مشہور تھے۔ اب یہ خط خواہ اسے پالیکارپ نے لکھا ہو یا کسی دوسرے شخص یا دوسرے اشخاص نے ہماری اناجیل کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ نہ ان لوگوں کے متعلق جن کی طرف ان کا لکھنا منسوب کیا گیا ہے۔ نہ ہی تاریخی نگاہ سے ان کے قابل اعتبار ہونے کی کوئی شہادت پیش کرتا ہے۔ بلکہ درحقیقت شہادت اس کے خلاف نتائج پر ہمیں پہنچاتی ہے۔ گو یہ کہا جائیگا کہ یہ شہادت صرف مخفی رنگ کی ہے۔ یعنی بعض واقعات کا ذکر نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہماری اناجیل دوسری صدی کے پہلے نصف حصہ میں موجود تھیں جنکی کوئی تحریری شہادت ہم کو نہیں ملتی۔ تو کم ازکم اتنا تو ثابت ہوتا کہ ابتدائی بزرگوں کے نزدیک ان اناجیل کو کوئی خاص وقعت حاصل نہ تھی۔ اور نہ ہی ان کو وہ الہامی سمجھ کر خاص عزت دیتے تھے ۔

اب ہم اس کے بعد پیپئس اور جسٹن مارٹر کی شہادت پر غور کرتے ہیں۔ اور پہلے پیپئس کو لیتے ہیں ۔

عیسائیت کے دوسرے قدیم بزرگوں کی طرح پیپئس کے حالات کی ہم کو بہت کم اطلاع ملتی ہے زبانی روایات بتاتی ہیں۔ کہ دوسری صدی کے پہلے نصف حصہ میں وہ ہائروپولس کا بشپ تھا۔ اور ۱۶۴ء سے ۱۶۷ء کے درمیان مارکس ایریلیس کی حکومت میں وہ شہید ہوا۔ بعض اس کے مقام شہادت کو روما قرار دیتے ہیں۔ بعض پرگیمس۔ یوسی بی ایس کہتا ہے۔ کہ اس نے ایک تصنیف پانچ کتابوں پر مشتمل کی جس کا نام "خداوندکی پیشگوئیوں کی تفسیر" رکھا۔ بدقسمتی سے یہ تصنیف گم ہو گئی۔ مگر اس کے بڑے اہم اقتباسات دوسرے مصنفوں میں پائے جاتے ہیں۔ جو اس کے پیچھے آئے۔ اس کتاب کی تمہید میں سے یوسی بی ایس حسب ذیل عبارت نقل کرتا ہے ؛

"لیکن میں اس میں کوئی ہرج نہیں دیکھتا۔ کہ اپنی تفسیر کے ساتھ ان ہدایات کو بھی درج کردوں۔ جو وقتاً فوقتاً بڑی احتیاط کے ساتھ میں نے بزرگوں سے حاصل کیں اور جن کو بڑی احتیاط سے اپنے حافظہ میں محفوظ رکھا۔ اور ساتھ میں ہی تم کو ان کی صداقت کا بھی یقین دلاتا ہوں۔ کیونکہ سواد اعظم کی طرح میں ان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا تھا۔ جو بہت باتیں کرتے تھے۔ بلکہ اُن سے جو سچی باتوں کی تعلیم دیتے تھے

نہ اُن سے خوش ہوتا تھا جو عجیب و غریب احکام سناتے تھے۔ بلکہ ان سے جو اُن احکام کو بیان کرتے جو خداوند نے ایمان کے لئے دئے تھے۔ اور جن کا منبع صداقت تھا۔ اس لئے اگر کوئی شخص جو بزرگوں کے ساتھ رہا ہو۔ آتا تو میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس سے ان کے اقوال کو دریافت کرتا۔ اینڈریو یا پطرس نے کیا کہا یا فلپ یا تھوما یا جمیس یا یوحنا یا متی کیا کہتا تھا۔ یا خداوند کے کسی دوسرے شاگرد نے کیا باتیں کیں جو آرسٹیشن اور یوحنا پرسبٹیر خداوند کا شاگرد کہتے ہیں۔ کیونکہ میں خیال کرتا تھا۔ کہ جو کچھ کتابوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ میرے لئے ایسا مفید نہیں جیسا جو ایک زندہ اور موجود آواز سے حاصل ہو"+

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پیپئس تحریروں پر زبانی روایات کو زیادہ ترجیح دیتا تھا۔ یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ تحریریں موجود تو تھیں۔ مگر پیپئس ایسا اعتبار نہ کرتا تھا۔ نہ ہی کسی مصدقہ مجموعہ نئے عہد نامہ کا اُس کو علم تھا۔ یوسی بی ایس ذکر کرتا ہے۔ کہ پیپئس عجیب عجیب تمثیلیں اور تعلیمات اور اور بہت سی باتیں ہمارے نجات دہندہ کے متعلق بیان کرتا ہے۔ جو سرتا پا افسانہ کی طرز کی ہیں۔ ایک بات یقینی ہے اور وہ یہ کہ ہماری اناجیل سے وہ کوئی فقرہ نقل نہیں کرتا پیپئس کے اسی قدر حالات پر ہم بس کرتے اگر بعض بیانات سے جو اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ دوسرے ضروری سوال پیدا نہ ہوتے۔ آئرنیئس کہتا ہے کہ اس نے یوحنا حواری سے باتیں سنیں۔ اور وہ پالیکارپ کا ایک رفیق تھا۔ اس خیال کی بنا دتمہید کا وہ فقرہ معلوم ہوتا ہے۔ جو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اس فقرہ کے ایسے معنے درست نہیں ہو سکتے۔ وہ صاف طور پر کہتا ہے۔ کہ میں ان لوگوں سے باتیں دریافت کرتا رہتا تھا۔ جو بزرگوں کے ساتھ رہے ہوں۔ اگر وہ یوحنا کے پاس رہا ہوتا۔ تو اُس کو ایسے اشخاص سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جو غالباً دو نسل پیچھے آنے والے تھے۔ یوسی بی ایس ایرینئس کی تردید کرتا ہے۔ اور منقولہ بالا فقرہ کو ہی بطور سند پیش کرتا ہے۔ پادری ای۔ اے ایبٹ اور پروفیسر شمیدل انسائکلوپیڈیا بلیکا میں عنوان اناجیل کے ماتحت ان تمام دلائل پر مفصل بحث کی ہے۔ اور جس نتیجہ پر وہ پہنچے ہیں۔ وہ مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ پیپئس نے یوحنا حواری کی باتوں کو نہیں سُنا۔ نہ وہ پالیکارپ کا رفیق تھا۔ نہ اُس نے مسیح کے کسی شاگرد کی باتوں کو سُنا +

یوسی بی ایس اُس کی تصنیف سے ذیل کا اقتباس یوحنا پرسبٹیر کی روایت سے دیتا ہے۔

"مرقس نے پطرس کا مترجم ہو کر جو کچھ یاد تھا صحت کے ساتھ لکھا۔ مگر اُس نے مسیح کے

اقوال یا افعال کو ٹھیک ترتیب کے ساتھ نہیں لکھا۔ کیونکہ اُس نے نہ مسیح کی باتوں کو سُنا۔ نہ وہ اُس کے ساتھ رہا مگر بعد میں جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ وہ پطرس کے ساتھ رہا۔ جو ضروریات پیش آمدہ کے مطابق اپنی تعلیمات کو پیش کرتا رہا لیکن اس کا یہ ارادہ نہ تھا۔ کہ کسی ترتیب کے ساتھ مسیح کے سب اقوال کا ذکر کرے۔ اس لئے مرقس نے بعض چیزوں کو جو اُسے یاد تھیں۔ اس طرح لکھنے میں غلطی نہیں کی۔ بات یہ تھی۔ کہ اُس نے خاص احتیاط اس بارہ میں کی۔ کہ جو کچھ اُس نے سُنا ہے۔ وہ رہ نہ جائے۔ اور بیانات میں کوئی بناوٹی بات داخل نہ ہو جائے"۔

یوسی بی اس کہتا ہے "یہ وہ ہے جو پیپس نے مرقس کے متعلق لکھا ہے"۔ اگر متی کے متعلق یوں رقمطراز ہے:۔

"متی نے مسیح کی باتوں کو عبرانی زبان میں لکھا۔ اور ہر شخص نے جیسا بہتر اُن کو سمجھا ان کی تفسیر کی"۔

پیپس سب سے پہلا مصنف ہے۔ جو حواریوں کی اس قسم کی خدمت دیتا ہے۔ اور مرقس اور متی کا ذکر کرتا ہے۔ کہ انہوں نے مسیح کے اقوال یا افعال کی متعلق کوئی تصنیف کی تھی۔ جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ اس سے پہلے کلیسیا کے بزرگوں کو اس قسم کے مصنفوں یا ان کی تصنیفوں کا کوئی علم معلوم نہیں ہوتا۔ یہاں ہم کو روایات کے نشوونما کی ایک مثال ملتی ہے۔ اور پیپس کے الفاظ کی توسیع میں ایک بہتر مثال حاصل ہوتی ہے۔ بڑے بڑے لکھنے والے جو اس کے بعد آتے ہیں۔ کیا کہتے ہیں۔ ایرینیئس کہتا ہے۔

"ان کی (یعنی پطرس اور پولوس کی) وفات کے بعد مرقس نے جو پطرس کا شاگرد اور اُس کے خیالات کا مترجم ہے تحریر میں وہ باتیں ہمیں دیں جن کا پطرس وعظ کرتا تھا"۔

کلیمنٹ آف الگزنڈریہ جس سے یوسی بی اس نقل کرتا ہے۔ کہتا ہے:۔

"وہ وجہ جس لئے مرقس کی انجیل لکھی گئی یہ تھی۔ جب پطرس نے عام طور پر روما میں وعظ کیا اور روح کے ذریعہ سے انجیل کی منادی کی۔ وہ لوگ جو حاضر تھے۔ اور وہ بہت سے تھے۔ انہوں نے مرقس سے درخواست کی کہ چونکہ وہ دور سے اس کے ساتھ ساتھ چلا آیا ہے اور جو کچھ وہ کہتا تھا۔ وہ اسے یاد ہے۔ اس لئے جو کچھ اس نے کہا ہے وہ اُسے

لکھ دے۔ اور جب اُس نے یہ انجیل بنالی۔ تو اُس نے اُسے ان لوگوں کو دے دیا۔ جنہوں نے اُس سے درخواست کی تھی۔ یہ جب پطرس کو معلوم ہوا۔ تو اُس نے نہ تو اُسے قطعی طور پر روکا اور نہ ہی اُسکی تحریص دی۔"

خروڈلیبن اسی روایت کو دُہرا کر اس قدر اور اضافہ کرتا ہے۔

"اور جو انجیل مرقس نے شائع کی۔ اُسے پطرس کی انجیل کہہ سکتے ہیں جس کے خیالات کا مرقس مترجم تھا۔ کیونکہ یہ کہنا درست معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تصنیفات جو شاگرد شائع کریں۔ وہ اُن کے استادوں ہی کی ہوتی ہیں"۔

اریگن کہتا ہے۔

"دوسری انجیل مرقس کے مطابق ہے۔ جو پطرس کی ہدایت کے مطابق لکھی گئی ہے"۔

یوسی بی ایس لکھتا ہے۔

"نیکی سے بھرپور ہو جانے کی وجہ سے ان رومیوں کے دل جنہوں نے پطرس کی باتوں کو سُنا تھا اس قدر منور ہو گئے تھے۔ کہ اُن کو ایک دفعہ سن لینا کافی معلوم نہ ہوا۔ اور نہ اس بات پر صبر آیا۔ کہ وہ الٰہی تعلیم پر بغیر لکھے ہوئے ہونیکے رضامند ہو جائیں۔ بلکہ بار بار درخواستوں کے ذریعے سے انہوں نے مرقس سے التجا کی جسکی طرف بوجہ پطرس کا رفیق ہونے کے انجیل منسوب کی جاتی ہے۔ کہ وہ تعلیم جو اس طرح پر ان کو زبانی دی گئی تھی۔ اسے تحریر میں لے آتے۔ اور وہ اسی طرح التجا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اُس شخص کو ترغیب دینے میں وہ کامیاب ہو گئے اور اس طرح پر اس انجیل کے لکھا جانے کے وہ موجب ہوئے۔ جو مرقس کے مطابق کہلاتی ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ پطرس (حواری) کو جب اس بات کی اطلاع روح کے الہام کے ذریعہ ملی کہ کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ ان لوگوں کے جوش کی وجہ سے بہت خوش ہوا۔ اور اسی تصنیف کی اُس نے تصدیق کی۔ تاکہ یہ گرجاؤں میں پڑھی جاوے۔ یہ بیان کلیمنٹ نے اپنی انسٹیٹیوشنز کی چھٹی کتاب میں دیا ہے۔ جسکی شہادت کی تائید پیپئس بشپ آف ہائیرپولس کرتا ہے"۔

اوپر جس قدر حوالجات دیئے گئے ہیں۔ اُن سے ظاہر ہو گا۔ کہ یوسی بی ایس کا آخری فقرہ غلط ہے جو تفصیلات اُس نے دی ہیں۔ وہ دونوں مصنف جن کا وہ ذکر کرتا ہے۔ ان کی تائید نہیں کرتے۔ یہ عیسائی

بزرگ صرف پیپئس کے بیان کو صحیح تسلیم کرکے کچھ اس پر خود رنگ ریزی کرتے ہیں۔ اس چکر کھانیوالے پتھر کی طرح جسکی ہر گردش پر کچھ اور کائی اس پر جم جاتی ہے پیپئس کی کہانی پر ہر نسل کے ساتھ کچھ تفصیلات بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُسے مداومت حاصل ہو کر عیسائیوں کا عقیدہ اسی کے مطابق ہو جاتا ہے۔ یہ کوشش نہیں کی جاتی۔ کہ ایک بیان کے اجزا کو الگ الگ کرکے دیکھا جائے۔ کوئی تنقیدانہ نگاہ اس پر نہیں ڈالی جاتی۔ تاریخی تحقیق کی قوت ہی مفقود نظر آتی ہے۔ اور آنکھیں بند کرکے ہر ایک بیان کو جو کسی نے پہلے لکھ دیا ہے۔ صحیح تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ ان بزرگوں کو کبھی یہ خیال نہ آیا۔ کہ وہ یہ تحقیق کریں۔ کہ آیا پیپئس کا بیان درست بھی ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر درست ہے۔ تو آیا جن تصنیفات کا پیپئس ذکر کرتا ہے۔ وہ متی اور مرقس کی موجودہ اناجیل ہی ہیں یا کوئی اور +

ڈبلیو آر کاسلز نے ان سارے واقعات کا خلاصہ بڑی قابلیت سے کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"یہ ظاہر ہے کہ سارے مصنف کسی قدر اختلاف کے ساتھ پہلی دو انجیلوں کی نسبت اسی روایت کو دُہراتے چلے جاتے ہیں جسکی ابتدا پیپئس نے کی۔ اٹرینیس مرقس کی تحریر کی تاریخ روما میں پطرس اور پولوس کے وفات کے بعد دیتا ہے کلیمنٹ بیان کرتا ہے۔ کہ مرقس نے پطرس کی زندگی میں کتاب کو لکھا۔ مگر وہ اس پر بالکل خاموش رہا۔ (نہ اسکی تائید کی نہ تردید) یوسی بی ایس کے زمانہ تک پہنچکر اس روایت میں نئے اور معجزانہ اجزاء داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اسکی طرز بیان زیادہ یقینی ہو جاتی ہے۔ اب پطرس کو روح کے الہام کے ذریعہ سے مرقس کی تحریر کی خبر ملتی ہے۔ اور اس پر خاموشی اختیار کرنے کی بجائے وہ خوش ہوتا ہے۔ اور اپنی مہر سے اسکی تائید کرتا ہے۔۔

۔۔۔۔۔ اس طرح پر روایات کا نشوونما ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس سارے بیان میں جو افسانہ کی طرز دوسری انجیل کے متعلق اختیار کی گئی ہے۔ اسے ہم نظرانداز نہیں کر سکتے"۔

پھر پیپئس کے بیان کی طرف توجہ کرو۔ اور اس پر ہر پہلو سے غور کرو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ پیپئس محض ایک زبانی روایت کو معرض تحریر میں لاتا ہے۔ وہ خود صحیح علم نہیں رکھتا۔ مرقس اور متی کی تحریروں کا صرف اس نے ذکر سنا ہے۔ خود دیکھیں نہیں۔ جو کچھ وہ مرقس کی تحریر کے متعلق لکھتا ہے۔ وہ ہماری دوسری انجیل پر صادق نہیں آتا۔ کوئی عیسائی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ بے ترتیبی سے لکھی گئی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جیسی کچھ ترتیب دوسری اناجیل میں پائی جاتی ہے۔ وہ اس میں بھی موجود ہے۔ اور ہماری مرقس کی انجیل میں پطرس

کا اثر اس سے کم نظر آتا ہے جس قدر متی میں نظر آتا ہے۔ پھر جب ہم اس کے بیان کو جو متی کے متعلق ہے لیتے ہیں۔ جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ متی نے مسیح کے اقوال کو عبرانی زبان میں لکھا۔ تو کسی طرح بھی اس تحریر کو متی کی انجیل قرار نہیں دے سکتے۔ ہماری متی کی انجیل صرف مسیح کے اقوال نہیں ہیں۔ بلکہ اس میں افعال کی بھی تفصیل اسی طرح پر ہے۔ جس طرح اقوال کی بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ اقوال دوسرے درجہ پر ہیں اور مقدم واقعات ہی کئے گئے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم امر غور طلب یہ ہے۔ کہ ہماری انجیل متی عبرانی زبان کا ترجمہ نہیں ہے۔ یہی دوسری اناجیل کا حال ہے۔ بہت سی وجوہ ہیں۔ جو ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہیں۔ ان میں بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان اناجیل میں جو حوالے دئے گئے ہیں۔ وہ سپٹوجنٹ یعنی عہدنامہ عتیق کے یونانی ایڈیشن سے لئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ان مقامات پر بھی یہ حوالے یونانی کے ہی ہیں۔ جہاں عبرانی اور یونانی ایڈیشنوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بالآخر اگر پیپیس کو ہماری پہلی اور دوسری انجیلوں کا علم ہوتا۔ اور اس کو یقین ہوتا کہ وہ متی اور مرقس کی ہیں۔ تو وہ انہیں رد نہ کرتا۔ اور اُسے کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ وہ بزرگوں سے یا دوسرے لوگوں سے تحقیق کرتا پھرتا۔ اور نہ وہ ایسی روایات کو لیتا۔ جو ان کے اندر نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ ان کے بیانات سے تخالف رکھتی ہیں +

متی لکھتا ہے۔

"اور اُس نے چاندی کے درہم ہیکل میں پھینک دئے۔ اور چلا گیا۔ اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دے دی" (باب ۲۷۔ ورس ۵)

پیپس لکھتا ہے

"یہودا ناپاکی کی ایک افسوسناک مثال بن کر اس دنیا میں پھرتا رہا۔ کیونکہ اس کا جسم اس قدر موٹا ہو گیا۔ کہ جہاں سے ایک گاڑی آسانی سے گذر سکتی تھی۔ وہاں سے وہ نہ گذر سکتا تھا اور وہ ایک گاڑی سے کچلا گیا۔ اس طرح پر کہ اس کی انتریاں باہر نکل آئیں"

تھیوفیلیکٹ اور کی عبارت نقل کر کے اور تفصیلات بڑھاتا ہے۔ جو معلوم ہوتا ہے پیپس سے ہی لی گئی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہودا کی آنکھیں اس قدر پھول گئی تھیں۔ کہ وہ روشنی کو دیکھ نہ سکتا تھا اور کہ وہ اس قدر نیچے بیٹھ گئی تھیں۔ کہ وہ خوردبین کے ذریعہ بھی نظر نہ آتی تھیں۔ اور کہ اس کا باقی جسم لکیروں اور کیڑوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور یہ بھی بیان کرتا ہے۔ کہ وہ ایک تنہائی کی جگہ میں مرا۔ جو کچھ

(یعنی لکھنے والے کے)، وقت تک ویران پڑی تھی۔ اور کوئی شخص ادھر سے گزر نہ سکتا تھا جب تک کہ اپنی ناک کو ہاتھ سے بند نہ کرے۔ پھر ارینیٹس پیپیس سے یسوع کے ایسے اقوال نقل کرتا ہے جو ہماری اناجیل میں نہیں پائے جاتے۔ مگر جن میں ایسے خیالات کا اظہار موجود ہے۔ جو ابتدائی وضعی اناجیل ہیں۔ جیسے اینک اور باروخ میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے پیپیس کی شہادت بڑی وزنی ہے۔ وہ پہلا شخص ہے جو اس بات کا ذکر کرتا ہے۔ کہ متی اور مرقس کے متعلق یہ یقین کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے کوئی کتابیں لکھی ہیں۔ مگر وہ ان کو مستند تسلیم نہیں کرتا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اناجیل نہیں۔ بلکہ اناجیل کا اسنے بھی نام نہیں سنا جیساکہ کاسلز کہتا ہے:۔ "اسکی عام شہادت ان ادعاؤں کو جو ہماری اناجیل کے متعلق کیئے جاتے ہیں۔ کہ اُن کی اصلیت اور اسناد حواریوں کے زمانہ تک پہنچتا ہے۔ زبردست طاقت کے ساتھ کُچل ڈالنے والی ہے"۔ باقی آیندہ

سیرت نبوی

نمبر ۱

حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ نومبر ۵۷۰ء عیسوی میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام عبداللہ تھا جو عبدالمطلب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ اور آپ کی والدہ آمنہ بھی ایک معزز خاندان کی خاتون تھیں۔ باپ اور ماں دونوں کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معززترین خاندان سے تھے آپ کا سلسلہ نسب جیسے کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ سے ملتا ہے۔ جن کی نسل کا ایک حصہ فاراں کے بیابان میں آباد ہوگیا تھا حضرت ابراہیمؑ کی نسل کا ایک حصہ خانہ کعبہ کا جو خدا کی توحید کو قایم رکھنے والی عبادتگاہ تھی۔ محافظ ہوگیا۔ یہ مقدس گھر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے از سر نو بنایا تھا۔ محافظت کعبہ کے خاص حق نے قریش کے قبیلہ میں ہاشم کے خاندان کے لئے اس حصہ ملک پر شاہی حقوق پیدا کر دئے تھے۔ اور اس خاندان میں بڑے بڑے نامور لوگ پیدا ہو چکے تھے۔ جیساکہ مشہور مؤرخ گبن لکھتا ہے "آپ کے آباء میں پاک اور خالص شرافت کی بہت سی عزتیں گذر چکی تھیں" قریش کی قوم میں سے ہاشم کے خاندان سے تھے۔ جو سب عربوں میں زیادہ ممتاز

اور نسلاً بعد نسل کعبہ کے محافظ ہونے کی وجہ سے مکہ کے بادشاہ سمجھے جاتے تھے +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت عرب کی حکومت مختلف قبیلوں کے اندر الگ الگ سرداران قبیلہ کی حکومت تھی۔ لوگ اپنی آزادی اور عزت کے سوال کے متعلق سخت غیور تھے۔ اور کسی ایسے شخص کو اپنے اوپر حاکم قبول نہ کرسکتے تھے جسکی شہرت ہر ایک وجہ سے پاک نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری سمجھا جاتا تھا۔ کہ وہ ایسے خاندان سے ہو جس خاندان کی عزت پر کوئی داغ نہ ہو۔ کسی خاندان کی عزت صرف اس کے نصب کے لحاظ سے نہ سمجھی جاتی تھی بلکہ اسکی اپنی صفات عالیہ کے لحاظ سے بھی کہ اس میں کون سے اعلیٰ جوہر پائے جاتے ہیں۔ مردانگی عفت۔ مہمان نوازی۔ بہادری۔ طاقت۔ یہ وہ صفات تھیں۔ جو کسی خاندان کو عرب میں معزز بنا سکتی تھیں۔ اب یہ واقعہ کہ ہاشم کا خاندان بالاتفاق ملک کے اندر اعلیٰ سے اعلیٰ منصب یعنی حفاظت کعبہ کے لئے موزون سمجھا گیا۔ اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ اس خاندان کے افراد میں یہ سب صفات اعلیٰ درجہ میں پائی جاتی تھیں +

ایک موقعہ پر حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ کہ اگر قرآن کریم میں لوط کی قوم کے خلاف وضع فطری فعل کا ذکر نہ ہوتا۔ تو یہ میری سمجھ میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ ایسے فعل کا ارتکاب کوئی انسان یا قوم کرسکتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ایک عورت ہی تھی۔ جس سے جب آپ نے وہ عہد لینا چاہا۔ جس کا ذکر قرآن کریم کے ان الفاظ میں آیا ہے۔ کہ لایزنین تو اس نے کہا۔ کہ کیا وہ بھی کبھی زنا کرسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ نے ایک موقعہ پر اپنی عفت کے کمال کا ثبوت دیا۔ جب عرب کی ایک نہایت خوبصورت عورت نے ایک سو اونٹ اور چار سو درہم آپ کے سامنے پیش کئے اس شرط پر کہ اس سے فعل ناجائز کا ارتکاب کریں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ شریف ایسا نہیں کرسکتا +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا عبدالمطلب بڑا امیر آدمی تھا۔ اور اپنی مہمان نوازی کے لئے مشہور تھا۔ اس کے گھر کے دروازے رات اور دن اجنبیوں اور مہمانوں کے لئے یا مکہ میں حج کے لئے آنیوالوں کے لئے کھلے رہتے تھے۔ ایام حج میں ہر روز ہزارہا حاجیوں کو وہ ایک شربت پلاتا تھا جس میں دودھ اور شہد ملا ہوا ہوتا تھا۔ شراب کا رواج حالانکہ عرب میں بڑے زور پر تھا۔ مگر وہ بالکل شراب کا استعمال نہ کرتا تھا۔ رمضان کے دنوں میں وہ غار حرا میں تنہائی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ اور ان ایام میں نہ صرف غربا کو ہی کھانا کھلاتا تھا۔ بلکہ جنگل کے جانوروں اور ہوا کے پرندوں کو بھی اسکی فیاضی سے حصّہ ملتا

تھا۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر جانوروں اور پرندوں کے لئے غذا رکھی جاتی تھی۔ اس قدر وسیع فیاضی کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ آخر اس خاندان میں تنگی کی حالت پہنچی ٭

فیاضی عفت ضبط وغیرہ کی تمام صفات عالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا ورثہ میں ہی پائی تھیں۔ آپ نے ان صفات کو ایک وسیع پیمانہ پر عمل میں لا کر دکھایا۔ آپ اپنے مذہب کا خلاصہ ہی یہ پیش کرتے تھے۔ کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اور اسکی ساری مخلوق سے محبت کرو۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم ان احکام سے بھرا پڑا ہے۔ کہ عورتوں بچوں مسکینوں یتیموں۔ راہ چلتوں۔ محتاجوں۔ سائلوں۔ قیدیوں۔ حتیٰ کہ چارپایوں تک سے نیکی کرو۔ یہاں تک کہ آپ کی یہ بھی تعلیم ہے کہ کسی جانور یا کیڑے کو زندہ نہ جلایا جائے۔ آپ بھی غار حرا کی تنہائی میں ماہ رمضان بسر کیا کرتے اور اس قدر عبادت کرتے تھے۔ کہ آپ کے صحابہ نے بارہا آپ سے دریافت کیا۔ کہ آپ کیوں دن کو روزہ میں اور رات کو قیام میں گزارتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں بھی سوج جاتے۔ آپ کا جواب صرف یہی ہوتا۔ افلا اکون عبداً شکوراً۔ کیا میں خدا کا شکر گزار۔ اسکی نعمتوں کی قدر کرنے والا بندہ نہ ہوں ٭

آپ کے دادا کو آپ سے بہت محبت تھی۔ کیونکہ ابتدا سے ہی آپ کے اندر ان صفات عالیہ کی چمک نظر آتی تھی جنہوں نے دنیا کو منور کرنا تھا۔ ایک موقعہ پر آپ کچھ وقت کے لئے کھوئے گئے۔ تو آپ کے دادا کو بہت غم ہوا۔ اور جب آپ مل گئے۔ تو اس قدر خوشی اس کو ہوئی۔ کہ اسی وقت ایک ہزار اونٹ ذبح کر کے غربا میں تقسیم کر دیا۔ اور اس کے علاوہ پچاس رطل سونا غربا کو دیا گیا ٭

آپ کے والد آپ کی پیدایش سے چند ماہ پیشتر فوت ہو گئے۔ اور جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ ابھی بہت عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ دادا بھی گزر گیا۔ اور آپ کا تکفل آپ کے چچا ابوطالب نے کیا۔ بنی سعد کی ایک عورت حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسکی اور اسکی اولاد کی بہت عزت کرتے رہے۔ اس کے ساتھ آپ کے نیک سلوک کا ذکر آگے آئیگا۔ آپ اسکی ایسی ہی عزت کرتے تھے جیسے بیٹا ماں کی عزت کرتا ہے۔ اور اسکی لڑکی کے ساتھ آپ نے ایسی شفقت دکھائی جیسی ایک بھائی بہن کے ساتھ دکھا سکتا ہے۔ اس طرح پر آپ کی محبت قلوب میں اور بڑھ گئی۔ کیونکہ یہ واقعات اس وقت کے ہیں جب آپ بادشاہ تھے۔ مگر بادشاہ ہو کر آپ نے چھوٹے درجہ

کے لوگوں سے ایسا سلوک کیا جسکی بڑے آدمیوں سے بہت کم توقع کی جا سکتی ہے۔ آپ کی شرافت اس اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہوئی تھی۔ کہ آپ کو اعلیٰ اور ادنے حیثیت کا خیال بھی نہ آسکتا تھا۔ آپ کے نزدیک سب انسان اچھے کپڑوں میں ہوں۔ یا پھٹے پرانوں میں۔ کسی قوم کے رئیس ہوں یا ادنی سب یکساں تھے ÷

تعلیم کا جو مفہوم عام طور پر لیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلعم نے کوئی تعلیم نہیں پائی۔ ہاں وہ تعلیم جو نظارہ قدرت سے انسان حاصل کرتا ہے۔ وہ آپ کو حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کی تعلیم ہر قسم کی تنگ خیالیوں سے اور ناقابل عمل در آمد باتوں سے پاک ہے ÷

آپ کا چچا ابوطالب جو زمانہ نبوت میں آپ کا بڑا معاون رہا۔ ایک دو دفعہ آپ کو ملک شام میں تجارت کے لئے لے گیا۔ اور آپ نے عرب سے باہر بھی اس طرح لوگوں کے حالات کو دیکھ لیا۔ یہی آپ کی تعلیم تھی۔ جو ہوئی۔ اور آپ کے معاملات دنیا میں بھی دیانت داری راست بازی اور دور اندیشی کا اس قدر اثر تھا۔ کہ عرب کی ایک امیر عورت نے اپنے تاجرانہ کاروبار آپ کے سپرد کر دیئے۔ جس میں آپ کو کچھ سفر بھی کرنے پڑے۔ اور ان سفروں میں آپ نے سب لوگوں کے حالات اور خیالات کا بھی مطالعہ کیا۔ اور ان کاروبار نے آپ کی مسلمہ شہرت کو اور بھی امتیاز دے دیا ÷

عرب کے لوگ تاجرانہ کاروبار اور اشغال میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ اور تجارت کے سوائے دوسرے اشغال کو معزز نہ سمجھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے آپ کو کسی کام میں لگانے کا خیال کیا۔ تو آپ کے چچا نے یہ مشورہ دیا۔ کہ تم خدیجہ سے درخواست کرو۔ مگر آپ نے غیرت اور حیا کی وجہ سے خود درخواست کرنا پسند نہ کیا۔ گو ابوطالب نے آپ کو یقین دلایا۔ کہ اگر خدیجہ کو آپ کی خواہش کا علم ہو تو خود آپ کو جگہ پیش کریگی۔ کیونکہ آپ کی دیانت کی شہرت سب تک پہنچی ہوئی تھی۔ چنانچہ جب خدیجہ کو اس بات کا علم ہوا۔ تو اس نے خود آنحضرت صلعم کو بلا کر اپنے کاروبار تجارت کو آپ کے سپرد کیا۔ آپ ہمیشہ اس اصول پر قایم رہے۔ کہ تجارت میں نیک نیت اور معاملہ کی دیانت کا قایم رکھنا کامیابی کا سب سے بڑا اصول ہے۔ اور اسی اصول پر آپ نے خدیجہ کے کاروبار کو چلایا۔ جب آپ شام سے واپس آئے۔ تو خدیجہ آپ کی دیانت اور ہوشیاری پر اس قدر خوش ہوئیں۔ کہ جس قدر معاوضہ کا اقرار کیا تھا۔ اس سے دو چند خود بخود دیدیا ÷

خدیجہ ایک امیر بیوہ تھیں۔ اور آپ کے اخلاق ایسے اعلیٰ درجہ کے تھے۔ کہ ملک میں سب سے

بڑا آدمی آپ کے نکاح پر فخر کرتا۔ اس دانشمند بی بی نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکی اور خوش معاملگی کو دیکھا۔ تو خود بخود آپ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ آنحضرت صلعم کو اس بات پر تعجب ہوا۔ اور آپ نے فرمایا کہ میں امیر آدمی نہیں ہوں۔ مگر خدیجہ نے جواب دیا کہ وہ مال کی محبت نہیں رکھتی۔ بلکہ خوبیوں کو چاہتی ہے ؎

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدیجہ سے شادی ہوئی۔ تو آپ کی عمر پچیس سال کی تھی۔ اور خدیجہ کی چالیس سال کی۔ اور یہ نکاح دو معزز خاندانوں میں تعلقات محبت پیدا کرنے کا موجب ہوا چنانچہ نکاح کے موقعہ پر دونوں طرفوں کے تعلقداروں نے اس پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ ابو طالب کے الفاظ یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ مجمع کو خطاب کرتے ہوئے اُس نے کہا۔ کہ مال ایک عارضی چیز ہے لیکن اخلاقی خوبیاں ہمیشہ رہنے والی چیز ہیں۔ اور اگرچہ آنحضرت کا خاندان اس وقت اپنی فیاضی کی وجہ سے تنگی کی حالت میں ہے لیکن نیکی میں امانت اور راستبازی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب پر فوقیت لے گئے ہیں۔ مال اور کمالات انسانی ہمیشہ ساتھ ساتھ نہیں چلتے۔ اور کمالات انسانی کے سامنے مال کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ ورقہ بن نوفل نے جو خدیجہ کا چچا تھا۔ اور نصرانی مذہب رکھتا تھا اس بارک تقریب کی خوشی پر اظہار کیا۔ خدیجہ سیدۃ الطاہرہ کے نام سے مشہور تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الامین کے نام سے مشہور تھے۔ شادی کے موقعہ پر بڑے پیمانے پر دوستوں نے دعوتیں دیں۔ اور غربا کو بھی کھانا تقسیم کیا۔ اس شادی کے تعلق کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مذہبی فرائض میں کسی طرح کوتاہی نہیں کی۔ بلکہ مثل سابق آپ عبادت میں مصروف رہتے۔ چنانچہ بھی آپ رمضان کا مہینہ غار حرا میں گذارتے تھے۔ اور خدیجہ آپ کیواسطے سامان مہیا کر دیا کرتی تھیں۔ مگر ایسی آپ کا طریق ان عبادتوں میں راہبانہ نہ تھا۔ بلکہ ہر قسم کے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ آپ عبادتِ الٰہی بھی کرتے تھے ؎

آپ مسافروں اور محتاجوں کی بیواؤں اور یتیموں کی خاص طور پر مدد کرتے تھے۔ اور اہل مکہ کی بھی خدمت کرتے تھے۔ آپ کا دل ایسا مہربانی اور نرمی سے بھرا ہوا تھا۔ کہ آپ انسانی مصیبت کے نظارہ کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ بچوں سے آپ کو بہت محبت تھی۔ عورتوں کی عزت کرتے تھے۔ اور ... کا ادب آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کے ہموطن آپ کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ اور آپ کی

نیکیوں کی وجہ سے آپ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ سب لوگوں کو آپ پر اعتبار تھا۔ اور سب ملک نے یک زبان ہو کر آپ کو الامین کا خطاب دیا۔ جو آپ کی راست بازی اور ہمدردی قومی کا حقیقی تقاضا تھا +

آپ کی پہلی عمر کے دو قومی کام عرب کی تاریخ میں نمایاں شہرت رکھتے ہیں۔ عبدالمطلب سخاوت میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ مگر ان کی وفات پر اس معاملہ میں کچھ بدانتظامی واقع ہوئی۔ اور مسافروں اور باہر سے آئے لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے آپ نے ایک جماعت بنائی۔ جس کے روح رواں آپ ہی تھے۔ یہ حلف الفضول کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی غرض مظلوموں اور مصیبت زدوں کی امداد تھی۔ دوسرا اہم قومی کام جو آپ نے اپنی ابتدائی عمر میں کیا۔ وہ ایک ایسے جھگڑے کی اصلاح تھی۔ جو اگر رفع نہ ہو جاتا۔ تو اس کا نتیجہ ایک خطرناک خانہ جنگی ہوتی۔ خانہ کعبہ کی ازسرنو تعمیر ہو رہی تھی۔ جب دیواریں زمین سے چار فٹ بلند ہوئیں۔ تو حجر اسود کے اپنی جگہ پر رکھنے کا سوال پیدا ہوا۔ قریش کے بہت سے خاندان اس بات کے مدعی ہوئے۔ کہ یہ ہمارا حق ہے۔ چونکہ ہر شاخ اپنے معاون بھی رکھتی تھی۔ اس لئے یہ خطرہ تھا۔ کہ اگر معاملہ باہمی رضامندی سے طے نہ ہوا۔ تو قومیں ایک دوسرے کے خلاف ایسی جنگ میں مبتلا ہو جائینگی۔ جو عرب کے سارے ملک میں آگ لگا دیگی۔ رؤسائے قوم نے جب اس حالت کو دیکھا۔ تو اُنہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ جو شخص مشرقی دروازہ سے سب سے پہلے داخل ہو۔ اس سے اس جھگڑے کا تصفیہ کرایا جائے۔ اس بات پر سب متفق ہو گئے۔ اور جب اس تجویز کے مطابق انہوں نے سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقررہ دروازے سے داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ تو ان کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ سب پکار اٹھے یہ الامین ہے۔ اور سب نے کمال مسرت کا اظہار کیا۔ کیونکہ اُن کو یقین تھا۔ کہ آپ ایسا فیصلہ کرینگے۔ جس پر کسی کو اختلاف نہ ہوگا۔ چنانچہ تنازعہ آپ کے سامنے پیش ہوا آپ نے فوراً اپنی چادر اُتاری۔ اُسے زمین پر بچھا دیا۔ اور حجر اسود کو اُس کے اوپر رکھ دیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ ہر ایک قبیلہ کا سردار ایک ایک کنارہ کپڑے کا پکڑ لے۔ اور اس طرح پر سب کے اتفاق سے حجر اسود اپنی جگہ پر رکھا گیا +

اس طرح یہ خانہ جنگی رفع ہوئی۔ آپ اگر چاہتے۔ اور یوں فیصلہ کرتے۔ کہ میں خود اسے اپنی جگہ پر رکھوں گا۔ یا اپنی قوم کو یہ حق دیتے۔ تو کسی شخص کو اعتراض کا حق نہ ہوتا۔ لیکن آپ نے ایسی تدبیر کی جس سے علاوہ سب کے خوش ہو جانے کے آپ کی مدبرانہ دور اندیشی کا ثبوت ملا۔ آپ نے سب کو اس

سمجھیں گے کہ تمہارے ایمان کی وجہ سے تم کو یہ حالت نصیب ہوئی ہے۔ اگر تم تنگ دل متعصب ہو تو اس سے معلوم ہوگا کہ تمہارا مذہب عملاً کچھ قیمت نہیں رکھتا۔ انسان کو اسلام جیسا مذہب دے کر حضرت محمد مصطفےٰ نے (اللہ تعالیٰ اپنی بیشمار برکات آپ پر نازل کرے۔ دنیا کے سامنے ایک زندہ نصب العین رکھ دیا ہے۔ جو کبھی مر نہیں سکتا۔ اور جو ہر انسان خواہ کسی بھی حالت میں ہو۔ ہر وقت اپنے مدنظر رکھ سکتا ہے۔ اور اپنی عملی زندگی میں اس کو ظاہر کر سکتا ہے۔ کوئی شخص جس نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی شک نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام ہی ایک حقیقی اور سچا مذہب ہے کیونکہ یہ دولت مند اور غریب دونوں کے لئے یکساں ہے۔ اور ہر حیثیت اور ہر مرتبہ کے انسان کے لئے ہر قسم کے پیش آمدہ حالات کے لئے ہدایات دیتا ہے۔ یہ قدرت کا مذہب ہے۔ جو شخص حقیقی شاعری سے محبت رکھتا ہے۔ وہ قرآن کریم میں ان اعلیٰ اعلیٰ خیالات کو پائیگا۔ جو شاعری کی زیب و زینت ہو سکتے ہیں۔ اسلام اگر روزمرہ کی زندگی کے لئے بھی مذہب دیتا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی اپنا روحانی پہلو بھی رکھتا ہے۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر نہیں بلکہ آپکو شاعر کہنا آپ کی ہتک ہے۔ آپ شعر نہ کہتے تھے۔ آپ خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے نہ لگ جاتے تھے۔ آپ نے کوئی فلسفہ نہیں لکھا آپ صحیح معنے میں نبی تھے۔ اور سب نبیوں سے بڑھکر نبوت کے مقام پر کھڑے تھے۔ آپنے نہ صرف عرب کے ہی بلکہ دنیا کے مذہبی اخلاقی۔ تمدنی حالات کی اصلاح کر کے ان کا معیار بلند کیا۔ بلکہ دماغی اور ذہنی کیفیات میں بھی ترقی کا سامان عطا فرمایا۔ خدا کی رحمت آپ پر ہو۔

عربی علمی سوسائٹی

ذیل کی تجویز عربی علمی سوسائٹی کے قیام کے لئے پروفیسر مارگولیتھ اور اے زیڈ ابو شادی کے دستخطوں سے شایع ہوئی ہے:۔

"عربی کی وسیع اہمیت کی وجہ سے جو اس کو کیا بلحاظ وسیع ممالک کے روزمرہ کی زبان ہونے کی اور کیا بلحاظ علمی زبان ہونے کے حاصل ہے۔ اور بالخصوص برطانیہ کی سلطنت اور برطانیہ کے حلفائے کے زیر حکومت ممالک ہیں۔ اور علاوہ بریں اس زبان کی وسیع علمی یادگاریں علم کے شایقین کے

لئے ایک بھاری ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ بین الاقوامی سوسائٹی عربک لٹریری ایسوسی ایشن کے نام سے قایم کی جائے جس کا مرکز لنڈن میں ہو۔ اور جسکی غرض بالخصوص برٹش امپائر کے اندر اسکی تحصیل کی تحریص دینا۔ اور عربی کتب اور دوسری زبانوں بالخصوص انگریزی سے عربی میں اور عربی سے انگریزی میں تراجم کا چھپوانا۔ اور اس میدان میں کام کرنے والوں کے درمیان اتحاد کا پیدا کرنا ہوگی +

اس بات کی امید کرنے کی وجوہات ہیں۔ کہ اگر یہ ایسوسی ایشن تسلی بخش طریق سے شروع کی جاوے۔ تو ایک وقت کے لئے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی شاخ ہوسکتی ہے جس کا تعلق مشرق کے تمام علوم سے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ سال اس تجویز کے لئے کچھ غیر موزون سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال تیاری بھی کچھ وقت ضرور لیلے گی۔ اس لئے غور کے واسطے اس تجویز کے پیش کرنے میں التوا کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی +

اس لئے ہم خوش ہونگے۔ اگر آپ ایسی سوسائٹی کو مفید سمجھ کر اس میں شمولیت کے لئے بتا ہوں جس شمولیت کے لئے صرف قریباً دس شلنگ یعنی ساڑھے سات روپے سالانہ چندہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔ اگر آپ کو یہ پسند ہو۔ تو آپ ڈویژنل سکرٹری کو اطلاع دیں۔ اور اگر کوئی تجویز ایسوسی ایشن کے متعلق آپ پیش کرنا چاہتے ہوں تو اس کی بھی مہربانی کر کے اطلاع دیں +

دستخط ڈی۔ ایس مارگولیتھ (پریذیڈنٹ تجویزی کمیٹی) | ۳۰ فلوڈ ہوس۔ ہولبرن۔
اے زیڈ ابو شادی (پروِیژنل سیکرٹری) | لنڈن۔ ڈبلیو۔ سی۔

اسمائے قرآن

اسلام کی امتیازی خوبیوں میں سے ایک یہ خوبی ہے۔ کہ خود اس مذہب کا نام اس کی پاک کتاب کا نام پرمعنی اسمائے ہیں۔ جو وحی الٰہی نے رکھے ہیں۔ اور اس مقدس کتاب میں پائے جاتے ہیں۔ اس طرح پر یہ بھی بتانا مقصود تھا۔ کہ اس مقدس کلام کے اندر اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی ضروریات

دینی کی تکمیل فرمادی ہے۔حتیٰ کہ مذہب یا کتاب کا نام بھی خود ہی تجویز فرمادیا ہے۔اس جگہ میں قرآن کریم کے اسماء کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔کہ کس طرح ہر ایک پہلو قرآن کریم کے کمال کا مختلف اسماء کے اندر ظاہر فرمادیا ہے۔اور یہ سارے اسماء خود قرآن کریم کے اندر ہیں +

۱۔ سب سے پہلے **قرآن** ہے جس نام سے یہ پاک کتاب ساری دنیا میں عام طور پر مشہور ہے یہ نام وحی الٰہی کے اندر متعدد مرتبہ آیا ہے۔شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن تلک ایات الکتاب وقران مبین۔قرانا فرقنٰہ لتقراہ علی الناس علی مکث۔ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتیٰ۔لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ۔انہ لقران کریم۔ان ھذا القران یھدی للتی ھی اقوم ونُنزل من القران ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین۔لفظ قرآن قرء سے مشتق ہے۔جس کے معنی جمع کے ہیں۔یعنی اکٹھا کرنا یا ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملانا۔اور چونکہ پڑھنے میں حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔اس لئے قرء کے معنے پڑھنے کے بھی ہیں اور اس معنے کے لحاظ سے قرآن کا نام قرآن فرمایا۔اور اس پر خود قرآن کریم شاہد ہے۔کیونکہ سب سے پہلی وحی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا۔یہ ہے۔اقرء باسم ربک الذی خلق۔یعنی اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔پس سب سے پہلا لفظ وحی نبوّت کا اقرأ ہے۔اور اسی کے مطابق اس پاک وحی کا نام **قرآن** فرمایا۔یعنی وہ چیز جو پڑھی جاتی ہے یا پڑھی جانی چاہئے +

مگر قرآن کے الفاظ کے معانی اس حد تک محدود نہیں چنانچہ ہم **قرآن** کے اندر اس کے ہمیشہ کے لئے پڑھا جانے کی پیش گوئی ہے۔کون کہہ سکتا تھا۔کہ وہ کلام جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہا ہے۔وہ دنیا میں ایسی عزت حاصل کریگا۔کہ ساری دنیا اس کو پڑھیگی اور اسی رنگ میں پڑھیگی جس رنگ میں نازل ہوا۔پھر کیسی صفائی سے یہ پیشگوئی آج پوری ہو رہی ہے۔پھر قرآن کو پڑھا جانے کے لحاظ سے ایک امتیاز دیا ہے۔کیونکہ اگر دوسری کتابیں بھی قرآن کی طرح ہی پڑھی جائیں۔یا اسی طرح پڑھی جانے کے قابل سمجھی جائیں۔تو وہ بھی اسم قرآن کی مستحق ہو جاتی ہیں۔مگر اللہ تعالےٰ نے یہ لفظ صرف ایک ہی کتاب کے لئے مخصوص کیا

اسی لئے اسے یہ فخر حاصل ہے۔ کہ ساری دنیا میں کوئی کتاب نہیں جو قرآن کے برابر پڑھی جاتی ہو اور یہ وہ امر ہے جس کا اعتراف انسکلوپیڈیا برٹینکا میں کیا گیا ہے۔ کوئی کتاب نہیں جو ہر ایک بستی میں جہاں مسلمان آباد ہیں۔ یا ہر ایک مقام میں جہاں کوئی مسلمان موجود ہے۔ پانچ وقت باقاعدہ پڑھی جاتی ہو۔ اور جب سے قرآن نازل ہوا تب ہی سے اسے یہ عزت حاصل ہے۔ کہ پڑھا جانے میں دوسری کوئی کتاب اسکی برابری نہیں کر سکی پس کیسا پر معنی کیسا پر حکمت یہ لفظ ہے۔ جو اس کتاب کے نام کیلئے مخصوص ہوا۔ کہ یہ عزت دنیا میں کسی اور کتاب کو حاصل ہی نہیں ہوئی ؛

۲۔ دوسرا عظیم الشان نام قرآن کریم کا الکتاب ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ابتدا ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے۔ آلمٓ۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ یہ نام بھی قرآن کریم کے اندر بار بار آیا ہے۔ اور کتب سے مشتق ہے جس کے معنے لکھنے کے ہیں۔ گویا اس میں اس کے لکھا جانے کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ اسی وقت سے آپ نے اس کے لکھنے کا بھی اہتمام فرمایا۔ بلکہ اس کے لکھنے والوں کے متعلق بھی ایک پیش گوئی ہے۔ بایدی سفرۃ کرام بررۃ۔ یعنی اس کے لکھنے والے بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچیں گے۔ چنانچہ اس کے اول کاتب حضرت ابو بکر جیسے انسان تھے۔ جو بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک ہوئے۔ پھر جس قدر بڑے آدمیوں نے قرآن کریم کی کتابت کی ہے ایسے معزز آدمیوں نے دنیا میں کسی کتاب کی کتابت نہیں کی۔ بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہ قرآن کریم کی کتابت کرتے رہے۔ جیسے عمر بن عبد العزیز۔ اور نگ زیب ؛

۳۔ ایک نام قرآن کریم کا الذکر ہے۔ اور بعض جگہ دوسری صورت میں ذکری اور تذکرہ بھی آیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ذکر کے معنے عربی زبان میں یاد دلانے اور شرف کے ہیں۔ اول معنے کے لحاظ سے اس نام کے رکھنے میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اسکی تعلیم ان باتوں کو یاد دلاتی ہے۔ جو انسان کی فطرت کے اندر مستور ہیں۔ گویا اس نام میں اسلام کے فطری مذہب ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوسرے معنے کے لحاظ سے الذکر نام میں یہ اشارہ ہے۔ کہ اس کو قبول کرنے والے اور اسکی نصائح پر عمل کرنیوالے دنیا میں شرف حاصل کریں گے۔ جیسا کہ ایک جگہ فرمایا۔ وانہ لذکر لک ولقومک۔ اور دوسری جگہ فرمایا۔

فیہ ذکرکم۔ جہاں ذکر کے معنے شرف کے ہیں +

۴۔ ایک نام **الفرقان** ہے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ فرقان کے معنے ہیں فرق کر دینے والا۔ اور مراد اس سے ہے حق و باطل میں فرق کر دینے والا۔ گویا قرآن کریم کی تعلیم ایسی کھُلی کھُلی ہے۔ کہ حق و باطل میں کھلا فرق کر دیتی ہے۔ اس لئے یوں بھی فرمایا۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ دین اسلام میں کوئی جبر نہیں۔ کیونکہ رشد اور گمراہی یعنی حق اور باطل کھُلے کھُلے الگ ہو گئے ہیں +

۵۔ ایک نام **الھدیٰ** ہے۔ یہ بھی کثرت کے ساتھ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ہدایت سے یہ مراد ہے کہ یہ انسان کو راہ دکھا کر اس کے کمال تک پہنچاتا ہے +

۶۔ ایک نام **التنزیل** ہے۔ وانہ لتنزیل رب العالمین۔ گویا یہ انسان کا کلام نہیں۔ بلکہ منجانب اللہ وحی ہے +

۷۔ ایک نام **حکم** ہے۔ اور **حکیم** **محکم** اور **حکمۃ** بھی فرمایا۔ کذالک انزلناہ حکما عربیا۔ ان اسماء میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ قرآن کریم مضبوط فیصلے کرتا ہے۔ اور اس کے اندر دانائی اور حکمت کی باتیں ہیں +

۸۔ ایک نام **الموعظۃ** ہے۔ موعظۃ للمتقین۔ اس میں لوگوں کے لئے وعظ اور نصیحت کی باتیں ہیں +

۹۔ ایک نام **الشفاء** ہے۔ ھدی وشفاء۔ ساری اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج ہے۔ بلکہ ہر ایک بیماری کا علاج ہے۔ جو انسانوں اور قوموں کو تباہ کر دیتی ہے +

۱۰۔ ایک نام **الرحمۃ** ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے +

۱۱۔ ایک نام **الخیر** ہے۔ یعنی انسان کی کل بھلائی کی باتیں اس کے اندر جمع کر دی ہیں۔ یا یہ کہ سراسر بھلائی ہی بھلائی اس میں ہے۔ اور کوئی نقصان پہنچانے والی اور تکلیف پہنچانے والی بات نہیں ہے +

۱۲۔ ایک نام **الروح** ہے۔ کذالک انزلنا الیک روحا من امرنا۔ اس میں یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ انسان کو حقیقی زندگی اس کلام سے ملتی ہے +

۱۳ - ایک نام البیان ہے۔ اور بتیان اور مبین بھی فرمایا۔ یعنی اس کے اندر ہر ایک ضروری بات کھول کر بیان کر دی گئی۔ اور اچھی طرح واضح کر دی گئی ہے۔ کوئی اجمالی نہیں +

۱۴ - ایک نام البرہان ہے۔ قد جاءکم برھان من ربکم۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اس کے اندر نرے دعوے ہی دعوے نہیں۔ بلکہ دلایل بھی ہیں۔ گویا جس امر کا دعوے کیا ہے۔ اس کی دلیل بھی ساتھ دی ہے +

۱۵ - ایک نام الحق ہے۔ یعنی سچائی۔ گویا سب سچائیاں اس کے اندر ہیں۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے۔ سب حق ہے۔ الحق نام میں اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ یہ دنیا میں مضبوط پاؤں جمالیگی۔ اور کوئی چیز اسے اکھیڑ نہیں سکتی +

۱۶ - ایک نام القیم ہے۔ یعنی قایم رکھنے والی۔ درحقیقت اسی کے ذریعہ سے دنیا کا قیام ہے۔ کیونکہ اگر اس کے ذریعہ سے دنیا میں روشنی نہ پھیلتی۔ تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ پھر یہ صداقت کو بھی قایم رکھتی ہے۔ پھر ایک انسان کو بھی سیدھی راہ پر قایم رکھتی ہے۔ پھر اس کے اندر کوئی ٹیڑھا پن نہیں +

۱۷ - ایک نام المھیمن ہے۔ یعنی حفاظت کرنے والی۔ وانزلنا الیک الکتاب مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ۔ یعنی کل سابقہ کتابوں کی جو اس سے پہلے آچکیں حفاظت کرنے والی ہے۔ ہر ایک صداقت جو ان کتابوں میں اس قابل تھی۔ کہ اُسے باقی رکھا جائے اسکی حفاظت قرآن کریم نے کر دی +

۱۸ - ایک نام المبارک ہے جس کے معنے ہیں۔ کثیر خیرہ دائم برکتہ یعنی وہ جسکی برکات کبھی منقطع نہیں ہوتیں۔ جہاں توریت اور انجیل کے ذکر ساتھ قرآن کریم کا ذکر کیا ہے۔ وہاں کوئی ایسا لفظ بھی بڑھا دیا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اس کتاب کی خیر و برکات ہمیشہ تک ہیں پہلی کتابوں کی طرح منقطع نہ ہو جائیں گی +

۱۹ - ایک نام حبل اللہ ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ یعنی یہ اللہ تک پہنچانیکا ذریعہ ہے کیونکہ حبل کے معنے ذریعہ ہیں +

۲۰ - ایک نام اس کا مصدق بھی ہے۔ کیونکہ دنیا میں یہی ایک کتاب ہے جس نے دنیا کے سارے

نبیوں کی تصدیق کی۔ اور ان پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ؀

۱۲۔ ایک نام اس کا النور بھی ہے۔ وانزلنا الیکم نوراً مبینا۔ نور وہ چیز ہے۔ جس سے امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی جو روشنی ڈالی۔ اس نے سب چیزوں میں امتیاز پیدا کر دیا۔ کھرا کھوٹا۔ کامل ناقص۔ بھلا بُرا سب الگ الگ نظر آگئے۔ اور یہ وہ نور ہے۔ جس نے دین کی ساری تاریکیوں کو دُور کیا۔ شرک کی ظلمت۔ توہمات کی ظلمت بت پرستی کی ظلمت انسان پرستی کی ظلمت۔ حرص و ہوا کی ظلمت۔ رسم و رواج کی ظلمت غرض سب ظلمتوں کو پاش پاش کر دیا۔ اَور بھی کئی ایک اسماء قرآن کریم کے آئے ہیں۔ سر دست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ان اسماء سے بھی ظاہر ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے اس پاک کتاب کے مختلف نام رکھ کر یہ بتا دیا ہے۔ کہ ہر ایک قسم کی ضرورت اس کے اندر پوری کر دی گئی۔ گویا اگر ایک طرف اکملت کا دعویٰ ہے۔ کہ اس کتاب کو ہم نے کامل کر دیا۔ تو دوسری طرف اس کے کمال کے مختلف پہلوؤں کو مختلف اسماء میں ظاہر کر دیا ہے ؀

ووکنگ کی تازہ ڈاک

انگلستان میں نمازِ عید الفطر

مخدومی مکرمی و معظمی سلمکم اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

الحمد للہ رب العالمین۔ یہ عاجز راقم الحروف بخیریت بروز جمعہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء وارد ووکنگ ہوا۔ چونکہ مولوی صدر الدین صاحب امام مسجد بوجہ کثرت کاروبار دفتر و اشغال تبلیغ بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ اور ان کی صحت اچھی نہیں رہی آں مکرم نے حالات عید الفطر تحریر کرنے کا اشارہ مجھے فرمایا۔ لہٰذا یہ چند سطور تحریر کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ بزرگان قوم و ملت کی فرحت قلبی کا موجب ہوگا ؀

حضرات، عید مبارک سے ایک دن پہلے یعنی ۳۱ جولائی ۱۹۱۶ء کو یک بیک جناب مولنا صاحب کی طبیعت کسل مند ہو گئی۔ ضعف ہو گیا۔ تمام جسم برف کی طرح سرد ہو گیا۔ نبض ساقط شدہ

معلوم ہوتی تھی۔ گھر بھر کے جملہ احباب اُن کی تیمارداری میں مصروف ہو گئے۔ حیران تھے۔ کہ کل عید ہے۔ اور ان کی یہ حالت نازک ہو گئی ہے۔ پچھلے سال تو بارش کا خوف تھا۔ اور دعائیں مانگتے تھے۔ کہ الٰہی دن اچھا رہے۔ اور اب کی مرتبہ مولنا صدرالدین صاحب کی بحالی صحت کے لئے دعائیں کی جا رہی ہیں۔ الحمد للہ۔ وہ دعائیں سنی گئیں۔ حضرت رب العلمین نے اپنے خاص فضل و کرم سے بطور نشان صحت بخشی۔ اور دوسرے دن ایک جم غفیر کے روبرو تقریر کرنے کی طاقت بخشی۔ اگرچہ رات بھر ان کو اچھی طرح سے نیند تو نہ آئی۔ مگر کرشمہ خداوندی سے دوسری صبح کو ہم نے ان کو صحیح و تندرست پایا +

یکم اگست منگل کے دن دس بجے سے اول اول لنڈن۔ کیمبرج۔ برائی ٹن وغیرہ وغیرہ اطراف سے پرانے اور نئے مسلم احباب آنے شروع ہو گئے۔ چونکہ پندرہ پندرہ اور بیس بیس منٹ کے بعد تازہ ٹرین آ جاتی ہیں۔ ان میں اکثر ہمارے احباب مرد و خواتین تشریف لاتے رہے۔ ۱۱ بجے کے قریب تمام احاطہ و مکان مرد و زن سے پُر ہو گیا۔ دن بہت گرم تھا۔ خوب دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ درختوں کے سایہ تلے نماز کا انتظام کیا گیا۔ ایک وہ دن تھا۔ کہ اس سنگلاخ زمین میں کوئی فرد واحد بھی اللہ اکبر کہنے والا نہ تھا۔ یا آج پانچویں عید مبارک کی نماز پڑھانے کا موقع مبارک جناب مولوی صدرالدین صاحب بی اے کو مسجد ووکنگ میں ملتا ہے۔ اور سینکڑوں بندگان خدا جن میں ہندی مصری افریقی انگریزی وغیرہ شامل ہیں۔ اور ان کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہیں +

ہر جمعہ کو مجمع لنڈن میں ہوتا ہے۔ اور بدھ اور اتوار کو خاص ووکنگ شریف میں ایک خاصہ مجمع ہو جاتا ہے۔ جس کے متعلق ہفتہ وار حالات بطریق رپورٹ برائے اطلاع ہندوستان کے اکثر اخبارات میں شائع ہوتی ہیں۔ نماز عید مع تکبیرات مولوی صاحب کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ جو لوگ نماز میں شامل تھے۔ ان کی تعداد دو صد تھی۔ ان کے علاوہ ایک سو کی تعداد ان لوگوں کی تھی جن کے دلوں میں اسلام کی محبت ہے۔ جن جن بندگان کے نام مجھے مل سکے وہ ذیل میں درج ہیں +

نومسلم - مسٹر شیر ملر مع زوجہ ۲ عدد۔ لارڈ ہیڈلے بالفاہم مع فرزندان ۳ عدد۔ وائی کونٹ میاہب الرحمن صلاح الدین احمد۔ خاندان ڈاکٹر تیمور ۲ عدد۔ خاندان مسٹر آمنہ ۳ عدد۔ خاندان مسٹر رابرٹسن ۴ عدد۔ خاندان مسٹر محمد اشرف جاول ۵ عدد۔ خاندان مسز فریڈرک صدیقہ ۴ عدد۔ خاندان مسٹر حبیب اللہ لوگرو۔ خاندان مسٹر سکاٹ ۳ عدد

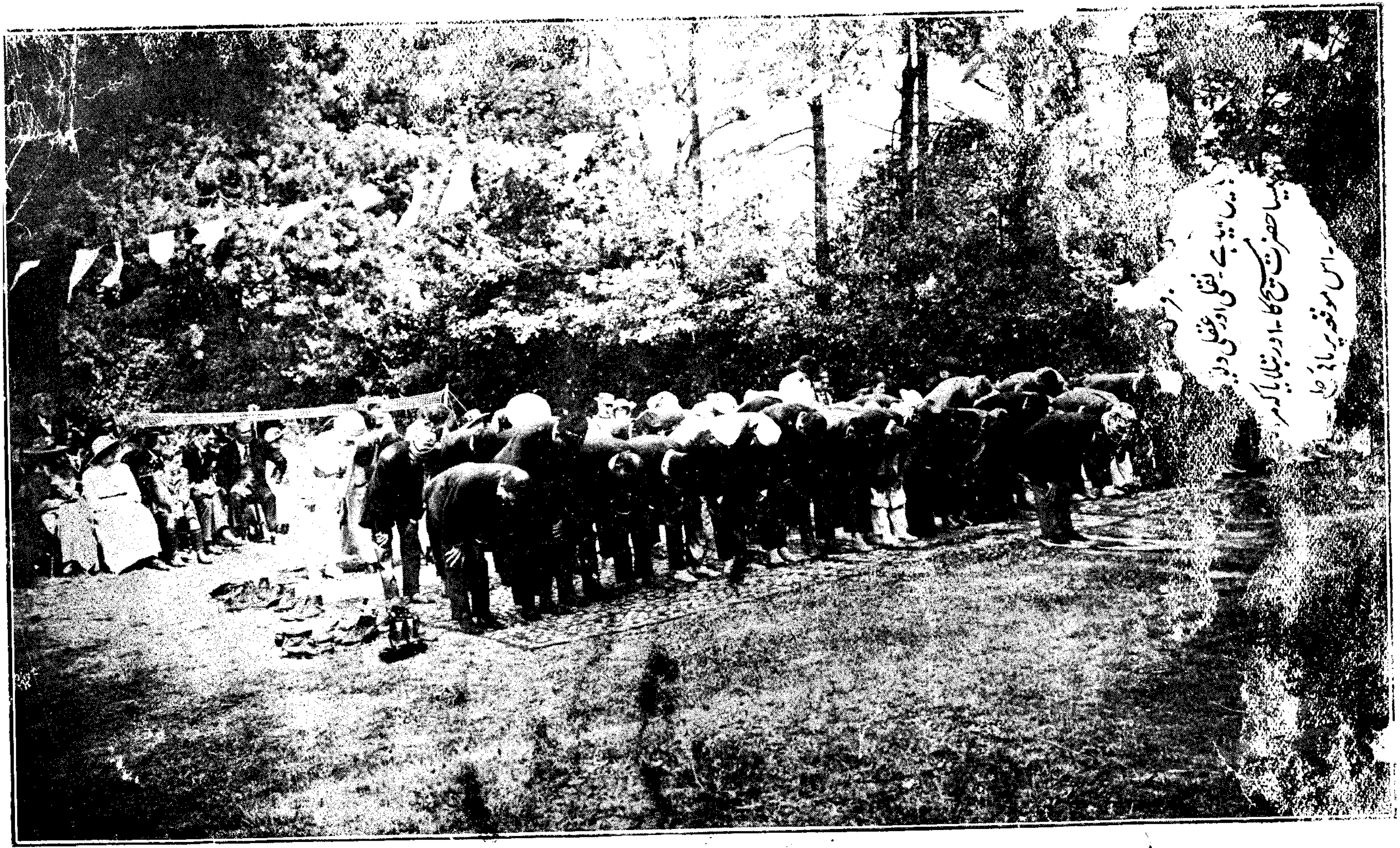

BRITISH, EGYPTIAN, PERSIAN, ARABIAN, AFRICAN AND INDIAN MUSLIMS AT PRAYERS IN THE PREMISES OF THE WOKING MOSQUE ON THE AUSPICIOUS OCCASION OF THE EID, 1ST AUGUST, 1916.

خاندان مسٹر یحییٰ سٹوو۔ خاندان مسز احمد سیٹھ مع والدہ وہمشیرہ و بچہ گان۔ مسٹر خالد شیلڈرک۔ مسٹر شمس الدین ٹم۔ خاندان مسز جنبت گارڈنر۔ مسٹر دوسی محمد مع اہلیہ واحباب۔ خاندان صفیہ مع بچہ گان۔ مس میگا ڈاہن مع احباب۔ مس پال۔ مس طاہرا۔ مس فرحت۔ مس حفیظہ۔ مس عفیفہ۔ مس امینہ سکسی۔ رابرٹسن خاندان مسٹر والٹر۔ مسٹر فیلڈ مع مسز ابنلڈ واحباب۔ مسٹر ولیم سیفو۔ خاندان مسٹر بیچ۔ مسٹر مادمن

ہندوستانی مسلم۔ شیخ مشیر حسین بیرسٹر و اقبال حسین و مبشر حسین قدوائی صاحبان سرور قدوائی۔ سیٹھ سلیمان بمبئی۔ پرنس عبدالکریم کوچین۔ پارسی شاپورجی۔ عبدالغنی۔ عبدالواحد۔ عبدالرحیم۔ فاروقی۔ مسٹر عرفان علی بیرسٹر۔ خواجہ محمد اسمٰعیل مع احباب۔ مسٹر یحییٰ بیگ حیدرآبادی نواب زادہ محمد امین الدین صاحب بڑودہ۔ ملک فیروز خان ٹوانہ۔ ملک سلطان علی خان ٹوانہ سید احسان البکری مصری۔ شیخ سلیمان مصری سوڈانی مع احباب۔ خیر النساء ترکنی مع ہمشیرہ خود صوفی عنایت خان مع سٹاف۔ مسٹر عبدالمجید خان بلشا ایرانی۔ سرور خان وغیرہ وغیرہ +

مفصلہ ذیل برٹش نو مسلم احباب کی طرف سے خطوط اور تار وصول ہوئے جنمیں انہوں نے اپنے عدم شمولیت پر اظہار افسوس فرمایا +

جنرل میجر ڈکسن۔ کپتان عبدالرحمن مس گریو۔ کپتان نصر اللہ بگلاسن۔ لفٹنٹ اسد اللہ خان بیری گفرڈ۔ کپتان گارڈن۔ میجر نور جمال لیگ۔ عطاء الرحمن شیخ جلال الدین محمد۔ شہزادی صالحہ مصری۔ لیڈی کبولڈ۔ پروفیسر امین وائے منٹ۔ پروفیسر نور الدین سٹیفن۔ پروفیسر ہارون مصطفےٰ لیون۔ مسٹر ڈولے رائٹ۔ سیدی حمیدہ بیگم بیری گفرڈ۔ عبدالقادر سمتھ رضیہ +

اس مختصر جماعت میں برطانوی۔ ہندوستانی مصری۔ فرانسیسی بلجیمی۔ انگریز وغیرہ [illegible] کے لوگ موجود تھے۔ اور سرخ اور سفید سیاہ رنگوں والے ایک خدائے واحد کے پرستار [illegible] دیکھے جاتے تھے۔ اسلامی اخوت میں رنگین۔ امیر و غریب سفید و سیاہ بلا تمیز امارت وغیرہ [illegible] فرش پر بیٹھے خلف بیٹھنا فخر خیال کرتے تھے۔ دوران خطبہ میں مولوی [illegible] صاحب [illegible] نے اسلامی اخوت اور محبت کی مثالیں حضرت رسول کریم [illegible] اور صحابہ کرام کی [illegible] زندگی میں سے دکھلائیں خطیب کے [illegible] جولائی ۱۹۱۶ء کو یک بیک جلسے۔ تو یہ رپورٹ بہت طویل ہو جائیگی۔ ہاں اس کا لب لباب [illegible] کی طرح سر د ہو گزرتا ہوں +

خطیب نے اپنی مؤثر اور دل کش ایک لمبی تقریر میں اسلام کا خدا سامعین کو دکھلایا۔ جو تمام عالموں کا پیدا کرنے والا ہے۔ پھر جملہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر روحانی معلم آئے۔ وہ سب کے سب ایک ایک قوم کے لئے آتے۔ اور ان کی تعلیم و ہدایت مختص الزمان و مکان کے لحاظ سے تھی۔ اور زمانہ ان کے تابعین نے غلطی سے ان بزرگوں کو خدا یا خدا زادہ قرار دیدیا۔ سید الانبیا علیہ السلام نے جو سب سے آخر آئے فراخ دلی سے تمام سابقین انبیا علیہم السلام کی نبوت کی تائید کی۔ اور جو جو الزامات ان پاک لوگوں پر لگائے گئے تھے تردید کی۔ اور اپنا مبعوث ہونا تمام جہاں کی طرف تبلایا۔ چونکہ اس مجمع میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے پرستار بہت سے موجود تھے۔ خطیب نے خاصکر اس نیک اور بزرگ نبی کا ذکر کیا اور کھول کھول کر بتایا۔ کہ ابن مریم میں کوئی خاص صفات الٰہی نہ تھے۔ ان کی پیدائش و حیات اور موت عام ابن آدم کی طرح سے تھی۔ اور ان کی بعثت بھی ایک خاص قوم کی طرف تھی۔ جو نورات کے متبع تھے پھر رسول پاک کے سوانحہ بیان فرمائے۔ اور آنحضور کی اس وسیع قلبی کا ذکر فرمایا۔ کہ کس طرح سے آنحضور نے نجران کے پادریوں کے وفد کو جو آپ کی رعایا تھی۔ اتوار کے دن اپنی مسجد میں گرجا کرنے کی اجازت بخشی۔ اور بتلایا۔ کہ ہم اُس محبوب خدا صلعم کی اُمت میں ہیں جس نے یہ وسیع قلبی آج سے سو اتیراں صدیاں پہلے دکھلائی۔ آج اس مذہب دنیا میں مسلمان تو کیا۔ اگر کوئی عیسائی کسی ایسے گرجا میں چلا جاوے جس کے خیالات گرجا گھر کے پادری صاحب سے کسی ایک مسئلہ میں مختلف ہوں تو وہ وہاں سے فوراً نکال دیا جاتا ہے۔ اور اُس کے ابدی جہنمی ہونے کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔ گویا بہشت اور دوزخ پادری صاحب کے زیر فرمان ہیں۔ العجب۔ میں تمام دنیا کے جملہ مذاہب کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی کتابوں میں سے قرآن کریم کی سورہ فاتحہ جیسی تعلیم نکال کر دکھلا دیں۔ وہ ہرگز ہرگز نہ دکھلا سکیں گے۔ مذہب اسلام فطری مذہب۔ جو بات منواتا ہے وہ دلیل سے اور جو چھوڑاتا ہے وہ دلیل سے۔ پھر خطیب نے فرقہ اناث کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گناہ عورت کی غلط کاری سے دنیا میں آیا ہے۔ نقلی اور عقلی دلائل سے حاضرین کے ذہن نشین کرایا کہ یہ عقیدہ بھی ویسا ہی غلط ہے جیسا حضرت مسیح کا۔ اور بتلایا کہ مرد و عورت فطرتاً پاک پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور بتلایا بہشت ماں کے پاؤں تلے ہے۔ اس موقعہ پر مائی حلیمہ سے جو سلوک حضرت نبی کریم نے فرمایا تھا مفصل بیان

کیا۔ پھر کفارہ مسیح کے مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ اور بتلایا کہ یہ بات کسی ذی ہوش انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ زید کے پھانسی پانے سے بکر کا گناہ معاف کس طرح ہوگیا۔ کسی عدالت نے آج تک فیعل کر کے نہیں دکھلایا۔ کہ زید قتل کرے اور پھانسی بکر دیا جائے۔ پھر خدا تعالیٰ ایسا لغو قانون کیسے رائج کرسکتا ہے۔ کہ اس کا نیک اور پاک بندہ دشمنوں کے ہاتھ سے ستایا جائے۔ اور صلیب پر کھینچا جائے اور وہ درد اور کرب کی حالت میں ایلی ایلی لما سبقتانی پکارے۔ اور لوگ اسکی موت سے نجات پاجائیں میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ اگر کفارہ خون مسیح پر ایمان رکھا جائے۔ تو حضرت مسیح کی وہ تعلیم بالکل بے سود ہو جاتی ہے۔ جو انہوں نے واقعہ صلیب سے چند روز پہلے پہاڑی پر دی۔ اور جو انسان کو نیک اعمال کرنے کی طرف ترغیب دیتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ پاک دل انسان خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر اسلام کے دو اصول بیان کئے۔ تعظیم لامر اللہ و شفقت علی خلق اللہ۔ اسکی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ رسولؐ نے دیکھا۔ کہ ایک نے پیاسے کتے کو پانی پلانے کی خدمت میں بہشت حاصل کرلیا اور ایک نے بلی کو باندھ بھوک سے مار ڈالنے کے عوض میں دوزخ میں جگہ پائی۔ غرضیکہ ہر طرح سے خطیب نے اپنی بے بدل تقریر میں سامعین کو محظوظ کیا۔ نماز کی تکبیروں سے تمام میدان گونج اٹھا

اس سعید اور مبارک تہوار پر دو مس خواتینوں نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان اس مجمع میں امام صاحب کے ہاتھ پر کیا۔ یہ ہر دو خواتین جمعہ اور اتوار کے جلسوں اور واعظوں میں شریک ہوتی رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ استقامت کی توفیق بخشے۔ آمین +

پلاؤ سیویاں قورمہ وغیرہ جو اس موقع کے واسطے تیار کرایا گیا تھا۔ حاضرین کے لئے میزوں پر چنا گیا جس کو انہوں نے نہایت خوشی سے تناول فرما کر مشکور فرمایا۔ اس قدر جم غفیر کے واسطے اس قدر لذیذ اور زیادہ مقدار میں کھانا طیار کرانا اس ملک میں آسان بات نہیں ہے۔ اس کا سب کا سب کریڈٹ ہمارے مکرم امام صاحب کو ہی ہے۔ جنہوں نے باوجود اپنی اس قدر نازک علالت کے وقت اپنے ماتحتوں کو برابر ہدایت کرکے تیار کرایا۔ جزاک اللہ احسن الجزا +

ہماری نومسلم ہمشیرگان نے جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔ بکمال شفقت اور محبت سے کھانا کھلانے اور برتن وغیرہ کے اہتمام کو سرانجام دیا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض خواتین نے اعلان نہیں کیا۔ مگر نمازوں میں شامل ہوتی ہیں +

شریفہ بیگم ہاول سمتھ۔ سلامت۔ زہرا سلیمہ۔ زبیدہ۔ زیتون۔ حفیظہ۔ فرحت عصیفہ۔ ابنہ مس ع۵ پال بس ع۵ لوگر۔ صفیہ۔ صدیقہ۔ نسیمہ۔ سیفہ۔ مسز سٹنگ۔ طاہرا ۔

دو بجے کھانا ختم ہوا۔ تو پھر ۴½ سے ۵ بجے تک چاء نوشی کا انتظام کیا گیا۔ اس وقت حاضرین کی تعداد ۳۰۰ کے قریب تھی۔ چاء کے بعد مہمانوں کی روانگی کا وقت آگیا اگرچہ انکا دل اس پرفضا جگہ سے جانے کو نہ چاہتا تھا۔ آخر رفتہ رفتہ رخصت ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ رات کے کھانے پر ۸۰ مرد و زن موجود تھے۔ جو سب کے سب نومسلم تھے۔ ان میں شاید کوئی ہوگا جس نے اعلان نہ کیا ہوگا۔ جو لطف اس عید مبارک پر لوگوں نے حاصل کیا۔ اس کا نقشہ الفاظوں میں بیان کرنا میری بے بضاعتی پر دال ہے فالحمدللہ اللھم زد فزد

(دستخط عبدالقیوم ملک بی۔ اے علیگ)

بقلم بلال نور احمد یکم اگست ۱۹۱۶ء

تختگاہِ امن

امن اور سلامتی کا مفہوم اسلام میں ایک غالب مفہوم ہے۔ یہاں تک کہ خود لفظ اسلام کے معنے میں صلح کا مفہوم ہے۔ اسلام سکھاتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیونکر صلح رکھ سکتا ہے۔ اور اسکی مخلوق کے ساتھ کس طرح۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلح اور اس ذات پاک کی کامل فرمانبرداری ہے یعنی کسی بات میں اسکی مخالفت نہ ہو۔ اور اُسکی مخلوق کے ساتھ صلح یہ ہے۔ کہ انسان ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرے۔ چنانچہ انہی دو مفہوموں کو ادا کرنے کے لئے فرمایا۔ بلےٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ جو شخص کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرتا ہے۔ اور دوسروں کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ وہ اپنے رب سے اجر پائیگا۔ اور ایسے لوگوں کو کوئی خوف نہیں اور نہ وہ حزن کریں گے۔ ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان کو ملتا ہے۔ اور وہ اس پر امن اور سلامتی کی دعائیں کرتا ہے۔ اسی لئے اسلام کا تحیہ السلام علیکم ہے۔ بلکہ بہشت میں بھی مسلمانوں کا تحیہ یہی سلام ہے۔ فرمایا۔ وتحیتھم فیھا سلام

اور بہشت کے اندر سلامتی اور امن کا ایسا کامل نقشہ کھینچا ہے۔ کہ فرمایا۔ لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما الا قیلا سلاما سلاما جنتی کہ خود بہشت کا نام دار السلام ہی رکھا ہے۔ یعنی امن کا گھر۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اپنے اسماء میں بھی ایک نام السلام ہے۔ یعنی ہر قسم کی سلامتی کا سرچشمہ +

اب تو ایک عالمگیر جنگ نے حالات کو بدل دیا ہے۔ اور اس وقت لوگوں کی ساری توجہ جنگ کی طرف ہی ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک عارضی بات ہے۔ موجودہ جنگ سے پہلے ایک وقت تھا جب دنیا میں ایک ہوا صلح اور امن کی خواہش کی چل رہی تھی۔ اور جنگ کے بعد ضروری ہے۔ کہ پھر وہی ہوا چلے۔ اس خواہش کے اظہار میں اس ضرورت کو تسلیم کیا گیا تھا۔ کہ دنیا کے لئے ایک تختگاہ امن ہونا چاہئے۔ جہاں سب قومیں اپنے معاملات اور تنازعات کو امن کے ساتھ طے کر سکیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر نیک کام کی بنیاد ہر ضرورت حقہ کا اصول اسلام لئے ہی دنیا میں قایم کیا ہے۔ اسلام کی اس قدر صلح اور امن کی تعلیم چاہتی تھی۔ کہ وہ اس بارہ میں بھی کوئی پیش قدمی کرتے چنانچہ ایسے تختگاہ امن کی بنیاد ڈیڑھ سو سال ہوئے۔ جزیرہ نمائے عرب میں رکھی گئی۔ جب سے عرب کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ اسی وقت سے عرب کے اندرونی فسادوں اور خانہ جنگیوں کا نظارہ بھی نظر آتا ہے۔ خانہ جنگی سے تو کوئی ملک بھی خالی نہیں رہا۔ اندرونی جھگڑے بھی ہر جگہ ہوتے رہے اور قوموں کے مختلف ٹکڑوں اور مختلف قبیلوں نے ہمیشہ اپنے ہمسروں پر غالب آنیکی کوشش کی لیکن یہ جنگیں اور یہ جھگڑے ہمیشہ اور ہر جگہ غیر معمولی حالت تصور کی جاتی رہی ہے۔ اور معمولی حالت ہر ملک کی صلح اور اتفاق ہی کی رہی ہے۔ لیکن عرب میں اس کے خلاف تھا۔ یعنی وہاں خانہ جنگیوں کی حالت معمولی حالت تصور ہوتی تھی۔ ان کا بڑا شغل ہی دن رات یہی تھا۔ کہ ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرے۔ اور اس کے اموال و املاک کو چھین لے۔ اور قوموں میں بعض خاص وجوہات کے پیدا ہونے پر جنگ شروع ہوتا تھا۔ اور اس لئے ہر جنگ کے لئے کوئی نہ کوئی معقول وجہ ہوتی تھی۔ مگر عرب میں کوئی معمولی سے معمولی بہانہ صد سالہ جنگ کے لئے کافی ہو جاتا تھا۔ ایک موقعہ پر ایک گھوڑ دوڑ میں کسی کے گھوڑے کو نقصان پہنچانا ایک خطرناک جنگ کا موجب ہوا۔ دوسرے موقعہ پر ایک قرضخواہ کے بندر کو مار ڈالنے کا نتیجہ ایک بڑی لڑائی کی صورت میں ظاہر ہوا +

مگر ان تمام خوفناک حالات کے اندر اس شبانہ روز سلسلہ جنگ کے درمیان ایک خاص بات

عرب میں نظر آتی ہے۔ جو دنیا کے کسی ملک میں نظر نہیں آتی۔ اس ملک کے اندر جہاں ادنی بہانہ پر جنگ شروع ہوجاتے تھے۔ ایک خاص مقام ایسا نظر آتا ہے۔ جو قدیم زمانہ سے ہر قسم کی جنگ کے شور و شغف سے پاک نظر آتا ہے۔ یہ مقام حرم کہلاتا ہے۔ اور یہ خانہ کعبہ اور اس کے گرد کے کچھ علاقہ پر مشتمل ہے۔ جس کے اندر جنگ قطعاً ممنوع ہے۔ اسکی حدود کے باہر اگر خطرناک جنگ بھی ہو رہی اور کوئی فریق ان حدود کے اندر آکر پناہ لے لے۔ تو اُسے کوئی تکلیف دینے کا مجاز نہیں۔ نہ صرف اس خاص مقام کو ہی یہ عزت حاصل ہے۔ بلکہ اس کے متعلق جو اور ضروریات ہیں۔ ان میں بھی اسی بات کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ یہ مقام یعنی حرم جہاں مشہور خانہ کعبہ واقع ہے۔ عرب کے تمام ملک کے لئے ایک سالانہ اجتماع کا مقام رہا ہے۔ اور اس مذہبی فریضہ کا نام جو اس اجتماع کی صورت میں قایم کیا گیا ہے حج ہے۔ اس گھر کا نام زمانہ قدیم سے بیت اللہ چلا آتا ہے۔ بیت اللہ کے حج کے لئے جو لوگ آئیں۔ وہ بھی کامل طور پر امن میں رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ جانور جو اس صبح کے موقعہ پر قربانی کے لئے لائے جاتے ہیں۔ ان کو بھی کوئی چھیڑ نہیں سکتا۔ چار ماہ سال میں ایسے آتے ہیں جن میں سے کچھ حج کے مہینے ہیں۔ کہ ان مہینوں کے اندر سارے ملک عرب میں جنگ خود بخود بند ہو کر امن کی صورت قایم ہو جاتی ہے۔ عرب جیسی جنگی قوم پر یہ روک کسی ایسی طاقت نے رکھ دی ہے کہ کسی متنفس کو کسی قوم کو اسکی خلاف ورزی کی جرأت نہیں ہوتی۔ خواہ خطرناک سے خطرناک اشتعال ہو۔ جہاں حرمت والے مہینہ کا چاند دیکھا گیا۔ اب مجال نہیں کہ کوئی شخص اپنی تلوار جنگ کے لئے نیام سے باہر نکال سکے۔ تجارتیں قایم ہو جاتیں۔ رستے کھل جاتے۔ خطرناک سے خطرناک دشمن آپس میں مل سکتے۔ بلکہ حدود کے اندر جہاں ساری قومیں جمع ہوتی تھیں جمع بھی ہو جاتے اور ایک دوسرے کو کچھ نہ کہتے۔ یمن الاحضرموت کے رہنے والے خلیج فارس کے کناروں کے لوگ شلم کے بیابان کے رہنے والے حیرہ اور عراق عرب کی حدود کے باشندے سب آپس میں ملتے۔ مگر خاص اوقات (سال کے ایک تہائی) کے لئے اور خاص حدود کے اندر دشمن گویا دشمن نہ رہتے تھے۔ اور اس طرح پر مکہ معظمہ ملک عرب کا ہمیشہ سے تختگاہ امن چلا آتا تھا +

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ مکہ کو یہ عزت یہ شرف کس طرح حاصل ہوا۔ کیوں سارے کا سارا ملک زبردست سے زبردست اقوام اس طرح مکہ معظمہ کی عظمت کے سامنے گردنیں جھکاتی تھیں۔ کیا ان

سب قوموں نے کبھی اتفاق کرکے اس جگہ کو اپنے لئے تختگاہِ امن قرار دیا لیا تھا۔ اور اب وہ اس وعدہ کی پابندی سے پھر نہ سکتے تھے۔ عرب کی اندرونی ملکی حالت ایسی تھی۔ کہ یہ بات ہمارے وہم میں بھی نہیں آسکتی۔ کہ کبھی ایسا معاہدہ قوموں کے درمیان ہوا ہو۔ اور اگر ہوا بھی ہوتا۔ تو عرب کے اندر معاہدہ کی پابندی کو اپنے لئے کون ضروری سمجھتا تھا۔ جو خطرناک اشتعال کے موقعہ پر طبائع پابندی عہد کو نہ چھوڑتیں۔ ایک طرف ان کے دن رات کے جھگڑے ایسی فہمید پر پہنچنے سے مانع تھے۔ دوسری طرف اگر کوئی ایسا سمجھوتہ ہوتا بھی۔ تو عہد کی پابندی سے وہ لوگ اپنے آپ کو اس قدر آزاد سمجھتے تھے کہ اتنے بڑے عہد کا ان میں سینکڑوں نہیں ہزاروں سال تک قایم رہنا محال نظر آتا ہے۔ پھر جنگ کی حالت میں جب ایک فاتح اپنی فتح کے جوش میں اندھا ہو کر دشمن کا تعاقب کر رہا ہو۔ اور اس کے پیش نظر صرف اپنے دشمن کا استیصال ہو۔ تو ایسا معاہدہ اسکی راہ میں کہاں حایل ہو سکتا تھا۔ ملک گیری کی ہوس میں بڑی بڑی مہذب قوموں نے اپنے معاہدات کی کیا عزت کی ہے؛ جہاں ادنیٰ ضرورت بھی پیش آجائے۔ معاہدہ ایک کاغذ کے ٹکڑے سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ بڑے بڑے بین الاقوامی معاہدات کو ایک طاقت نے توڑ دیا ہے۔ اور دوسری نے اپنی خاموشی سے اس فعل کے جواز پر مہر لگا دی ہے۔ اُدھر معاہدہ توڑا جاتا ہے۔ ادھر اس کو ایک امر واقع شدہ قرار دیکر نئے حالات کے ماتحت نیا رنگ اختیار کر لیا جاتا ہے پس ایک جاہل اکھڑ جنگجو قوم کے اندر معاہدہ کی وجہ سے ایسی حیرت انگیز پابندی ہرگز قرین قیاس نہیں۔

دنیا کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ صرف مذہبی اعتقادات کی پابندی ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو سخت سے سخت رکاوٹوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ ایک مذہبی عقیدہ جب پختہ طور پر دل میں گڑ جاتا ہے۔ تو پھر کوئی چیز اُسے دور نہیں کر سکتی۔ اور سینکڑوں اور ہزاروں سالوں تک نسلاً بعد نسل یہ عقیدہ چلا جاتا ہے مذہبی عقیدہ ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں ایک ایسی چیز رہا ہے۔ جس کے سامنے سب گردنیں بلا چوں و چرا جھک جاتی ہیں۔ اور کسی شخص کو جرأت نہیں ہوتی۔ کہ اُسے علی الاعلان توڑ سکے۔ پس مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ کی جو عظمت عرب میں ہمیشہ سے رہی ہے۔ اسکی بنا ضرور ہے۔ کہ کوئی بہت قدیم مذہبی عقیدہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ کوئی زمانہ عرب کی روایات اور عرب کی تاریخ میں ہمیں ایسا نہیں ملتا۔ جب خانہ کعبہ کو یہ عظمت حاصل نہ ہو۔ اور اس سے بھی مزید تائید اسی خیال کی ہوتی ہے۔ کہ خانہ کعبہ کی عظمت عرب میں کسی نہایت ہی قدیم مذہبی عقیدہ کی بنا پر رہی ہے۔ اس کے متعلق حسب ذیل شہادت سر ولیم میور کی قابل ذکر ہے۔ میور اپنی

کتاب لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھتا ہے :-

"حرم یعنی وہ مقدس قطعہ زمین جو مکہ کے اردگرد چند میل تک پھیلا ہوا تھا۔ اس کو پاک سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کے اندر کوئی جنگ وجدل یا حملہ نہ ہو سکتا تھا۔ اور ایسے قدیم زمانہ سے جس سے آگے کوئی پتہ نہیں چلتا۔ سے ایسا ہی سمجھا جاتا تھا۔ سال میں چار مہینے مقدس سمجھے جاتے تھے۔ تین پے در پے آتے تھے۔ اور ایک علیحدہ تھا۔ اس حصہ سال میں متفق طور پر جنگوں کو ملتوی کر دیا جاتا تھا۔ ہر ایک قسم کی عداوت کے خیالات دبا دئے جاتے تھے۔ اور سارے عرب کے اندر امن کی حکومت ہوتی تھی۔ ان اوقات میں عرب کے ہر گوشہ سے حاجی امن کیساتھ مکہ میں آسکتے تھے۔ اور مختلف مقامات پر میلوں میں کثرت سے وہ لوگ جاتے تھے۔ جن کو تجارت یا مشاعروں کا شوق یا قومی ہمسری کا خیال لے جاتا تھا"

ایک اور موقعہ پر میور لکھتا ہے :-

"روایات قومی اس بات پر اتفاق رکھتی ہیں۔ کہ ایسے قدیم زمانہ سے جس کے آگے کوئی پتہ نہیں چلتا۔ خانہ کعبہ عرب کے تمام کناروں تک کے لئے حج کا مرکز رہا ہے۔ اس قدر وسیع تابعداری ضروری ہے۔ کہ کسی بہت ہی بعید زمانہ سے شروع ہوئی ہو۔ اور ایسی ہی قدامت کا اعتراف مقامی عبادت یعنی حج کی ضروری رسومات کعبہ اور اس کے سنگ اسود زمین حرم اور مقدس مہینوں کے لئے کرنا پڑتا ہے"

یہ دونوں حوالے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ مکہ کی عزت اور حرم مقدس کی حرمت کسی نہایت ہی قدیم مذہبی عقیدہ کی بنا پر تھی۔ اور وہ ایسا قدیم زمانہ تھا۔ کہ اس سے پہلے کسی اور روایت کا پتہ نہیں چلتا۔ اسی قدامت کی طرف ہی قرآن کریم اشارہ فرماتا ہے۔ جب کہیں اس کو بیت العتیق کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ اور کہیں فرماتا ہے۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین۔ بیت العتیق کے معنے ہیں قدیم گھر۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عرب کے اندر یہ گھر اس نام سے مشہور تھا۔ اور یہ جو فرمایا کہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا۔ وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ اور جو مبارک اور سب قوموں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادتگاہ مقرر نہیں کی گئی۔ اور اسی لئے اسے یہ عزت

دی گئی۔ کہ اسکی حرمت کو تمام دنیا میں ایک ممتاز رنگ دیا گیا جو دنیا کی اور کسی عبادتگاہ کو حاصل نہیں تاکہ یہ اسکی قدامت پر ایک نشان ٹھیرے۔ اسکی طرف قرآن کریم اشارہ فرماتا ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابة الناس وامنا۔ جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کا مرجع اور اُن کے لئے امن کا مقام بنایا۔ اور پھر اس مقام کی عزت کے امتیاز کو ظاہر کرنے کے لئے ہے فرمایا۔ اولم یروا انا جعلنا حرما امنا ویتخطف الناس من حولہم۔ کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو امن کا مقام بنایا۔ اور اس کے اردگرد تو یہ حال ہے۔ کہ لوگ آج تک لئے جاتے ہیں یعنی ایک ایسے ملک میں جہاں دن رات جنگ جاری ہے۔ اور خود مکہ کے اردگرد بھی امن نہیں۔ یہ کیسا عجیب نشان ہے۔ کہ اس حرم کی حدود کے اندر کوئی شخص جنگ نہیں کرسکتا۔ بلکہ اس کے اندر داخل ہوتے ہی خطرناک دشمن بھی ایک دوسرے پر دست درازی نہیں کرسکتے۔ قرآن کریم نے جس قدر دعاوے خانہ کعبہ اور حرم کے متعلق کئے ہیں۔ ان پر تاریخ کی صریح شہادت ملتی ہے ؞

پس دنیا میں ایک ہی مقام کو یہ عزت ملی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ سے صلح کا مرکز اور تختگاہ امن رہا ہے اور خطرناک سے خطرناک جنگجو قوموں کو تاریک سے تاریک جہالت کے زمانوں میں یہ جرأت نہیں ہوئی کہ اس تختگاہ امن کی عزت کو توڑ سکیں۔ اور یہ مقام امن اس وقت سے چلا آتا ہے۔ کہ اس سے پیچھے تاریخ یا روایات قومی بھی نہیں جاتیں۔ پس یہی وہ مقام ہے۔ جس کے متعلق آئندہ کے لئے بھی وثوق سے کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ ہمیشہ دنیا کی لڑائیوں اور جھگڑوں سے محفوظ رہے گا۔ اور ساری دنیا کے لئے یہ امن کا مرکز ہوسکتا ہے۔ یہ صرف دنیا کی گذشتہ تاریخ کی بنا پر ہی یہ نتیجہ مبنی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے صراحت سے پیشگوئیاں کی ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکہ معظمہ کو ہمیشہ کے دنیا میں ایک امن کا مقام ٹھیرایا گیا ہے۔ اور گذشتہ تیرہ سو سال کی تاریخ اس پیشگوئی کی صداقت پر مہر لگاتی ہے۔ یہ پیشگوئی قرآن کریم میں کئی جگہ ہے۔ یہاں صرف ایک موقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ فیہ ایات بینات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان امنا۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ یہاں مکہ معظمہ کو امن کا مقام قرار دینے کے علاوہ کچھ اور بھی نشان بیان کئے ہیں۔ اور وہ کل کھلے نشان نہیں ہیں۔ اس میں مقام ابراہیم اور اس کا مقام امن ہونا اور اس کا حج ہوتے رہنا مقام ابراہیم ایک تو ظاہر ہی خانہ کعبہ میں موجود ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا مقام ہے۔ جو ہمیشہ سے اسی

نام سے موسوم چلا آیا ہے۔ ایک طرف بائیبل میں حضرت ابراہیم کے ذکر میں ہم کسی بیت اللہ کا ذکر پاتے ہیں۔ دوسری طرف کوئی ایسا معبد نہیں جس کے ساتھ ابراہیم کے تعلق کا کوئی ظاہری نشان موجود ہو سوائے خانہ کعبہ کے جس میں مقام ابراہیم موجود ہے۔ بلکہ خود بیت اللہ کے لفظ سے بھی دنیا میں صرف ایک ہی گھر مشہور ہے۔ یعنی خانہ کعبہ۔ پس ظاہری مقام ابراہیم تو یوں خانہ کعبہ کے لئے ایک نشان ٹھیرا کر اس نے بتا دیا۔ کہ ابراہیم والا بیت اللہ وہی بیت اللہ ہے۔ جو کعبہ کے نام سے مشہور ہے مگر ایک روحانی مقام ابراہیم بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم زمانہ قدیم میں جو مذہب کے سب سے بڑے امام ہیں۔ اور دنیا کی تین عظیم الشان قوموں میں وہ امام مانے جاتے ہیں۔ یعنی یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں میں پس روحانی طور پر مقام ابراہیم اس طرح پر نشان ٹھیرا۔ کہ وہ عظمت جو ابراہیم کو حاصل تھی۔ اس لئے کہ ان کے ذریعہ سے کئی قوموں میں توحید پھیلی۔ وہ اب اس رسول کو حاصل ہوتی جس کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے۔ اور دنیا کی مختلف قومیں توحید کا سبق اسی مقدس گھر سے سیکھیں گی گویا جس طرح ابراہیم توحید کا امام گذشتہ زمانے میں تھا۔ اسی طرح آیندہ نسلوں کے لئے خانہ کعبہ توحید کا مرکز ہوگا۔ دوسرا نشان اس کا مقام امن ہونا ہے۔ جو کوئی اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں آگیا۔ یہی وہ نشان ہے جس کا ذکر خصوصیت سے ہم بیان کر رہے ہیں۔ علاوہ اس ظاہری امن کے کہ جنگ وہاں نہیں ہوتی۔ اور اُسکی حدود کے اندر خطرناک دشمن بھی آپس میں لڑ نہیں سکتے۔ ایک اور امن کا بھی ذکر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ یعنی یہ کہ اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہونگے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ظاہر امن کے اندر ایک روحانی امن کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کیونکہ جس طرح جنگ اور طاعون جسموں کو ہلاک کرتی ہے۔ اسی طرح دجال روحانی ہلاکت کا ذریعہ ہے۔ پس خانہ کعبہ میں ایک تو ظاہری نشان امن یہ ہے۔ کہ یہاں لوگ آپس میں جنگ نہ کریں۔ مگر چونکہ اس بات کا تعلق صرف انسانوں کے خیالات سے تھا۔ اور لوگوں نے اس کو یوں ٹالنا چاہا۔ کہ باہمی معاہدہ سے ایسا امتیاز خانہ کعبہ کو حاصل ہو گیا ہوگا۔ اس لئے اسکی تائید میں ایک دوسرا ظاہری نشان امن کا بتا دیا۔ کہ طاعون کی مرض بھی یہاں کبھی نہ ہوگی جس سے اللہ تعالےٰ کا عظیم الشان طاقت اور علم کا پتہ لگتا ہے۔ کیونکہ باوجودیکہ شام کے ملک میں اکثر طاعون کا دورہ ہوتا رہا۔ اور مکہ والوں کے تعلقات آمد و رفت کے ہمیشہ وہاں رہے۔ مگر مکہ معظمہ کو خدا تعالےٰ نے طاعون سے ہمیشہ پاک رکھا ہے۔ اور اس

ظاہر امن کے ساتھ باطنی امن کی طرف بھی اشارہ کیا۔ کہ یہاں دجال بھی داخل نہ ہو سکیگا۔ تیسرا نشان جو خانہ کعبہ کو دنیا میں ممتاز کرتا ہے۔ یہ ہے کہ اس کا حج ہمیشہ ہوتا رہیگا۔ اور کسی حال میں کسی زمانہ میں حج نہیں رکیگا۔ سو اس پر بھی تیرہ سو سال کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ دنیا میں کوئی طاقت خانہ کعبہ کے حج سے لوگوں کو نہیں روک سکی۔ اور جیسے گذشتہ میں نہیں روک سکی۔ آیندہ بھی نہیں روک سکیگی +

پس دنیا میں ایک مکہ معظمہ ہے۔ جو جسمانی اور روحانی طور پر ہمیشہ سے امن کا مقام رہا۔ اور ہمیشہ تک امن کا مقام رہیگا۔ گویا امن و امان کے لئے یہ دنیا کا جسمانی اور روحانی دونوں طور پر مرکز ہے +

مسلم کانفرنس پیکن ۱۹۱۶

یہ ایک بڑی مبارک علامت ہے۔ کہ ہمارے برادران دینی کل روئے زمین پر اس خطرہ کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ جو بعض دوسرے مذاہب کے واعظین اور پجاریوں کی غلط بیانیوں سے جو وہ اسلام کے متعلق کرتے ہیں پیدا ہو رہا ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو عقل اور نور قلب دونوں کو مطمئن کر سکتا ہے۔ جو تمام نسل انسانی کے لئے ایک سلسلہ اخوت قایم کرتا ہے۔ خواہ وہ سیاہ رنگ کی یا سفید کی۔ اور جو سارے مذاہب کے پیشواؤں اور سارے انبیا کی عزت کرتا ہے۔ جو کوشش چین میں ہمارے بھائی کر رہے ہیں۔ اس پر ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور ان کی کانفرنس کی رپورٹ اور قواعد کو خوشی سے شایع کرتے ہیں +

اڈیٹر اسلامک ریویو

اگر مذہب سچا نہیں تو وہ قایم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر اس کے اصول نہیں تو یہ پھیلایا نہیں جا سکتا۔ اگرچہ ہمارا سلسلہ اخوت خوب مضبوط ہے۔ اور دور دراز تک پھیلا ہوا ہے۔ لیکن اگر ہم صداقت کی اشاعت کے لئے کوشش نہ کرتے رہیں گے۔ اور نئی ضروریات پیش آمدہ کے مطابق طریق اختیار نہیں کرینگے۔ تو گو ہماری شوکت کتنی بلند نظر آئے۔ مگر یہ دیرپا نہ ہوگی +

موجودہ وقت بحث مباحثہ اور تحقیق کا زمانہ ہے۔ اور جو شخص آگے قدم نہیں اٹھاتا۔ ضرور ہے کہ وہ پیچھے ہٹ جائے۔ جہاں ترقی رُک جائیگی۔ ضرور ہے کہ وہاں تنزل شروع ہو جائے۔ سچائی خواہ کتنی بھی عظیم الشان اور پرشوکت کیوں نہ ہو۔ اصول خواہ کتنے ہی گہرے اور وسیع کیوں نہ ہوں کوئی سلسلہ یا کوئی جماعت تھوڑے وقت میں بہت بڑی نہیں بن سکتی۔ نہ ہی زوال اور تنزل کے آثار پیدا ہونے سے محفوظ رہ سکتی ہے +

ہم مسلمانوں نے تمام اسلامی طریقوں کو بغور دیکھا ہے۔ اور ہم یقین کامل کے ساتھ صداقت اور اصول کے مالک ہیں جس وقت سے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔ جس کو تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ آپ کے بڑے بڑے پیروؤں کی قابلیت سے ہم نے بہت فایدہ اُٹھایا ہے۔ اللہ ہی ہمارا ہادی و ناصر ہو۔ ہمارا مذہب مدت سے ہر ملک میں داخل ہو چکا ہے۔ ہمارے ہم مذہب زمانہ دراز سے ہر جگہ پہنچ چکے ہیں۔ چین میں ہماری تعداد کروڑوں تک پہنچ چکی ہے دیہاں اصل یعنی چینی زبان میں جو لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ پانچ کروڑ سے دس کروڑ تک تعداد ظاہر کرتا ہے) اور ان کے باہمی تعلقات نہایت ہی خوش گوار ہیں۔ وہ نہایت مضبوطی سے صحیح عقیدہ پر قایم رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی تمام ذمہ داریوں اور سارے فرایض کو احسن طریق پر سرانجام دیا ہے۔ وہ گورنمنٹ کے لئے بھی بڑے مفید اور اس کے بڑے معاون ثابت ہوئے ہیں۔ سوسائٹی کی عامہ بہتری اور اصلاح میں بھی انہوں نے بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ کون ہے جو ہماری عزت نہیں کرتا؟ کیا ہماری خوشحالی قابل رشک نہیں؟ لیکن تاپنچو خاندان کے خاتمہ سے لے کر آج تک رواجات کی پابندی میں سب چینی لوگوں میں انحطاط کے آثار نظر آتے ہیں۔ ہماری سوسائٹی پر بھی اس کا ایک اثر ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں نے ایک قسم کی علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اور بیرونی لوگوں سے تعلق نہیں رکھا۔ ہم اپنی اچھی باتوں کو دیکھنے میں مصروف رہے ہیں اور دوسروں کی باتوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ ہم اپنے فرایض کی ادائیگی سے بے خبر رہے ہیں۔ اور اپنے کام کی کامیابی اور ناکامی کی چنداں پرواہ نہ کرتے ہوئے علیحدہ کھڑے رہے ہیں۔ حالات کی یہ صورت موجودہ زمانہ تک چلی آئی ہے۔ اور اب ہم سب کو خطرہ صاف صاف نظر آ رہا ہے +

(باقی آیندہ)

مسلمانوں کا قومی نشان

جس کو

مصر کے امیر کبیر اسمٰعیل پاشا عاصم نے اپنے کارخانہ

الفابریقۃ الوطنیۃ المصریۃ

میں

اپنے قومی بھائی مسلمانوں کے لیے مسلمانوں سے بنوایا

ہندوستان بھر میں صرف 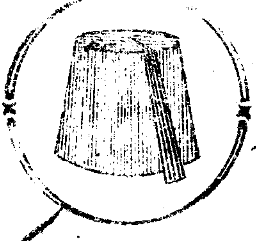 خاتون اسٹورز دہلی

مصر کی بنی ہوئی اعلیٰ درجہ کی ترکی ٹوپیاں

بیچتا ہے

بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے آپ کو ترکی ٹوپی پہنی اور کہیں نہ کہیں سے خریدنی ہی پڑتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اچھی چیز کو چھوڑ کر کہیں سے بُری چیز خریدیں۔ آپ یقین کر لیں کہ اصل مصری ساخت کی ترکی ٹوپی سے بہتر ٹوپی آپ کو کہیں سے مل ہی نہیں سکتی۔ اس کی بانات اتنی صاف اور ملائم ہے کہ مٹھی میں لے لیجئے تو شکن نہ پڑے۔ رنگ اور شیپ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اقسام اور قیمتیں معلوم کرنے کے لیے ہم کو لکھیے

خاتون سٹورز فوارہ چاندنی چوک دہلی

فاونٹین قلم زنگی سنہ ۱۹۱۶ء

سنہ حال تک کی تمام ترمیمیں اور ایجادیں اس قلم میں موجود ہیں۔

اس سے زیادہ کارآمد قلم آپ دس روپیہ خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کرسکتے۔

ساخت نہایت خوشنما اور پائدار ہے ۱۴ قیراط سونے کی مضبوط لچکدار نب ہے اور نوک اریڈیم (جو سب سے قیمتی اور نہ گھسنے والی دھات) کی ہے جو ہمیشہ بہت کام دیتی ہے۔

اگر اتفاق سے قلم کا کوئی حصہ ٹوٹ جاوے تو بہت کم قیمت پر ہمارے یہاں سے منگا سکتے ہیں۔

اگر کسی صاحب کے پاس سونے کی نب کا بیکار قلم موجود ہو یا کسی اور وجہ سے بدلنا چاہیں تو مناسب قیمت زنگی قلم کے قیمت میں سے مجرا دیجا سکتی ہے

اگر آپ غور کریں تو آپ فوراً سمجھ لینگے کہ ایک ہی قلم سے سالہا سال تک لکھنے میں کیا لطف آتا ہوگا یہ لطف آپکو اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ جب آپ زنگی قلم سے لکھیں ایک مرتبہ خرید نیکے بعد کسی قسم کے مزید خرچ کی نوبت نہیں آتی کیونکہ زنگی کے سونے کے نب میں مطلق زنگ نہیں لگتا اور نہ کبھی نوک گھستی ہے۔

خراب سے خراب کاغذ پر بھی ہمیشہ روانی اور صفائی کے ساتھ چلتا ہے۔

کسی خاص قسم کی سیاہی کی ضرورت نہیں ہوتی معمولی سیاہی یا گھلا ہوا رنگ جس میں ریت یا گوند وغیرہ نہ ہو خوب کام دیتا ہے۔

فیکٹری سیل کمپنی چاندنی چوک دہلی

دوائیوں کے تیل

مذکورۂ ذیل دوائیوں کے تیل۔ دوائیوں کے تیل کے دو تین بُوند
پاؤ آدھ سیر دوا کے فایدہ دیتے ہیں اور کوٹنے پیسنے کی تکلیف سے بچتے ہیں۔
اور آسانی سے پی سکتے ہیں۔

(۱) روغن صندل } سوزاک کے لیے نہایت درجہ مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ... (۶/)
محصول ایک سے چار شیشی پانچ آنہ .. .. (۵/)

(۲) روغن اجوائن } قے اور بدہضمی کے ایک ہی دوا ہے قیمت فی شیشی (۶/) محصول چار تک (۵/)

(۳) روغن سونٹھ } یہ بھوک کو بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ... (۵/)
محصول ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے .. .. (۵/)

(۴) روغن سونف } پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کے لیئے مفید ثابت ہوا ہے قیمت فی شیشی (۴/)
محصول ایک سے چار شیشی تک .. .. (۵/)

(۵) روغن دارچینی } یہ دارچینی کے ملائم چھلکوں سے بنا ہے اور یہ چیز نہایت خوشبودار ہے
قیمت فی شیشی (۶/) محصول ایک سے چار تک .. .. (۵/)

(۶) روغن لونگ متلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہے قیمت فی شیشی (۴/) محصول (۵/)

(۷) روغن لیمو ہے گویا ابھی درخت سے توڑے ہوئے لیمو کا خوشبو دیتا ہے۔ ،، ،، (۸/) ،، (۵/)

(۸) روغن پیپرمنٹ } پیٹ کے درد بدہضمی اور ریاح کے خارج کرنے میں یہ ایک بہت مشہور
دوا ہے قیمت فی شیشی ۱۰/ محصول .. .. (۵/)

(۹) روغن الائچی } متلی اور ہچکی کو بند کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے قیمت فی شیشی (۶/)
محصول ایک سے چار شیشی تک .. .. (۵/)

پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

جوہر عشبہ مغربی مرکب بہ چوب چینی کے ۱۴ فوائد

جن کی تصدیق بامقابل انگریزی عشبوں کے ایک دنیا کر چکی ہے۔ ذیل کے فوائد ملاحظہ ہوں۔

فائدہ (۱) جن کی تصدیق [illegible] مریضوں نے استعمال کر کے سرٹیفکیٹ دیئے ایسے مریض جن کو کبھی آتشک یا سوزاک ہو چکا ہو اور کسی حصے جسم کی جلد پر سیاہی آ جائے جیسے اکثر جسم پر [illegible] داغ پڑ جاویں یا جوڑوں اور پنڈلیوں میں درد ہو تو یہ مرکب استعمال کرنے سے تمام دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

فائدہ (۲) جن کی تصدیق [illegible] مختلف [illegible] بوجہ خرابی معدہ و جگر [illegible] بند ہو جانے سے [illegible] پاؤں چلنے سے [illegible] اس مرکب کے استعمال [illegible]

فائدہ (۳) جن کی تصدیق [illegible] پھوڑے پھنسیاں [illegible] ہو جاتے ان کو [illegible]

فائدہ (۴) جس کی تصدیق [illegible] سخت [illegible] اور ان سے [illegible]

فائدہ (۵) [illegible]

فائدہ (۶) جس کی تصدیق [illegible]

[illegible] کے استعمال سے ناسور سوکھ گیا اور زخم بھر گئے۔

فائدہ (۷) جس کی تصدیق ۲۴ بیمار کر چکے ہیں۔ ان کو چوٹ [illegible] درد تمام بدن اور پنڈلیوں میں [illegible] اسکی [illegible] اور درد جاتا رہا۔

فائدہ (۸) جس کی تصدیق ۴ عورتیں کر چکی ہیں کہ ان کے [illegible] زخم [illegible] پانی جاری رہتا تھا [illegible] ایام [illegible] سخت درد ہوا کرتی تھی [illegible] ایام باقاعدہ ہو گئے اور زخم کا پانی بند ہو کر چہرہ سرخ ہو گیا۔

الغرض یہ مرکب عشبہ و چوب چینی وغیرہ کا

نہایت [illegible] سب سے بہتر عمدہ و مصفیٰ خون ہے۔ جہاں بہت سے انگریزی عشبے ناکارہ اور نقصان رساں ثابت ہوئے ہیں کیونکہ وہ [illegible] مزاج اس ملک کے [illegible] بنائے جاتے ہیں [illegible] اس جوہر کا [illegible] بہت اچھا اثر ہوتا ہے [illegible] دور ہو جاتی ہیں۔

ثبوت ہمیں اس جوہر کے استعمال سے پہلے

وزن کر کے لکھ لو۔ اور ایک ماہ بعد پھر وزن کراؤ۔ وزن کا بڑھنا ہو جائیگا۔

پچاس برس

سے یہ جوہر ملک کے مختلف حصوں میں تجربہ کیا گیا ہے اور اہل ملک نے مان لیا ہے کہ [illegible]

مہتمم شفاخانہ یونانی [illegible] لاہور

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنے والے جواہر نور العین کا

[illegible] ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور جواہرات اور مختلف قسم کے سرمہ کی تو
اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں کیونکہ اس کی ایک سلائی سے چند منٹ میں [illegible] ہے۔ دھند۔ دھندلی دور
[illegible] ضعف بصارت اور [illegible] ایک ہفتہ میں [illegible] پڑبال۔ موتیا بند اور
[illegible] ایک ہفتہ میں دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے اور عمل جراحی کی حاجت نہیں ہوتی ❊
قیمت فی ماشہ [illegible] دس روپیہ [illegible]
سندات ذیل بغور ملاحظہ فرمائیں

موتیا بند کی اسناد

۳۰ برس اندھی آنکھ کی نظر

بحال ہو گئی۔ جناب جرنیل صالح محمد خاں صاحب حکمران افواج اردلی [illegible] صاحب افغانستان ۱۵ جمادی الثانی [illegible] سے تحریر فرماتے ہیں کہ سپاہی [illegible] محمد کمپنی ۵ پلٹن [illegible] کی بائیں آنکھ کی نظر بالکل بند تھی ڈاکٹر نبی بخش خاں کے نور العین کے ساتھ علاج کرنے سے نظر درست ہو گئی۔ اس لئے یہ چند کلمات بطور تصدیق لکھے ہیں۔ [illegible] عجیب اور خوب دوا ہے

ایک ہفتہ میں موتیا بند دور ہو گیا

کرنیل محمد حسن خاں صاحب حکمران [illegible] ہرات [illegible] ربیع الاول [illegible] میری نظر موتیا بند کے سبب کم سال سے کم ہو گئی تھی۔ عالیجاہ ڈاکٹر نبی بخش خاں کے جواہر نور العین سے میری نظر [illegible] کی طرح بحال ہو کر زیادہ ہو گئی۔

سالہا اندھی آنکھ کی نظر بحال ہو گئی

جمعدار محمد [illegible] بیگ [illegible] کابل [illegible] باعث کم نظر آنکھ [illegible] دو سال سے بند تھی۔ اور بائیں آنکھ کی نظر صرف ایک قدم تھی۔ عالیجاہ ڈاکٹر نبی بخش خاں نے اپنے ایجاد کردہ جواہر نور العین کے ساتھ چار روز تک [illegible] کا علاج کیا جس سے دائیں بند آنکھ کی نظر چار قدم ہو گئی۔ اور بائیں آنکھ کی نظر دس قدم ہو گئی

جواہر نور العین میں مسیحائی اثر کوٹ

[illegible] جناب عبد العزیز صاحب گرداور قانون گو [illegible] ریاست کشمیر [illegible] جواہر نور العین منگوایا تھا وہ [illegible] کی آنکھیں ایک سال سے بالکل بند ہو گئی تھیں ۳ یوم کے استعمال سے صحت یاب [illegible] خدا کے فضل و کرم سے جواہر نور العین ایسا ہے کہ جس میں مسیحائی اثر کوٹ کوٹ کر بھرا [illegible] آنکھیں بالکل پہلی حالت [illegible] روشن ہو گئیں۔ اس سرمہ کے اثر کو دیکھ کر میرے احباب و رشتہ دار حیران ہو رہے ہیں خدا آپ کو جزائے خیر دے ❊

جواہر نور العین کے استعمال سے موتیا بند ہو[ا] دور ہو گیا

جناب حکیم مشتاق حسین صاحب دہلوی [illegible] بنگال [illegible] ۲۴ ستمبر ۱۹۱۵ء [illegible] جب مریض کی آنکھ [illegible] کا علاج آپ کے جواہر نور العین [illegible] خدا کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو گیا [illegible] جناب محمد [illegible] اعتبار رہا ہے۔ [illegible] کی آنکھ میں ایک سال سے موتیا بند شروع ہوا [illegible] انہوں [illegible] جواہر نور العین [illegible] بجائے مہربانی کے دو روپیہ جواہر نور العین نمبر [illegible] کا [illegible] اور [illegible] بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائیں ❊

دس سال کے جالے دور ہو گئے

جناب [illegible] الدین صاحب [illegible] [illegible] جواہر نور العین [illegible] اپنے وعدہ [illegible]

جواہر نور العین کی تعریف میری زبان سے باہر ہے

جناب سید علی محمد صاحب پولیس سرکل انسپکٹر مومن آباد ضلع [illegible] ۴ ستمبر ۱۹۱۵ء آپ کا عطیہ جواہر نور العین صرف ہو گیا حقیقت میں جیسا آپ نے ظاہر کیا تھا اس سے بڑھ کر مفید پایا ہے اس کی تعریف میری زبان سے قاصر ہے۔ امید کہ ایک ماشہ جواہر نور العین درجہ خاص دس روپیہ قیمت [illegible] بذریعہ وی پی عنایت کیجئے ❊

جواہر نور العین سے بہت نفع ہوا

جناب [illegible] سنگھ صاحب [illegible] تحصیل [illegible] ضلع جالون مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۵ء۔ آپ کے ہاں سے جواہر نور العین درجہ اول منگوایا تھا اس سے بہت نفع ہوا۔ لہٰذا دیگر اشخاص کے لئے چار شیشی جواہر نور العین بذریعہ وی پی پارسل جلد ارسال کیجئے

پڑبال کی سند

۲۵ برس کی بند آنکھ کھل گئی

جناب [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible] ۱۳ [illegible] جن کی عمر [illegible] سال ہے۔ ۳۰ سال کا ہوا ہے اس کی آنکھوں میں پڑبال [illegible] بذریعہ [illegible] بال نکلوا [illegible] تھے۔ مگر کچھ عرصہ بعد وہ پھر [illegible] ان سے بڑی تکلیف [illegible] آپ کا جواہر نور العین استعمال کرایا [illegible] پچیس سال کی بند آنکھ کھل گئی ہے اور پڑبال بھی کم [illegible] ہیں۔ [illegible] جواہر نور العین [illegible] ارسال فرمائیں ❊

ڈاکٹر نبی بخش سابق میڈیکل افسر افغانستان۔ لاہور موچی دروازہ

سیرِ عالم

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد | انسان کی روح جسم سے باہر نکل کر عالم بالا میں پرواز کرتی ہے۔ یہ سیر عالم کو سرہانے کے نیچے رکھ کر سونے سے تم سوتے سے پہلے یا سیر عالم سے کہو۔ اور مثلاً مکہ معظمہ یا مدینہ شریف کی سیر دکھا دیگا۔ اور تمہیں ایسا معلوم ہوگا۔ کہ گویا ہوا میں اڑتے اڑتے وہاں کی سیر کر رہے ہو۔ اور جسم تمہارا گھر میں چار پائی پر پڑا ہے۔ ان مزیدار روحانی سیروں سے تم کو ایسی خوشی حاصل ہوگی کہ دنیا بھر کی خوشیوں کو اس کے مقابل میں ہیچ در ہیچ خیال کروگے۔ اور سارے جہاں کا آزاد بادشاہ اپنے آپ کو تصور کروگے۔

مزید براں سیر عالم کے خریدار کو علم مسمریزم مفت سکھایا جاتا ہے۔ **کورس نمبر اول کی تفصیل** پانی پر دم کر کے گھریلو بیماریوں کے علاج بلا دوا کسی کو خط کے ذریعہ سے جو بذریعہ ڈاک اس کے پاس بھیجا جائے۔ متاثر کر کے اپنا ہم خیال بنانا۔ جادو کی انگوٹھی اور کرامانی آلہ بنانا۔ یہ وہی آلہ ہے۔ جسے ایک شخص چند پیسے لگا کر روپوں کے مول بیچتا ہے۔ اس کے بنانے کی ترکیب بھی ظاہر کر دی گئی ہے۔ معمول کیا خود اپنے آپ کو روشن ضمیر بنا کر عالم ارواح کا حال معلوم کرنا کھائی ہوئی چیز کو بتا دینا۔ یہ بتلانا۔ کہ فلاں شخص اس وقت فلاں کام کر رہا ہے۔ حالت روشن ضمیری میں مزمنہ امراض کے علاج تجویز کرنا۔ مردوں سے ملاقات کرنا۔ اپنے دور دراز ملکوں کی خبریں۔ اپنی موت کا حال چھ ماہ پہلے سے معلوم کرنا۔ حاکم یا افسر کو اپنے اوپر مہربان بنانا ؂

کورس نمبر دوم کی تفصیل | اسم اعظم علم النفس کے ذریعہ سے گذشتہ و آئندہ کے حالات معلوم کرنا۔ ہر قسم کی پیشگوئی وغیرہ۔ لطیفہ کے ذریعہ سے ہوا میں پرواز کرنا۔ ہم کشتی عالم تسخیر۔ آسمانی روحوں سے بات چیت جسم وغیرہ تعلیم۔ چھپے ہوئے اسباق نہایت ہی آسان ہیں۔ مبتدی کو ہر روز دس پندرہ منٹ معمولی محنت کرنا پڑتی ہے۔ جیسے کسی عام فہم کتاب کا مطالعہ کر لیا۔ یا اسباق کو دیکھ لیا۔ بات ایک ہی ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ ہمارا سکھانے کا طریقہ دنیا بھر کے عاملوں سے نرالا ہے ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں شاگرد کامیاب ہو چکے ہیں۔ اور سینکڑوں سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ مزید واقفیت کے لئے مرکالٹ یا ہرتک کی اجازت آنی چاہیئے ؂

مزید خبریں

فورچون ٹیلر ایک آلہ حضرت صوفی صاحب کی نئی ایجاد ہے جو ہر قسم کی پیشگوئی کرتا ہے اور ہر ایک سوال کا صحیح جواب پنسل سے لکھ دیتا ہے۔ مزید لطف یہ ہے کہ اس کا عامل بننے کے لئے کسی مشق کی ضرورت نہیں۔ چند ہی منٹ میں آپ یا آپ کا کوئی دوست ہر ایک سوال کا جواب پیدا کر لیگا

آفر دی ڈیتھ | یہ بھی ایک آلہ ہے۔ اس کے ذریعہ سے شاگرد لوگ اپنے مرحوم رشتہ داروں کی روحوں سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ ریویو آف ریویوز کے اڈیٹر مسٹر ڈبلیو اسٹیڈ آنجہانی اکثر لنڈن کیا کرتے تھے۔ علاوہ تحریر کے پر کو ان ہر دو آلات کو ذریعہ سے نہ بنایا جاتا ہے۔ شاگرد ہونے والوں کو ان کے بنانے کا طریقہ مفت سکھایا جاتا ہے۔ مزید واقفیت کے لئے پتہ خوشخط لکھو۔

الراقم

روح معلم (درس گاہ علوم روحانی) دی مسمریزم ہاؤس بکس ۱۲ لاہور

میں کروڑپتی خوبصورت نوجوان ہوں۔

اور ایک نہایت حسین لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ لڑکی پری جمال صابن استعمال کرتی ہو۔ اسی صابن کا میں بھی دلدادہ ہوں۔ (حسن دولت سے بڑھ کر ہے)

پری جمال صابن کیا ہے؟

دہلی کے خاندانی طبیب کی ایجاد ہے۔ چہرہ کو خوشنما بنانیوالا۔ تازہ تازہ خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے جو حسن کو دوبالا کرتا۔ منہ اور بدن کو گورا بنا دیتا ہے۔ اور جلد کی تمام چھائیاں۔ منہ سے داغ دھبے پھوڑے پھنسیاں دور کر دیتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ۔ قیمت صاحب دالی ایک روپیہ ✤

روغن پری بہار گیسو دراز

یہ سر میں لگانے کا خوشبودار پر بہار تیل بالوں کو خوش نما بنا دیتا ہے۔ لمبے اور خوبصورت بال عورتوں اور مردوں کے حسن و جمال میں ترقی دیتے ہیں۔ روح کو تازگی اور دل کو فرحت پہنچاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بال لمبے و سیاہ اور چمکدار اور چمکدار بن جاتے ہیں۔ فی شیشی ۱۰ تولہ قیمت .... (عہ)

سرمہ مقوی البصر یہ خاص خاندانی نسخہ ہے جس میں جواہرات شامل ہیں۔ آنکھ کے تمام امراض میں بے مثل ہے۔ بینائی کو [illegible] دیتا ہے۔ ابتدائی نزول آب میں مفید ہے۔ جالا دھند ظلمت چشم۔ ڈھلکہ کو مفید ہے روشنی بڑھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی بازار فتحپوری

اشتہار عجب العجائب

خضاب لاجواب

مثل بے نظیر ہمارا خضاب ہے گویا جہاں میں آپ یہ اپنا جواب ہے۔

شائقین کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمارا خضاب مدت قدیم سے جس کا دورہ تمام ہندوستان اور برہما وغیرہ تک جاری ہے۔ اور ناظرین خوب جانتے ہیں۔ کہ کمال ہمارا یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو قیمت واپس۔ زیادہ لکھنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ خضاب تیل کی قسم سے ہے۔ ایک مرتبہ استعمال کرنے سے معلوم ہوگا۔ پانچ منٹ میں بحکم خداوند تعالیٰ بال اصلی صورت کے طور پر قائم اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ جلد پر داغ نہیں لگتا۔ علاوہ محصول قیمت فی بکس عہ۔ زیادہ کے خریدار کو فی درجن للعہ۔ خرچہ بذمہ خریدار۔ صرف ایک دفعہ کی آزمائش شرط ہے۔ نوٹ۔ پتہ نہایت صاف مع ڈاکخانہ و ضلع وغیرہ کے نہایت خوشخط لکھیں۔

المشتہر حکیم محمد حسین حکیم سید احمد شاہ بخاری بھنڈاری

بازار بیرون پوسٹ نمبر ۹ بمبئی

ایشیائی ڈرملیپ

بیس سالہ تجربہ

تمام جلدی بیماریوں کے لیے بے نظیر دوائی ہے۔ اس کے بیرونی استعمال سے گنبد [illegible] خشکی پھوڑا۔ داد چنبل۔ سیج [illegible] کسی [illegible] بیماریاں۔ گرمی [illegible] سوزش خارش [illegible] کا [illegible] جانا۔ [illegible] مایوس ہو چکے ہوں۔ علاج اسی [illegible] ہمارا دعویٰ ہے کہ صرف ایک دفعہ لگانے سے ہی [illegible] کے قریب [illegible] ہو جاویگا۔ [illegible] قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک عہ نمونہ [illegible] اس کے متعلق ہمارے پاس متعدد سرٹیفکیٹ ہیں۔

المشتہر ٹی ڈی ڈیا اینڈ کو۔ وزیر آباد

ایک نفع رساں اپنی قسم کی پہلی ایجاد

دل و جان سے دستکاری حکمت کرنے اور مشرق و مغرب کی طبوں کے پیچیدہ اصولوں سے نتیجہ اٹھانے کے بعد مالک کل رحیم کے فضل نے

کوی بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کو

اس قابل کیا کہ وہ خلق اللہ کی تکالیف رفع کرنے کے واسطے ایک ایسی دوائی تیار کریں جو اکیلی ہی قریب قریب تمام امراض کا جو گھروں میں بوڑھوں، بچوں جوانوں مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں جیکی علاج ثابت ہوئی۔

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

واقعی اپنی قسم کی پہلی ایجاد ہے۔ اس کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہو سکتی ہے کہ جگہ جگہ لوگ اس کی نقلیں بنانے کی کوشش میں ہیں۔ قدم قدم پر لوگوں کو امرت دھارا کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کسی کو کوئی تکلیف ہو جھٹ امرت دھارا منہ سے نکلتی ہے۔

جس گھر میں یہ موجود ہے ایک لائق وید موجود ہے۔ لکھوکھا بندگان خدا اس ایجاد سے فائدہ اٹھا چکے ہیں آپ بھی فوراً اسکو منگالیجیے

تمام امراض جو امرت دھارا دور کرتی ہے ہر قسم کی درد سر، کھانسی، دمہ، نزلات، جنب، مونیا، پیٹ درد، [illegible] ہیضہ، بدہضمی اندرونی چھالے، دست، قولنج، اپھارہ، پیچش، قے [illegible] کل امراض معدہ سے، مرگی [illegible] دانتوں کو پانی لگنا، خون یا پاسوڑھا [illegible] وغیرہ کل امراض [illegible] درد کان، زخم کان [illegible] بہرہ پن وغیرہ کل امراض کان۔ [illegible] چھینک [illegible] وغیرہ کل امراض ناک [illegible] ہر قسم کا [illegible] بچھو وغیرہ کا ڈنگ، بخار ہر قسم [illegible] آتشک [illegible] تمام [illegible] بواسیر [illegible] طاعون، سل، تپ دق [illegible] امراض دل [illegible] وغیرہ امراض [illegible] خارش خشک و تر، چھپاکی [illegible] پسینہ [illegible] وغیرہ امراض کو [illegible] لگانے سے دور کرتی ہے۔

بیس ہزار استعمال کنیوالوں کی متفقہ آواز ہے کہ امرت دھارا [illegible] ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے [illegible] تکلیف ہو [illegible] فوراً اسکو لگا دو [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] نصف شیشی [illegible] نمونہ صرف ۸/

احتیاط [illegible] ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کے [illegible] قیمت کا خیال [illegible] فی شیشی [illegible]

خط و کتابت و تار کے لیے پتہ: امرت دھارا [illegible] **لاہور**

غریب امیر اور بیمار اچھے اور اچھے تندرست مفلس دولتمند بے اولاد صاحب اولاد کس طرح ہو سکتے ہیں

تحفہ درویش

عرف

گودڑی میں لال

یعنی

یہ ایک کتاب بعد تجربہ شایع کی گئی ہے جس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے کوئی بدقسمت ہی ہوگا جو فایدہ نہ اٹھائیگا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے مقصدوں میں کامیاب نہ ہو۔ زیادہ لکھنا فضول ہے۔ ذیل میں چند فوائد درج ہیں۔ بے روزگاروں کو روزگار۔ بیماروں کو شفا بے گھروں کے گھر آباد۔ مسافروں کو سفر میں امن غریبوں کو دولتمند بنانا۔ بے اولادوں کو صاحب اولاد۔ طالبعلموں کی کامیابی۔ صبح بون نیکوکاری۔ غرض کسی مصیبت میں مبتلا ہو اس کے مطالعہ سے نجات ہوتی ہے قیمت ٨ ر علاوہ محصولڈاک

بچے۔ جوان۔ بوڑھے

سب اس کو پڑھکر فایدہ اٹھائیں

بوڑھونکو خوشخبری ایک خضاب جو ہم نے بڑی مشکلوں سے بعد مہیا کیا ہے۔ یہ تیل کی مانند ہے۔ اور اس کو استعمال بھی تیل کی مانند کرتے ہیں۔ باندھنا بالکل نہیں پڑتا۔ اور خوبی یہ کہ رنگانے بعد تیل ہی ہو جاتا ہے۔ اور جلد پر کسی قسم کا دھبہ نہیں پڑتا قیمت فی شیشی جو کئی مہینوں کے لئے کافی ہے ۱۲ آنہ

بھجن یا گانا گانیوالوں کیواسطے یہ ٹکیاں خوش مزہ خوش ذائقہ کھاتے ہیں۔ لذیذ صرف ایک ٹکیہ منہ میں رکھنے سے گلا صاف اور سریلا ہو جاتا ہے۔ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ ر

دانت موتی بنالو یہ پوڈر دانتوں میں لگانے سے دانت مثل موتی چمکدار ہو جاتے ہیں۔ اور منہ میں سے خوشبو آنے لگتی ہے۔ کسی قسم کا درد یا کیڑا وغیرہ نہیں لگتا۔ قیمت فی ڈبیہ ٨ ر

دردسر کیواسطے نایاب دوا دردسر کسی قسم کا اور کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو ماتھے پر تھوڑی سی لگانے سے فوراً دردسر جاتا رہتا ہے قیمت فی ڈبیہ ٨ ر

نوٹ آپ صاحبوں کو آزمائش رعایت (۱) ہر ایک چیز کا نمونہ دو آنے کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے۔ اور صرف خضاب کا نمونہ بارہ آنہ اور دو پیسے کے ٹکٹ آنے پر فہرست مفت طلب کریں (۲) ہر صورت میں محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا (۳) ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

پتہ۔ محمد غیاث الدین بانس منڈی۔ انارکلی لاہور

وہ آنکھیں کہاں ہیں؟

جو ہمیشہ دردِ ملت سے خون بار رہتی ہیں۔ وہ دل کہاں ہیں۔ جو مصیبت و فکر مآل سے زخمی ہو رہے ہیں میں چاہتا ہوں کہ وہ میرٹھ کے مشہور مذہبی و اصلاحی رسالہ

اسوۂ حسنہ

کا تحفہ منگوا کر دیکھیں جو سوا دو سال سے نہایت ایمانداری خلوص اور مآل اندیشی کے ساتھ قوم و ملت کی خدمت کر رہا ہے اور جس نے اپنے ناظرین کی معلومات و منظونات اور عادات و اطوار میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس رسالہ میں ہر قسم کی دلچسپی اور مذہب کے متعلق وہ تمام باتیں ہوتی ہیں جن کی فی زمانہ مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ قیمت سالانہ مع محصول ۱ؔ۲ ہے۔ انشاء اللہ آپ یہ رسالہ دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔

المشتہر منیجر رسالہ اسوۂ حسنہ کیمپ میرٹھ

ظلّ السلطان

اگر آپ بہترین خیالات و مضامین کا آئینہ دیکھنا چاہیں تو ظل السلطان کو ملاحظہ فرمائیے۔ جو ماہانہ بھوپال سے شائع ہوتا ہے۔ سالانہ قیمت ہے۔ اس میں زنانہ دلچسپیوں اور اصلاح و تمدن و معاشرت اور تعلیم نسوان کے متعلق اعلیٰ مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اور تین سال کے عرصہ میں جس قدر زنانہ تعلیم کا سواد اس رسالہ نے فراہم کیا ہے اردو میں اسکی نظیر نہیں۔ نمونے کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ مضمون نگاروں کو معاوضہ اور انعام بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے ذخیرہ میں اعلیٰ مرتبت خواتین کی نہایت قابل قدر تصانیف موجود ہیں۔ خصوصاً علیا حضرت فرمانروائے بھوپال اور بیگم جنجیرہ کی تصانیف بھی ملتی ہیں۔ فہرست آدھ آنہ کے ٹکٹ پر بھیجی جاتی ہے۔ المشتہر **محمد مہدی منیجر ظل السلطان بھوپال**

تصاویر نومسلمانان انگلستان فی درجن ۱۰ر۔ فی تصویر ار منیجر رسالہ ہذا سے خریدو

ست سلاجیت یا مومیائی

مقوی اعصاب ہے معدہ و جگر اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔ بدن میں چستی پیدا کرتا ہے۔ انگریزی قیمتی ادویات کے مقابل یہ کم قیمت مفرد دوائی دماغی کام کرنے والوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ کام کے بعد تھکاوٹ بالکل محسوس نہیں ہوتی۔ اگر اسے اکسیر البدن کہا جائے۔ تو مبالغہ نہیں۔ تبت و گلگت کے پہاڑوں سے سلاجیت منگوا کر ست تیار کیا جاتا ہے۔ درد کمر زکام۔ ریزش۔ کھانسی کو رفع کرتا ہے چوٹ کے درد کے لئے تو حکمی علاج ہے۔ ہر موسم میں مرد و زن ضعیف بچہ بغیر کسی پرہیز کے استعمال کر سکتے ہیں۔

قیمت فی تولہ جو قریباً تین ماہ کے لئے کافی ہے ایک روپیہ (عہ) نوٹ۔ قیمت واپس اگر خالص نہ ہو۔

ترکیب استعمال صبح یا شام دودھ کے ساتھ ایک رتی یا ڈیڑھ رتی۔ پرہیز کچھ نہیں ہے۔

المشتہر۔ کارخانہ ست سلاجیت عزیز منزل نولکھا لاہور

اکیس فوٹو

دربار حبیب صلعم کے قابل دید مناظر کے عکسی تصاویر

یہ فوٹو نہایت محنت سے تیار کرائے گئے ہیں۔ پہلے دس فوٹو تیار تھے۔ اب (۲۱) فوٹو تیار تھے۔ اب اکیس فوٹو کا سٹ تیار ہے قیمت فی عدد (۳) اکیس فوٹو کا مکمل سٹ (۶) یا دس فوٹو (۳) علاوہ محصول ڈاک (۱) روضہ شریف حضرت سرور کائنات صلعم کا رنگین فوٹو (۲) کعبۃ اللہ بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اس پر سنہری حروف جو فوٹو میں اچھی طرح پڑھے جاتے ہیں (۳) مدینہ منورہ کا نظارہ (۴) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ (۵) میدان عرفات لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۶) شیطان کو کنکریاں مارنے کا نظارہ یعنی رمی (۷) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۸) جنت المعلیٰ واقعہ مکہ معظمہ جس میں حضرت خدیجہؓ حرم رسول اللہ صلعم اور حضرت آمنہ والدہؓ والدہ حضرت سرور کائنات کے مزار کے فوٹو بھی ہیں (۹) جنت البقیع جس میں مزارات اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبی حضرت عثمان غنی و شہدائے بقیع وغیرہ (۱۰) کعبۃ اللہ کے گرد حاجی طواف کر رہے ہیں (۱۱) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام مجید کی آیت کریمہ منقش ہے۔ وہ فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے (۱۲) روضہ شریف حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سادہ فوٹو (۱۳) مسجد حضرت عائشہ صدیقہ جہاں سے حاجی عمرہ باندھتے ہیں (۱۴) محمل شامی کا میدان عرفات میں قابل دید نظارہ (۱۵) محمل مصری کا شاندار سین (۱۶) پرانے مدینہ میں اسلام کی پہلی مسجد قبا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اول تیار کی اور کرائی (۱۷) سیدنا امیر حمزہ کا مزار جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے (۱۸) بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ (۱۹) حرم شریف بیت المقدس میں رحمت اور توبہ کے دروازے (۲۰) صخرہ یعنی وہ بہشتی پتھر جو مسجد اقصیٰ میں معلق تھا اس کا فوٹو اور مسجد کے اندر کا قابل دید نظارہ (۲۱) بیت المقدس میں مسجد سیدنا حضرت عمرؓ اور شہر کا عام دلچسپ سین۔

یہ وہ نقشے نہیں جو بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں عام طور پر فروخت ہوتے ہیں۔ یہ اصلی فوٹو ہیں۔ اس لئے آپ ان کو منگا کر اپنے مکانوں اور کمروں کو زینت بخشیں۔ روضہ شریف کا رنگین فوٹو قیمت فی عدد چھ آنے (۶) سایز ہر ایک فوٹو ۱۴ × ۱۱ انچ ہے۔ لیکن کمل سٹ کے ساتھ یہ رنگین فوٹو اسی قیمت یعنی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) میں دیا جاتا ہے علیحدہ ۶ کو ملتا ہے۔ مشاہیر ملک کی مختلف رائیں حسب ذیل ہیں۔

ڈاکٹر محمد اقبال ایم۔ اے۔ اماکن مقدسہ کے فوٹو نہایت عمدہ ہیں۔ کوچہ جاناں کی تصویریں عشاق کو کیوں پسند نہ ہوں گی۔ (۲) **آنریبل جسٹس خان بہادر میاں شاہدین صاحب جج چیف کورٹ پنجاب** مقامات مقدسہ کے فوٹو گرافس اور مسجد نبوی کا خاکہ نہایت عمدہ اور دلچسپ ہیں (۳) **مولانا قادری شاہ سلیمان صاحب پھلواروی**۔ ہر مومن کو چاہئے کہ ان نقشوں سے مکان کو آراستہ کرے (۴) **حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب**۔ حرمین شریفین کے نقشے بیشمار بنے ہیں مگر ان تصاویر میں جو بات ہے۔ وہ کسی نقشہ میں نہیں۔ کیونکہ مطابق موقع اور صحیح ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

انگریزی سیکھنے والوں کو مژدہ مشہور عالم کتاب کا سچا اشتہار

انگلش ٹیچر

قیمت ۱ار

بلامدد استاد کے چند روز میں انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ کتاب اکیلی میں اتنے مضامین

اگر حروف کا میلان تلفظ الفظوں کی گردان جمع تذکیر تانیث ماضی وغیرہ کا فرق ترجمہ کرنے قواعد اور مثالیں اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو الفاظ کے محاورے کے جو خاص موقعہ کیواسطے مخصوص ہیں۔ محاورے کے استعمال کا طریقہ فقرے ضرب المثل وغیرہ جو عام بول چال میں استعمال ہوتے ہیں۔ نہایت کارآمد بول چال کے فقرے اور قاعدے ہر موقعہ کی گفتگو بازار کچہری۔ سفر مدرسہ۔ بیماری کھانا وغیرہ کے جیب بات چیت میں کارآمد ڈکشنری الفاظ ہر قسم کے مثل یہ مختلف ہم معنے ذو معنے۔ مذہبی سواری ہتھیار۔ اوزار علوم پیشے جسم مکان زیور درخت وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ درج ہیں۔ خط وکتابت چٹھی لکھنے کے قاعدے۔ آداب والقاب تار بھیجنا سکرل۔ ملازمت تجارت وغیرہ عرضی کے نمونے ہر قسم کے دفتروں کے متعلق قیمت ایک روپیہ تین آنے (عہ) ہے ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند ایجنسی سہارنپور

دو سال کے عرصہ میں دس ہزار جلدیں بک گئیں سررشتہ تعلیم کے ماہرین عالم افسران کی رائیں

جناب سید عبدالباقی صاحب ایم۔ اے رجسٹرار محمڈن کالج علی گڈھ۔ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء میں نے ٹنڈن صاحب کی انگلش ٹیچر کو بہت شوق کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لئے بہت مفید ہے جو انگریزی نہیں جانتے لیکن پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں میں نے چند دیگر انگلش ٹیچر بھی مطالعہ کئے ہیں۔ لیکن ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر سب سے عمدہ ہے **جناب محمد انعام اللہ خاں صاحب ایم۔ اے** پروفیسر انگلش محمڈن کالج علی گڈھ ۲ جنوری ۱۹۱۵ء میں نے ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کو بہت شوق کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتاب نہایت دلچسپ ہے۔ اور دیگر انگلش ٹیچروں سے زیادہ عمدہ ہے۔ **جناب وی ایچ ڈرویڈ صاحب ایم۔ اے** ہیڈ ماسٹر ڈی ایس ہائی سکول علی گڑھ۔ ۵۔ ۲ جنوری ۱۹۱۵ء ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر میری رائے میں سب سے عمدہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے انگریزی کی خاصی لیاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ **۲۲۔ اڈیٹران** اخبارات نے جانچ لیا ہے کہ ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر سب سے اعلیٰ اور لاثانی ہے۔ جو آسان طریقے اور قاعدے ٹنڈن صاحب کی انگلش ٹیچر میں ہیں دوسروں میں نہیں۔ **اودھ اخبار لکھنؤ**۔ ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر انگریزی سیکھنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ جو لوگ انگریزی سیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ان کو خواہش ہو کہ ان کو انگریزی بولنا ترجمہ کرنا چٹھی لکھنا وغیرہ جلدی آجائے۔ وہ اس کتاب کو ضرور منگوائیں۔ انگریزی ایک مشکل زبان ہے۔ جب تک اس کو آسان طریقوں سے نہ سمجھایا جائے۔ وہ بہت دیر میں آتی ہے۔ اس کتاب میں ایسے قاعدے درج کئے گئے ہیں جیسے انگریزی سیکھنے اور سمجھنے میں کوئی دقت نہیں۔ اور پڑھنے والے کو اچھا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ تین آنے (عہ)

ملنے کا پتہ منیجر قیصر ہند ایجنسی نمبر ۱۵۔ سہارنپور۔ یوپی

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری

براہین نیرہ حصہ اول المعروف بہ قرآن ایک خاتم ناطق اور عالمگیر الہام ہے - اردو - قیمت .. .. .. (۱۰ر)

ام الالسنہ - یعنی عربی مبین کل زبانوں کی ماں ہے اردو - قیمت .. .. .. (۱۰ر)

اسوۂ حسنہ - الموسوم بہ زندہ اور کامل نبی اردو (۸ر)

احادیث نبوی کا نمونہ - اقتباس انگریزی (۲ر)

مسلم پریئر " (۴ر)

صحیفہ آصفیہ - تبلیغ بحضور نظام حیدر آباد دکن اردو - قیمت (۲ر)

بنگال کی دلجوئی - انگریزی و اردو - قیمت فی کتاب (۱ر)

مسلم مشنری کے ولایتی لکچروں کا سلسلہ اردو (۱ر)

اور تین عدد " " " انگریزی (۳ر)

مسلم اٹی چیوڈ ٹو ورڈ گورنمنٹ انگریزی - کرشن اوتار اردو - قیمت فی کتاب (۱ر)

اسلامک ریویو و مسلم انڈیا کی جلدیں سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء انگریزی قیمت فی جلد سنہ ۱۹۱۳ء (۶ر) جلد سنہ ۱۹۱۴ء (۶ر)

رسالہ اشاعت اسلام اردو ترجمہ

اسلامک ریویو کے سابقہ پرچے جولائی سنہ ۱۹۱۴ء لغایت دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء (عہ ر)

دیگر مختلف تصنیفات

قرآن کریم کے تفسیری نوٹ - پارہ اول - مرتبہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے اردو (۶ر)

نکات القرآن حصہ دوم ۶ر حصہ سوم (۸ر)

عصمت انبیا (۸ر) غلامی " " (۴ر)

ویسٹرن اویکنگ ٹو اسلام - مصنفہ جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ انگریزی (۱۲ر)

التوحید - جس میں لا الٰہ الا اللہ کی مختصر تفسیر مصنفہ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل - ایم - ایس (۱ر)

طریق فلاح جس میں بت پرستی کی بنیاد اور اس سے بچنے کی آسان راہ مصنفہ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل - ایم - ایس (۱ر)

Miracle of Mohd ﷺ

مصنفہ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا - انگریزی (۱۲ر)

اسلام اینڈ سوشلزم " " (۴ر)

پیغام صلح انگریزی و اردو فی رسالہ (۱ر)

النبوۃ فی الاسلام - نبوت کی اصل غرض و غایت مصنفہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے (عہ ر)

حدوث مادہ " " (۴ر)

جلد اول سنہ ۱۹۱۵ء رسالہ اشاعت اسلام (۸ر)

پتہ:

خواجہ عبد الغنی منیجر اشاعت اسلام بک ڈپو - عزیز منزل احمدیہ بلڈنگس - نولکھا - لاہور

نوٹ - نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ - ناظرین کرام ان کتب کو اپنے حلقہ اثر میں اور غیر مسلم احباب میں مفت تقسیم فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

مروارید ثلاثہ

یہ ہرسہ کتب مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری ہیں۔ جو تین خاص مضامین پر نایاب اور بے مثل کتابیں ہیں۔ جو تفصیل ذیل درج ہیں۔

(۱) **براہین نیرہ حصّہ اول** (معروف بہ زندہ اور کامل الہام) **قیمت** ۔ ۔ ۔ (۱۰/)

اس میں یہ دکھلایا گیا ہے۔ کہ قرآن ایک خاتم اور ناطق الہامی کتاب ہے جس میں تہذیب تمدن کے کامل قوانین موجود ہیں۔ اس ضمن میں مصنف نے ایک حکیمانہ بحث میں موجودہ تہذیب پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے۔ کل مذاہب دیگر کے عقاید اور اصولوں پر نہایت منطقی بحث کی گئی ہے ؏

(۲) **ام الالسنہ** (معروف بہ زندہ و کامل الہامی زبان) قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۱۰/)

یہ کتاب بالکل جدید تصنیف ہے۔ اور جدید مضمون پر لکھی گئی ہے۔ اپنی نوع کی یہ پہلی کتاب اردو انگریزی لٹریچر میں لکھی گئی ہے۔ اس میں یہ دکھلایا گیا ہے۔ کہ عربی الہامی زبان ہے۔ اور کل دنیا کی زبانیں اس زبان سے نکلی ہیں۔ اور ابتدا میں سب ملکوں کے آبا و اجداد عربی الاصل تھے۔ یہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ؏

(۳) **اسوہ حسنہ** (معروف بہ زندہ و کامل نبی) قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۸/)

اس میں آنحضرت صلعم کا کامل نمونہ بحیثیت انسان کامل پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مقبولیت تامہ حاصل کر چکی ہے۔ اس کو پڑھ کر ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہیں۔ اور اگر کوئی کامل نبی ہو سکتا ہے۔ تو آپ کی ذات پاک ہی ہے ✚

نوٹ ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا ؏

احباب ان ہرسہ کتب کے [illegible] رسال فرمانے میں عجلت فرمائیں۔ وگرنہ بعد ازاں مایوسی ہوگی

خواجہ عبدالغنی منیجر اشاعت اسلام بک ڈپو عزیز منزل نولکھا۔ لاہور

ووکنگ مشن فنڈ بڑہانیکی ایک آسان تجویز

اسلامک ریویو کے گذشتہ سالہائے کے پرچے ہم نے اس لیئے نصف قیمت پر کردیے ہیں۔ کہ ان کی قیمت کو ووکنگ مشن کے اخراجات پر لگایا جاوے۔ اسلامک ریویو کے پہلے دو سال کے پرچے قیمت فی جلد عہ اِس لیئے بھی خریدنے کے قابل ہیں کہ ان پرچوں سیاہ ظلمت اور شبِ دیجور تاریکی مین بجلی کا کام کیا۔ ایسے وقت جب اسلام کے چہرہ پر افترا۔ غلط فہمی اور غلط بیانی کی سیاہ چادر پڑی ہوئی تھی۔ اسلامک ریویو نے اس چادر کو پھاڑ اسلام کے منور چہرہ سے یورپین آنکھوں مین چکاچوند کردی مکمل جلد اسلامک ریویو ۱۹۱۵ء کی قیمت (عہ) جو اصلی قیمت سے نصف ہے۔ اور اردو پرچہ ۱۹۱۵ء کی مکمل جلد قیمت عہ + ان پرچوں کو خریدنا ہی بہترین کار ثواب ہے +

پتہ

منیجر دفتر رسالہ اشاعت اسلام۔ عزیز منزل۔ نولکھا۔ لاہور

قرآن کریم کے تفسیری نوٹ

حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کے وجود باجود سے علمی و مذہبی دُنیا بخوبی واقف ہے۔ آپ نے حال ہی میں قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو لندن میں زیرِ طبع ہے۔ اردو خوان پبلک بالخصوص مسلمان احباب کو مبارک ہو۔ آپ نے قرآن کریم کے تفسیری نوٹوں کو اردو میں بھی شایع کرنا شروع کردیا ہے۔ جس کے دو حصہ شایع ہوچکے ہیں پہلے حصہ میں صرف پارۂ اوّل کے نوٹ ہیں اور دوسرے میں جو نکات القرآن کے نام سے شائع ہوا ہے۔ سورہ بقرہ ختم کردیگئی ہے +

قرآن کریم کے تفسیری نوٹ: حصہ اوّل (۶ر) نکات القرآن حصہ دوم (۶ر)۔ حصہ سوم۔ (۸ر)

المشتہر

منیجر رسالہ اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس عزیز منزل۔ نولکھا۔ لاہور

شیر عالم

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد
آلہ شیر عالم کو سرہانے کے نیچے رکھ کر سونیسے
انسان کی رُوح جسم سے باہر نکل کر عالم بالا میں
پرواز کرتی۔ تم سونے سے پہلے شیر عالم سے کہدو
اور وہ تمھیں حسب منشا، مکہ معظمہ یا مدینہ شریف
کی سیر دکھادیگا۔ اور تمھیں ایسا معلوم ہوگا۔ کہ
گویا ہوا میں اُڑتے اُڑتے وہاں کی سیر کر رہے
ہو۔ اور جسم تمہارا گھر میں چارپائی پر پڑا ہے
ان مزیدار روحانی سیروں سے تم کو ایسی
خوشی حاصل ہوگی کہ دُنیا بھر کی خوشیوں
کو اس کے مقابل میں ہیچ و بحتہ خیال کروگے
اور سارے جہان کا آزاد بادشاہ اپنے آپکو
تصور کروگے۔ تجربہ کے لیئے ۱ر کا ٹکٹ یا
بیرنگ کی اجازت۔ پتہ خوش خط۔

الراقم

روح

معلم درسگاہ علوم روحانی دی
مسمریزم ہاؤس بکس ۲۳ لاہور

اُردو زبان کا سب سے بہتر الیلا نیا اور سستا ماہوار مصور رسالہ

راز و نیاز

جس کا پہلا نمبرہ ماہ جولائی ۱۹۱۶ء میں مفصلۂ ذیل عنوانات
دلچسپ مضامین سے مزین ہوکر اعلیٰ درجہ کے کارٹون و فوٹو
لیئے ہوئے نہایت آب و تاب کے ساتھ لال کرتی میرٹھ سے

شایع ہوگیا!

اگر آپنے ابھی تک ملاحظہ نہیں کیا تو نمونہ طلب فرمایئے
یہ تیلی کی بیل کیطرح کسی ایک دائرہ میں چکر نہ لگائیگا نہ کسی ایک
لکیر کا فقیر بنے گا بلکہ دُنیا بھر کی تحریری دلچسپیوں کا بہترین اور

دلنواز مجموعہ ہوگا

حجم ۴۸ صفحے ماہوار۔ قیمت سالانہ ۵ر

راز و نیاز (نمبر اول) کے مضامین

(۱) راز و نیاز اور ہم (۲) پردیسی بلما (۳) سرگزشت بلاکشان
(۴) پیٹر اعظم کا انصاف (۵) بڈھے کی جانکنی (۶) لمعات اکبر
(۷) دلکش غزلیں (۸) ساس اور بہو (۹) کام کی باتیں (۱۰) مفلسی
کا علاج (۱۱) مختلف امراض اور اُن کے ڈاکٹری و یونانی مجربہ نسخے
(۱۲) آل انڈیا چوپال (مرغ خواجہ حسن نظامی کا) حقہ (۱۳) پتھر کا دیوتا (لطیفے)
(۱۴) عجیب و غریب کھیل تماشے (۱۵) "سنہری محبت" ایکشنا نادیمی لحد
نتیجہ خیز ڈراما (۱۶) سچی پیشینگوئیاں (۱۸) انوکھا ساقی نامہ
راز و نیاز سے عورت۔ مرد۔ بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ ہندو۔ مسلمان
عیسائی موسائی سب کو یکساں فائدہ حاصل ہوسکیگا
مینیجر راز و نیاز لال کرتی میرٹھ

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی آہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کی گائیڈ آپ کے پاس نہ ہو۔ کوئی انگریز گائیڈ
کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند ہی نہیں کریگا۔ چاہے اسکے درجنوں دوست وہاں
موجود ہوں شملہ جا کر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو کوئی ولودویدبھوشن
پنڈت ٹھاکردت شرما ئید کی تیار کردہ

شملہ

کو پاس رکھو۔ اس کو پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کر کے لکھا ہے
کل سیر گاہیں۔ میلے۔ پہاڑی لوگوں کے حالات۔ ان کی رسوم۔ گورنمنٹ و کمیٹی کے قواعد
عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان۔ خرید و فروخت کی اشیاء۔ شملہ کے ارد گرد کے بیس بیس
میل تک کے حالات۔ ہر سیر گاہ پر جانے کے وسائل۔ ان کا مفصل بیان اس طرح کیا ہے
گویا پڑھتے ہی آپ سیر کر رہے ہیں۔ وہاں کی بوٹیوں کا بھی بیان ہے۔ جو دیکھنے کے قابل ہے
جو لوگ شملہ جانیوالے ہوں یا شملہ پہنچ گئے ہوں۔ اُن سب کو فوراً اس کو منگوانا چاہیئے۔ آپکا
وہاں دوست ہے بھی تو بھی کتب میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں۔ جو کہ ان کو معلوم نہیں
ہوتیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ جانا نہیں چاہتے۔ اُن کو بھی منگوا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے

لُطف اُٹھانا چاہیئے

کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر رہنما کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو!

قیمت ۸ ------ برائے نام

ملنے کا پتہ: **منیجر کارخانہ امرت دھارا** لاہور

مُفید کتابیں

رہنمائی ریلوے — ہر شخص کو ریل کے سفر میں اس مفید کتاب کو ہمراہ رکھنا چاہئے کرایہ و قواعد ریلوے سب اسمیں درج ہیں قیمت ۱؎

گھر کا درزی — جو چیز چاہو کرتہ پاجامہ قمیض کچھ بھی ہو گھر بیٹھے اس کے ذریعہ سی لو یہ کتاب بڑا کام دیتی ہے قیمت ۵؎

پیام عاشق — اس کتاب کے دو حصہ ہیں اور نہایت دلچسپ طریقے سے عاشقانہ خط و کتابت درج ہے قیمت حصہ اول ۵؎ دوم ۴؎

زندگی کی بہار — از حکیم محمود خان صاحب دہلوی جسمیں کل کیفیت عیش و عشرت مرد و عورت کے تمام مفصل حالات مع علاجات درج ہیں قیمت ۱۲؎

صابن سازی — اس کتاب میں انگریزی دیسی صابن بنانے کے صدہا نسخے درج ہیں بغیر مدد استاد جتنا دل چاہے صابن بنا لیجئے قیمت ۷؎

کھیتی باڑی — ہر قسم کے پیداوار کے بافراط ہونے کی ترکیبیں زمیندار لوگوں کے لئے نہایت مفید کتاب ہے قیمت ۸؎

رنگریز — جس رنگ کے کپڑے رنگتے ہوں اس کتاب کو سامنے رکھکر رنگ لیجئے قیمت صرف ۲؎

معلم انگلش — انگریزی سکھلانے والی عجیب کتاب ہے استاد کی ضرورت نہیں نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؎

ذخیرۂ دستکاری — اس نایاب کتاب میں ہر چیز کے بنانے کی آسان ترکیبیں درج ہیں ہر شخص بلا مدد استاد جو چیز چاہے بنا سکتا ہے مصنف کا حلفیہ دعوے ہے کہ اگر کوئی ترکیب معمولی یا جھوٹی بتائے تو اسکو مبلغ سو روپیہ انعام دیا جائیگا قیمت ۱؎ ۸

قیافہ — علم قیافہ جس سے ہر شخص ہاتھ دیکھکر تمام حال بتا سکتا ہے اسکی تمام ترکیبیں اس مفید کتاب میں لکھی گئی ہیں شائقین ضرور ملاحظہ فرما دیں قیمت صرف ۳؎

تجربات الم — اس کتاب میں تمام بیماریوں کا علاج نہایت مختصر ودر پہ مطلب اردو عبارت میں تحریر کیا گیا ہے واقعی اگر اسکو علم طب کی پاکٹ بک کہیں تو بجا ہے۔ خوبی یہ کہ جو نسخہ ہے وہ آزمودہ اور مجرب ہے قیمت صرف ۵؎

وعظ سکھانیوالی — اس کتاب کے ذریعہ ہر شخص پورا واعظ بن سکتا ہے بہت ہی مفید اور قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ۱؎

ناظم مکتبہ عالیہ دار السلطنت دہلی

القمر دہلی

ایک مشہور علمی - ادبی - اخبار

مقدس و ممتاز علما و مشاہیر اہل قلم کی سرپرستی و نگہبانی میں زینت عالم ہوکر افق دہلی سے نمودار ہوتا ہے

جس میں آجکل سیرۃ الحبیبؐ کا ایک نہایت مفید اور قابل دید سلسلہ شروع ہے - سالانہ چندہ بذریعہ خط کتابت دریافت ہو سکتا ہے

نمونہ کا پرچہ مفت *

منیجر القمر دہلی

دوائیوں کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیوں کے تیل۔ دوائیوں کے تیل کے دو تین بُوند
پاؤ آدھ سیر دوا کے فایدہ دیتے ہیں اور کوٹنے پیسنے کی تکلیف سے بچتے ہیں۔
اور آسانی سے پی سکتے ہیں۔

(۱) روغن صندل — سوزاک کے لیئے نہایت درجہ مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ... (۶/
محصول ایک سے چار شیشی پانچ آنہ ... ... (۵/

(۲) روغن اجوائن — ستے اور بدہضمی کے ایک ہی دوا ہے قیمت فی شیشی (۷/ محصول چار تک (۵/

(۳) روغن سونٹھ — یہ بھوک کو بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ... (
محصول ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ... ... (۵/

(۴) روغن سونف — پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کے لیئے مفید ثابت ہوا ہے قیمت فی شیشی (۴/
محصول ایک سے چار شیشی تک ... ... (۵/

(۵) روغن دارچینی — یہ دارچینی کے ملایم چھلکوں سے بنا ہے اور یہ چیز نہائت خوشبودار ہے
قیمت فی شیشی (۶/ محصول ایک سے چار تک ... ... (۵/

(۶) روغن لونگ — متلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہے قیمت فی شیشی (۸/ محصول (۵/

(۷) روغن لیموں — گویا ابھی درخت سے ٹوٹے ہوئے لیموں کا خوشبو دیتا ہے۔ " " (۸/ " (۵/

(۸) روغن پیپرمنٹ — پیٹ کے درد و بدہضمی اور ریاح کے خارج کرنیمیں یہ ایک بہت مشہور
دوا ہے قیمت فی شیشی ۸/ محصول ... ... (۵/

(۹) روغن الائچی — متلی اور ہچکی کو بند کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے قیمت فی شیشی (۶/
محصول ایک سے چار شیشی تک ... ... (۵/

پتہ
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

میں کروڑپتی خوبصورت نوجوان ہوں۔

اور ایک نہایت حسین لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ لڑکی پری جمال صابن استعمال کرتی ہو۔ اسی صابن کا میں بھی دلدادہ ہوں۔ (حسن دولت سے بڑھ کر ہے)

پری جمال صابن کیا ہے؟

دہلی کے خاندانی طبیب کی ایجاد ہے۔ چہرہ کو خوشنما بنانیوالا۔ تازہ تازہ خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے جو حسن کو دوبالا کرتا۔ مُنہ اور بدن کو گورا بنا دیتا ہے اور جلد کی تمام چھائیاں۔ مُنہ سے داغ دھبے پھوڑے پھنسیاں دُور کر دیتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ معہ صاحبدانی ایک روپیہ +

روغن پری بہار گیسو دراز

یہ سر میں لگانے کا خوشبودار پُربہار تیل بالوں کو خوش نما بنا دیتا ہے۔ لمبے اور خوبصورت بال عورتوں اور مردوں کے حسن و جمال میں ترقی دیتے ہیں۔ روح کو تازگی اور دل کو فرحت پہنچاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بال لمبے و سیاہ اور لچکدار اور چمکدار بن جاتے ہیں۔ فی شیشی ۱۰ تولہ قیمت .... (عہ)

سُرمہ مقوی بصر یہ خاص خاندانی نسخہ ہے اسمیں جواہرات شامل ہیں آنکھوں کے تمام امراض میں بیمثل ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ ابتدائی نزول آب میں مفید ہے۔ جالہ۔ دھند ظلمت چشم۔ ڈھلکہ کو مفید ہے روشنی بڑھاتا ہے قیمت فی شیشی (عہ)

المشتہر حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانہ نورتن دہلی بازار فراشخانہ

اینٹی ڈرما سلپ (بیس سالہ بیمار بچ)

تمام جلدی بیماریوں کے لیئے بے بُو اور بے ضرر دوائی ہے۔ اس کے بیرونی استعمال سے بھگندر پھوڑا پھنسی پھوڑا۔ داد چنبل سرخ باد۔ کسی تیز دھار والے آلہ کا زخم چھیپاں۔ گرھ ناسور۔ خارش دانتوں سے خون بہنا مسوڑوں کا پک جانا۔ دانتوں کو ماخورہ لگ جانا وغیرہ وغیرہ غرضکہ کسی قسم کا اور کیسا ہی پرانہ زخم کیوں نہ ہو جس سے کل دنیا کے ڈاکٹر مایوس ہو چکے ہوں۔ علاج ہفتوں یا مہینوں نہیں کرنا پڑتا ہمارا دعوے ہے کہ صرف ایک دفعہ لگانے سے ہی زخم نصف کے قریب بشرطیکہ درست ہو جاویگا۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ارسالخدمت ہوگا قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک سہ نمونہ ۴ اس کے متعلق ہمارے پاس متعدد سرٹیفکیٹ ہیں +

المشتہر اینٹی ڈرما اینڈ کو۔ وزیر آباد

پاؤں باؤں ہیئر آئل

جنابمن! یوں تو آپ نے بالوں کو لگانے والے ہزاروں خوشبودار تیل دیکھے ہونگے لیکن یہ تیل بھی اپنی بیش قیمت اجزا اور عجائب و غرایب خواص کے لحاظ سے یگانہ روزگار ہے دور سر نزلہ۔ زکام فورًا دور۔ بال سیاہ کرنے گھنے اور گھنگریالے چکدار ملائم بنانے میں اکسیر ثابت ہوا ہے۔ دماغی طاقت کو بڑھانا اسکا اصلی کام ہے۔ اسکی مہک اسقدر تیز ہے کہ شیشی کھولتے ہی خوشبو کی بے انداز لپٹیں آنی شروع ہو جاتی ہیں جسنے ایک موقعہ اس پاؤں باؤں تیل کا استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے اسکا شیدائی بن گیا۔ صرف آزمائش شرط ہے قیمت (۱۲) محصول (۴) ہر ایک شیشی کے ساتھ انعامی چیزیں لفافہ میں

المشتہر مینیجر سلیمان اینڈ برادرز شابیگا ٹینڈٹ سٹریٹ رنگون

ایک سلائی سے اندھی آنکھ روشن کرنیوالے جواہر نور العین کا

بیس روپیہ ماشہ والا خالص ہیرہ بھی مقابلہ نہیں کر سکتا - اور جواہرات اور ہیرہ کے مختلف قسم کے سرمہ کی تو اس کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں - کیونکہ اس کی ایک سلائی سے چند منٹ میں نظر دیگئی - دھند دور - رتوندھی دور دند معدوم - ضعف بصارت اور رو نے پیسے گکرے ایک ہفتہ میں رفع - اور ناخونہ پھولا - پڑبال - موتیا بند اور کا اندھاپن ایک دو ہفتہ میں دور ہو کر نظر بحال ہو جاتی ہے اور عمل جراحی کی حاجت نہیں ہوتی ۔

قیمت فی ماشہ درجہ خاص عـــه دس روپیہ درجہ اعلیٰ للعـــہ درجہ اول عاـ

سندات ذیل بغور ملاحظہ فرمائیں

موتیا بند کی سندات

۳ دن میں اندھی آنکھ کی نظر

بحال ہوگئی - جناب جرنیل صالح محمد خاں صاحب حکمران افواج اردل - ہز میجسٹی امیر صاحب افغانستان - ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ اس تحریر سے بہ عرض ہے کہ سپاہی ملک محمد کمپنی ۵ پلٹن کمپ مسٹ اردل حضور انور کی بائیں آنکھ کی نظر بالکل بند تھی ڈاکٹر نبی بخش خاں کے نور العین کے ساتھ علاج کرنے سے نظر دس قدم ہو گئی - اس لئے یہ چند کلمہ بطور تصدیق لکھے ہیں - کہ دوائی مذکور عجیب اور خوب دوا ہے -

ایک ہفتہ میں موتیا بند دور ہو گیا

کرنیل محمد حسن خاں صاحب حکمران ملیشیا ہراتی - غزنی - ۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ میری نظر موتیا بند کے سبب کم سال سے کم ہوگئی تھی - عالی جاہ ڈاکٹر نبی بخش خاں کے جواہر نور العین سے میری نظر پہلے کی طرح بحال ہو کر زیادہ ہوگئی -

۲ سال کی اندھی آنکھ کی نظر بحال ہو گئی

جمعدار محمد احمد بیگ اردلی برگیڈ کابل ۱ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ باعث تحریر آنکہ ولی محمد کنا نواز - باجہ خانہ کمپ مسٹ اردلی حضور انور والا کی دائیں آنکھ بسبب نزول آب دو سال سے بند تھی - اور بائیں آنکھ کی نظر صرف ایک قدم تھی - عالی جاہ ڈاکٹر نبی بخش خاں نے اپنے ایجاد کردہ جواہر نور العین کے ساتھ چار روز تک مریض کا علاج کیا جس سے دائیں بند آنکھ کی نظر چار قدم ہوگئی - اور بائیں آنکھ کی نظر دس قدم ۔

جواہر نور العین میں مسیحائی اثر کوٹ

کوٹ کر بھرا ہے جناب عبد العزیز صاحب گرداور قانون گو - تحصیل اسکردو ریاست کشمیر ۱۴ جون ۱۹۱۴ء جناب سے جو جواہر نور العین منگوایا تھا وہ مریضہ جس کی آنکھیں ایک سال سے بالکل بند ہوگئی تھیں ۳ یوم کے استعمال سے صحتیاب ہوگئیں خدا کے فضل اور آپ کے جواہر نور العین سے کہ جس میں مسیحائی اثر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا - آنکھیں بالکل پہلی حالت پر روشن ہوگئیں - اس سرمہ کے اثر کو دیکھ کر میرے احباب اور آشنا حیران ہو رہے ہیں خدا آپ کو جزائے خیر دے ۔

جواہر نور العین سے موتیا بند ہونا دور ہو گیا

جناب حکیم مشتاق حسین صاحب دہلوی فرید پور بنگال مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۴ء آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جس مریض کی آنکھ سے موتیا بند کا علاج آپ کے جواہر نور العین سے کیا جاتا تھا وہ بفضل خداوند کریم صحت یاب ہوگیا ہے - جس کو دیکھ کر جناب محمد صاحب مختار کو بھی اعتبار ہوا ہے - اور چونکہ خود ان کی آنکھ میں ایک سال سے موتیا بند شروع ہوا ہے - اس لئے انہوں نے بھی آپ سے جواہر نور العین درجہ خاص منگایا ہے - براہ مہربانی ایک دو شیشہ جواہر نور العین نمبر درجہ اول دو دو روپیہ کا طلسم شفا اور دو روپیہ کا تریاق سوزاک بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائیں ۔

دس سالہ گکرے دور ہو گئے

جناب شہزادہ ضیاء الدین صاحب اتالیک شہزاد پور مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء میری آنکھ میں دس سال سے گکرے تھے جو جواہر نور العین کو از بس مفید پایا فی الحقیقت اپنے وصف میں بے نظیر ہے -

جواہر نور العین کی تعریف سے میری زبان قاصر ہے

جناب سید علی احمد صاحب پولیس سرکل انسپکٹر مومن آباد ضلع شولاپور ۲۴ ستمبر ۱۹۱۵ء آپ کا عطیہ جواہر نور العین صرف ہوگیا حقیقت میں جیسا آپ نے ظاہر کیا تھا اس سے بڑھ کر دیکھا گیا ہے آپ کی تعریف سے میری زبان قاصر ہے - امید کہ ایک ماشہ جواہر نور العین درجہ خاص دس روپیہ قیمت والا بذریعہ وی پی عنایت کیجئے -

جواہر نور العین سے بہت نفع ہوا

جناب ٹھاکر بیجا سنگھ صاحب انسپکٹر چوکی سنبل پور ضلع بدایوں مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۵ء - آپ کے ہاں سے جواہر نور العین درجہ اول منگوایا تھا اس سے بہت نفع ہوا - لہذا دیگر اشخاص کے لئے چار شیشی جواہر نور العین بذریعہ وی پی پارسل جلد ارسال کیجئے ۔

پڑبال کی سند

۲۵ برس کی بند آنکھ کھل گئی

جناب لالہ رام صاحب زمیندار موضع سروریہ ضلع کانپور ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء لالہ دیبی دین جن کی عمر ۵۵ سال ہے عرصہ ۳۰ سال کا ہوا ہے اس کی آنکھوں میں پڑبال تھے ہیں - ڈاکٹر صاحب نے بذریعہ اپریشن بال نکال ڈالے تھے - مگر کچھ عرصہ بعد پھر جم آئے اور ان سے بڑی تکلیف ہونے لگی - آپ کا جواہر نور العین استعمال کرایا گیا - جس سے پچیس سال کی بند آنکھ کھل گئی ہے اور پڑبال بھی کم ہوتے ہیں - لہذا جواہر نور العین درجہ خاص ارسال فرماویں ۔

پتہ ڈاکٹر نبی بخش سابق میڈیکل افسر افغانستان - لاہور - دہلی دروازہ

جوہر عشبہ مغربی مرکب بہ چوب چینی کے

آٹھ فوائد

ع جن کی تصدیق بالمقابل انگریزی عشبوں کے ایک دنیا کر رہی ہے۔ ذیل کے فوائد ملاحظہ ہوں۔

فائدہ (۱) جن کی تصدیق الکسودس مریضوں نے استعمال کرکے سرٹیفکٹ دیئے ہیں وہ یہ ہیں کہ جب کبھی آتشک یا سوزاک ہو چکا ہو اور کچھ عرصہ کے بعد جلد پر سیاہی آجائے چہرے اور جسم پر بدنما سیاہ داغ پڑجاویں یا جوڑوں اور رانوں میں درد ہو تو یہ مرکب استعمال کرنے سے تمام دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

فائدہ (۲) جن کی تصدیق ۴۵ مختلف ملکوں اور مختلف عمر کے لوگوں نے کی ہے وہ بوجہ خرابی معدہ و جگر بھوک بند ہو جانے سے دن بدن لاغر ہوتے جاتے تھے۔ چہرہ پر بے رونقی اور مردہ پن ہوتا جاتا تھا ہاتھ پاؤں جلتے تھے معدے پر بوجھ کبھی دست کبھی قے کبھی قبض سب اس مرکب کے استعمال سے دور ہوئے۔

فائدہ (۳) جن کی تصدیق ۷۰ سو مریض آزما کر کرتے ہیں۔ خون گندہ ہونے سے چہرے پر چھائیاں جسم پر دانے پھوڑے پھنسیاں مختلف میں پیدا ہو کر ان سے پیپ اور پانی بہہ کر جہاں وہ پانی لگتی تھا زخم ہو جاتے تھے ان کو بہت فائدہ ہوا۔

فائدہ (۴) جس کی تصدیق ۵۴ آدمی کرتے ہیں ان کی رانوں کا چمڑہ بعض سیاہ اور موٹا ہو گیا تھا اور پسینہ آنے سے سخت خارش ہوتی تھی۔ ہر وقت چند ٹکیں ہاتھ رہتا تھا اور ان سے بدبو آتی تھی۔

فائدہ (۵) جس کی تصدیق عجیب یہ مریض کرتے ہیں۔ جنکے زیر مختلف حصے جسم میں بغل اور گردن میں دن بدن گلٹیاں بڑھتی کیا تھیں۔ اس کے استعمال سے بڑی گلٹیاں بیٹھ گئیں اور آگے پیدا ہونی بند ہو کر خنازیر کا ازالہ ہو گیا۔

فائدہ (۶) جس کی تصدیق تین سو مریض کرتے ہیں۔ عرصہ سے ناسور اور بھگندر سے پتلی سی پیپ جاری رہتی تھی ان کے استعمال سے ناسور سوکھ گیا اور زخم بھر گئے۔

فائدہ (۷) جس کی تصدیق ۲۷ بیمار کرتے ہیں ان کو جوڑوں سے اٹھ کر درد تمام رانوں اور پنڈلیوں میں پھیلا کرتا تھا۔ جس سے ٹانگ دن بدن سوکھتی جاتی تھی اسکی ایک شیشی سے ریگن باد اور درد جاتا رہا۔

فائدہ (۸) جس کی تصدیق ۵۴ عورتیں کرتی ہیں کہ ان کے نلوں میں درد اور رحم سے بدبودار پانی جاری رہتا تھا اور ایام حیض سے کچھ روز پہلے سخت درد ہوا کرتی تھی اس سے ایام باقاعدہ ہو گئے اور رحم کا پانی بند ہو کر چہرہ سرخ ہو گیا۔

الغرض یہ مرکب عشبہ و چوب چینی وغیرہ کا نہایت پاکیزہ سب سے بہتر عمدہ و مصفی خون ہے جہاں بہت سے انگریزی عشبے ناکارہ اور نقصان رساں ثابت ہوئے ہیں کیونکہ وہ بلا لحاظ مزاج اس ملک کے شراب وغیرہ میں بنائے جاتے ہیں جن سے خون زیادہ غلیظ اور تیز ہوتا ہے اس نے سینکڑوں اہل مخالف دکھلائے ہیں۔ اس جوہر کا اعضا رئیسہ اندرونی پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے جس سے تمام چمڑے کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

ثبوت کے لئے اس جوہر کے استعمال سے پہلے وزن کر کے لکھ لو۔ اور ایک ماہ بعد پھر وزن کر لو۔ وزن [illegible] بڑھا ہو جائیگا۔

پچاس برس سے یہ جوہر ملک کے مختلف حصوں میں تجربہ کیا گیا ہے اور اہل ملک نے مان لیا ہے کہ خون کے صاف و پاک کرنے میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اگر آپ کو کوئی شکایت ہو تو اس کا تجربہ کر کے یہاں بیان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی شیشی کلاں (ایک ماہ کے لئے) [illegible] خورد ایک روپیہ [illegible] (عمہ)

مینیجر شفاخانہ یونانی حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما لاہور

شاہی سند یافتہ

سلسلہ خطبات غربیہ ۲

اسمیں ذیل کے چار خطبہ درج ہیں

(۱) توحید الٰہی (بمقام وائٹ سٹی شیپرز بُش) (۲) اللہ تعالیٰ کی تعلیم کردہ دُعاء بمقام ووکنگ اسمیں سورہ فاتحہ کی ایک لطیف تفسیر ہے۔ (۳) دُعا اور استجابت دعا بمقام لنڈسی ہال لنڈن (۴) تصوف (بمقام نوکسٹن)

سلسلہ خطبات غربیہ ۳

خطبات عیدین

(۱) عمل میں آزادی بمقام کنگسٹن ہال لنڈن (۲) قربانی اور اُس کی حقیقت بمقام مسجد ووکنگ (۳) سنت ابراہیم بمقام مسجد ووکنگ) نوٹ:- اسمیں تیسرا خطبہ حضرت مولوی صدرالدین صاحب کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہے

سلسلہ خطبات غربیہ ۴

موجودہ جنگ

(۱) موجودہ جنگ اور شارع اسلام (بمقام ووکنگ) (۲) موجودہ جنگ اور عیسائیت (بمقام لنڈن) (۳) موجودہ جنگ اور تہذیب (بمقام ووکنگ)

یہ تین خطبات جنگ کے چھڑنے کے دُوسرے ہفتہ یکے بعد دیگر دیئے گئے اور بذریعہ اسلامک ریویو کے ذریعہ عام طور پر مغربی دنیا میں پھیلائے گئے۔ انکے مضامین نے وہاں کے پبلک پریس میں ایک خاص انتشار پیدا کر کے امریکہ اور انگلستان کے بعض اہل قلم سے اسلام کی حمایت میں زبردست مضامین لکھوائے

سلسلہ خطبات غربیہ ۵

دہریوں اور ملحدین کو خطاب

(۱) اسلام اور عیسائیت کے بنیادی اصول اور اُنکا مقابلہ۔ کیمبرج کا وہ مشہور و معروف لیکچر جو ایک ملحدین کی کلب کی فرمائش پر طلبائے کیمبرج یونیورسٹی کو دیا گیا۔ (۲) دہریوں کے لئے ایک دلچسپ مطالعہ (الف) (۳) دہریوں کے لئے ایک دلچسپ مطالعہ (ب)

دوسرا تیسرا لکچر مسجد ووکنگ میں اتوار کے خطبات میں بعض خواتین کی فرمائش پر دیا گیا

سلسلہ خطبات غربیہ ۶

اسلام اور دیگر مذاہب

(۱) خصوصیات اسلام (بمقام پیرس) + (۲) اسلام عیسائیت اور دیگر مذاہب (بمقام اڈنبرا) (۳) عیسائیت اور دیگر مذاہب کی موجودگی میں اسلام کی ضرورت (بمقام لنڈن) +

پہلا خطبہ وہ معرکۃ الآرا تقریر ہے جو جولائی ۱۹۱۳ء میں بمقام پیرس (فرانس) مذہبی کانفرنس میں کی گئی۔ یہی وہ تقریر ہے جس کو سن کر فضلائے یورپ کی توجہ اسلام کی طرف ہوئی۔

سلسلہ خطبات غربیہ ۷

حقوق نسوان

(۱) عورت نے یہودیت سے چل کر اسلام تک کیا کیا انقلاب دیکھے +

یہ وہ معرکہ کا لکچر ہے جو اعلے طبقہ کی خواتین کی فرمائش پر لائسیم کلب پکیڈلی لنڈن میں ۲۰ مئی ۱۹۱۳ء کو دیا گیا۔ اس لکچر سے انگلستان میں فرقہ اناث کو اسلام کی طرف خاص توجہ ہوئی +

(۲) ایک خطبہ نکاح جو مسجد ووکنگ میں ہوا۔ یہ خط پڑھا گیا + م محرر رسالہ

نوٹ۔ امید واثق ہے کہ **خطبات غربیہ** کا سلسلہ جو آجکل زیر طبع ہے عنقریب شائع ہو جاوے گا جن کی قیمت غالباً فی خطبہ ۴ یا پانچ آنے ہوگی۔ یہ در نایاب قابل مطالعہ ہیں۔ احباب درخواست خریداری ارسال فرمانے میں عجلت فرمائیں +

ہم اپنے ناظرین کرام کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم نے **اشاعت اسلام بک ڈپو** کو وسیع پیمانہ پر کھولدیا ہے۔ ہم ہر ایک قسم کی اسلامی کتاب اپنے قارئین کرام کو بہم پہنچائیں گے اس کام کا اجراء ان شیدائے اسلام کا بار بار تقاضہ ہے جو ہم سے ہندوستان کے دور دراز گوشہ میں مقیم ہیں جہاں کہ اسلامی کتب کا میسر آنا امر محال ہے +

والسلام

تمام درخواستیں بنام منیجر اشاعت اسلام بک ڈپو عزیز منزل۔ نولکھا لاہور